زندگی زندہ دلی کا نام ہے + مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

المزاح فی الکلام کالملح فی الطعام

حصہ دوم

کارخانہ پیسہ اخبار کے خادم التعلیم برقی پریس لاہور میں طبع ہوا

پہلے ہی اشتہار تھا۔

اشتہاری جیمچم - مگر اس روز کی آپکے اخبار میں سب سے پہلے اسی کرم سنگھ کی موت کی خبر درج کی تھی"+

۴ احمد۔ ارے یار حامد آج محمود نے مسعود کی ترجیع بند پر کس شد و مد سے داد دی ہے مجھے تو اس کا کچھ لطف نہیں آیا؟

حامد۔ دوست لطف تو مجھے بھی خاک نہیں آیا لیکن محمود نے پرسوں ہی سے مسعود سے کچھ روپے دست گردان لئے تھے یہ وجہ ہو گی"

۵ باپ (نالائق اور گستاخ) تم جیسے شریر ہو جی بھر قت ونگا"

بیٹا۔ بڑوں کے سامنے چھوٹوں کی کیا ہستی ہے قبلہ بڑے تو حضور ہی ہیں"

باپ۔ دور ہو یہاں سے بیوقوف نالائق"

بیٹا۔ میری بیوقوفی کے دن تو وہیں ہاں حضور کی بیوقوفی میں خود موجود ہوں جو لوگوں سے چھپ چھپ کر ہوئی تھی"!

باپ۔ گدھا خبیث - نالائق گردن زدنی - اُلو"

بیٹا۔ بلکہ گدھے کا بچہ خبیث کا جنا۔ اُلو کا پٹھا نیا لیجئے"

باپ۔ تجھ سے کہیں چھوٹے چھوکرے تجھ سے مڈل پاس ہیں"

بیٹا۔ تم سے کہیں بڑے بڑے نوکر گھاس کھودتے ہیں؟"

۶ ایک شخص نے ایک جگہ تین شخصوں کو دیکھا کہ ایک بیچ کود رہا ہے اور ایک سر گریباں متفکر بیٹھا ہے اور ایک رو رہا ہے پہلے اس شخص کے پاس گیا جو ناچتا کودتا اور خوش ہو رہا تھا پوچھا تم کیوں اس قدر خوش ہو کہا میری بیوی مر گئی ہے میں اس وجہ سے خوش ہوں [illegible] اسکے پاس گیا جو رو رہا تھا سبب پوچھا - اس نے کہا کل نکاح کیا آج [illegible] کے ہاتھ سے تنگ آکر رو رہا ہوں - پھر اس کے پاس آیا [illegible] متفکر بیٹھا تھا اس سے سبب پوچھا - اس نے کہا [illegible] متفکر ہوں کہ

شادی کروں یا نہ کروں ؟

۷ انگلستان میں ایک یہ بات مشہور ہے کہتے ہیں جب مرغا بانگ دیتا ہے
تو اس وقت کوئی نہ کوئی ضرور جھوٹ بولتا ہے ایک شام چند دوست مجمع تھے
اسی بات پر ذکر چھڑ گیا ان میں ایک اخبار نویس بھی تھا اس نے کہا کہ مرغے
تو عموماً صبح کو ہی بانگ دیتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کے وقت ہی زیادہ
لوگ جھوٹ بولتے ہیں اتنے میں ایک اور آدمی بول اٹھا کہ ہاں سچ تو ہے
کیونکہ اسی وقت سورننگ پیپر" (صبح کے اخبارات) چھپا کرتے ہیں۔

۸ کسی زمیندار کے دروازہ پر ایک معلم پڑھاتا تھا ایک روز کھانا آیا معلم نے ایک
طالب علم سے کہا ذرا میری لنگی لانا۔ صاحب خانہ نے پوچھا مولوی صاحب کیا آپ
نہائینگے جو لنگی طلب کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نہانے کی کوئی ضرورت نہیں
وقت نہیں لیکن آپ کے مکان سے روٹی کے ساتھ جو دال آتی ہے اس میں
ناک بند کر کے دو چار غوطے لگاؤنگا شائد کوئی دال کا دانہ ہاتھ آجائے تو
روٹی چلنے کا سہارا ہو"

۹ کوئی دہقانی احمق ایک بیل بازار سے مول لایا۔ گھر پہنچکر لوگو نکو دکھانے
کے واسطے جمع کیا اسوقت اتفاق سے وہ بیل پیشاب کرنے لگا کسی ظریف
نے کہا تم بھی کتنے بیوقوف ہو دام تو خرچ کرنا جانتے ہو لیکن چیز اچھی لینا
تمکو عمر بھر نہ آیا اس نے پوچھا۔ آخر کہو تو اس میں عیب کیا ہے ان لوگوں نے
کہا اس بیل میں ایک بڑا نقص ہے۔ یہ پھوٹا ہوا ہے جب تو اسکے پیٹ سے
پانی بہتا ہے وہ احمق اسی واپس کرنے بیچنے کو تیار ہو گیا۔

۱۰ ایک روز ایک مشہور حکیم کہہ رہا تھا اگر ایک لڑکا تازہ دودھ سے موٹا
نہیں ہوتا۔ تو اس کو ابال لیا کرو۔

۱۱ ایک شخص نے ایک لڑکے سے پوچھا "کیوں بھئی تم کو وہ وعظ یاد ہے
جو آج ہی مولوی صاحب نے کہا تھا وہ لڑکا بولا تو بہ! اجی وعظ مولوی

کو بھی یاد نہیں تھا۔ اور وہ کتاب سے دیکھکر بولتے تھے وہ مجھے بھلا کیسے یاد رہ سکتا ہے"

۱۲ ایک دبلا پتلا سا آدمی کرایہ کی گاڑی میں جگہ کی تنگی سے گھبرا کر بولا "ان کو بوجھ کے حساب سے کرایہ لینا چاہیئے" سامنے جو ایک بہت موٹی عورت بیٹھی ہوئی تھی وہ جھنجلا کر بولی تو پھر تمہارے جیسوں کے سوار کرنے کی پرواہ ہی کس کو ہوگی"

۱۳ ایک عورت جو مکان کرایہ پر دیا کرتی تھی اسکے پاس ایک جوان پہنچے اور اپنی صاف معاملگی پر فخر کرنے لگے میڈم میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مجھکو لوگ یہاں تک پسند کرتے ہیں کہ جب میں کرایہ کا مکان چھوڑتا ہوں تو مالک مکان میری جدائی پر ضرور آبدیدہ ہوتے ہیں میڈم شاید ہوں بھی کہہ سکتی ہوں کہ ان کا آبدیدہ ہونا اس وجہ سے ہو کہ تم بے کرایہ دیئے ہی اپنی راہ لیا کرتے ہوگے

۱۴ ایک نوجوان ایک اڈیٹر کے کمرہ کے اندر گھسنا چاہتا ہے مگر دربان اندر نہیں جانے دیتا وہ کہتا ہے کہ آج اس وقت اڈیٹر صاحب کو بات کرنے کی بالکل فرصت نہیں

نوجوان کچھ ڈر نہیں بات میں خود کر لونگا!

۱۵ - دوست افسوس ہے کہ میں اپنا روپیوں کا بٹوا گھر میں بھول آیا ہوں اور اسوقت مجھکو پانچ روپیہ کی ضرورت ہے جو آپ دیدیں تو بڑی مہربانی ہوگی،،

"اچھا تو یہ لیجئے - اور وہ ریلوے کی گاڑی آرہی ہے اسمیں سوار ہو جائیے اور ابھی گھر سے بٹوا لیکر لوٹ آیئے،،

۱۶ ایک چھوٹی لڑکی نے اپنے پیارے باپ سے جو ایک مجسٹریٹ تھا اور اسوقت کسی خیال میں مستغرق تھا پوچھا

"ابا جان تم مجھ کو سالگرہ کے روز کیا دو گے"؟

والد بزرگوار جن کی زبان عدالت کے فن میں مشاق تھی بلا سوچے سمجھے کہنے لگے "تین مہینے قید"

۱۷ ایک افیونی چارپائی پر بیٹھے ہوئے پینک میں اونگھ رہے تھے۔ کبھی کبھی جو زیادہ جھونکا آجاتا تھا تو اپنا زانو سامنے ہو جاتا تھا؟

افیونی میاں سمجھے کہ چارپائی کے نیچے چور ہے سونٹا پھیرنا چاہئے لاٹھی پکڑ کر تاک میں لگے رہے جونہی جھونک آئی اپنے زانو پر ایک لٹھ جمایا چوٹ جو لگی تو لٹھ چھوڑ کر لگے زانو سنبھالنے۔ اور زبان مبارک سے فرمانے لگے بچہ جی جو ایک لگا گئے ہو تو ایک کھا بھی گئے ہو"

۱۸ بیرا:- بڑے افسوس کی بات ہے میں حضور کے کوٹ کو برش سے صاف کر رہا تھا کہ کھڑکی میں سے میرے ہاتھ سے نیچے گر گیا"

افسر جس کا خیال کسی اور بات پر رجوع تھا) خیر اچھا ہوا جو میں اسوقت کوٹ پہنے ہوئے نہیں تھا نہیں تو میں بھی گر گیا ہوتا؟"

۱۹ عدالتوں میں مجسٹریٹ ایسے ایسے سوال پوچھتے ہیں کہ اگلے روز ایک مجرم نے خوب مزے دار فقرہ چست کہا:-

مجسٹریٹ جبکہ صرافوں کے بازار میں ایک دوکان کی کھڑکی توڑ کر تم نے ایک نقدی کے صندوقچہ میں ہاتھ ڈالا تھا کیا اسوقت یہی ارادہ تھا کہ وہاں سے روپیہ نکال لو"

ملزم نہیں حضور (نہایت مسمسی صورت بنا کر) میں سرکار کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میرا ارادہ از دست صندوقچہ میں کچھ اور روپیہ ڈالنے کا تھا

صاحب بہادر (میم سے) پیاری۔ کیا آج چرٹ بھی خرید کر لائی تھیں

میم ہاں دو بکس تو لائی تھی"

صاحب کیا کوئی منیلا کے چرٹ بھی لائی ہو"

میم ہاں میں نے دوکاندار سے مانگے تو وہی تھے مگر اس نے کہا کہ

آج مینلا چھڑکوں کی لیبل - دیکھئے کارخانہ کے نشان تجارت کی چٹیں) ختم ہو گئی ہیں - ورنہ چھڑیاں تو سب ایک ہی ہیں"

۲۱ مریض کیوں ڈاکٹر صاحب کسی اتفاقی خطرہ سے تو پھر بیماری کے اعادہ کا ڈر نہیں

ڈاکٹر ٹھیک ہے تو"

مریض تو پھر آپ مہربانی کر کے اپنا بل بھیجنے میں اس بات کو ملحوظ رکھیں

۲۲ ملک اسکاٹلینڈ کا ایک بخیل جب مرنے لگا تو اس نے اپنے کمرہ کے چراغ کو یہ کہکر گل کر دیا کہ مرنے کے لیئے چاندنی کافی ہے اس بخیل کا انگلستان کا ایک سوداگر بچا تھا جب وہ سخت بیمار رہا تو اسکو لوگوں نے زبردستی جہاز پر سوار کر کے تبدیلی آب و ہوا کیلیئے بھیجا - راستہ میں اسکی حالت اور بھی بری ہو گئی جب جہاز کنارے لگا تو کپتان نے آکر کہا کہ اب تشریف لیچلیئے اس نے دریافت کیا کہ کنارے تک لیجانیکا ملاح کیا لیتے ہیں کپتان نے جواب دیا کہ ایک آنہ پھر اس نے دریافت کیا کہ لاش کنارے پر لیجانیکا کیا لگتا ہے کپتان نے کہا ایک روپیہ - بخیل نے نہایت خفگی سے کہا کہ آپ مجھے ایسا احمق خیال کرتے ہیں کہ مر کر میں پندرہ آنے فضول خرچی کرونگا ہرگز نہیں!!! لو میں نہیں مرتا اور نہ مرا۔

۲۳ ایک تماشا گاہ کے ایکٹر (نقال) نے تماشا گاہ کے مالک سے پوچھا کہ آپ جہاں جہاں ہمکو کھیل تماشا میں شراب یا شربت پینا پڑتا ہے سچ مچ کی شراب کیوں نہیں دیا کرتے تاکہ نقل اصل کے مطابق ہو جاوے مالک نے جواب دیا کہ بیشک تم لوگ سچ مچ کی شراب اور شربت پینے کے مستحق ہو لیکن جہاں زہر کا پیالہ آتا ہے وہاں بھی نقل نہیں ہونی چاہئے"

۲۴ ایک سلوتری نے اپنے شاگرد کو کہا یہ نلی لو - اور اس میں فلاں سفوف ڈال کر گھوڑے کے منہ میں رکھکر زور سے پھونک دو - تھوڑی دیر کے

بدشکل و ڈراؤنی صورت بنائے ہوئے سامنے آ کھڑا ہوا۔ سالوتری نے
ماجرا پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ گھوڑے نے مجھے پہلے پھونک ماردی تھی

۲۵ آسٹریا کے ایک گاؤں میں ایک پادری گرجا میں ایک جماعت معتقد
کے سامنے وعظ کہہ رہا تھا کہ اتفاقاً سب لوگ سنتے سنتے سو گئے پادری نے
آواز بلند کیا۔ لیکن کوئی بیدار نہ ہوا۔ آخر پادری نے چلا کر کہا "آگ آگ"
تب سب لوگ گھبرا کر جاگ اٹھے اور پوچھنے لگے "کہاں ہے" "کہاں ہے"
پادری نے کہا تمہارے قریب ہی ہے جو لوگ گرجے میں وعظ سنتے ہوئے
سو جاتے ہیں دوزخ کی آگ ان کے بہت قریب ہے

۲۶ ایک بھولی بھالی مس ایک روز مردوں کو کوس رہی تھی کہ یہ مردوئے
کیسے بیوفا ذات ہیں کہ اتنے میں ایک دوسری لڑکی نے پوچھا کیوں آج ایسی
خفا کیوں ہو اس نے جواب دیا کہ مجھ سے تین مردوں نے خواستگاری کی
تھی اور میں نے اس خیال سے کہ شاید یہ موقع پھر ہاتھ آئے یا نہ آئے سب کو
وعدہ دیدیا۔ مگر ان کو آپس میں اس بات کی خبر ہو گئی اور وہ سب کھسک
گئے ہیں"

۲۷ صاحب خانہ "جارج دیکھو تمام کرسیوں پر کس قدر گرد جما ہوا
ہے تم جھاڑتے کیوں نہیں"۔
نوکر "حضور آج کوئی ان پر آکر بیٹھا نہیں ورنہ اب تک صاف ہو جاتیں"

۲۸ "میں نے سنا ہے کہ احمد رضا تمہارا رشتہ دار ہے؟"
"وہ بہت دور کا رشتہ دار ہے"
"پھر بھی آخر کیا قرابت ہے" "وہ میرے بڑے بھائی ہیں"
"تو تعجب کی بات ہے کہ آپ اس کو دور کا رشتہ دار بتلاتے ہیں"
"بےشک ان کے اور میرے درمیان سات بھائی بہنیں اور ہیں"

۲۹ ایک دولتمند آدمی کا ایک دفعہ اثنائے سفر میں ایک چھوٹے سے

قصبہ کے پاس سے گذر ہوا رات کا وقت اور مسافر سفر کی کوفت سے تھکا ماندہ تھا کہ اس نے ایک شخص سے سرائے کا پتہ پوچھا جب اس نے چھوٹی سی سرا کے دروازہ پر جا کے دستک دی تو بھٹھیاری نے اندر سے پوچھا۔ کہ تم کون ہو مسافر کو اپنی عزت کا بہت خیال تھا۔ بولا۔ ابو البشیر حافظ۔ قاضی تمیز الدین۔ احمد خاں علمی۔ قادری" بھٹھیاری نے قطع کلام کر کے کہا "آپ جائیے اس قدر صاحبوں کیلئے آج سرائے میں جگہ نہیں"

۳۰ اجنبی کیا حضور اندر ہی ہیں"
خدمتگار ہاں دروازہ کھول کر دیکھو اگر اندر ہونگے تو ابھی ایک جوتا اڑتا ہوا آئیگا۔

۳۱ ایک امیر نے بیگنوں کی تعریف کی خدمتگار عاقل نے ان کے قول کی داد دی۔ کہ فی الواقع بیگن لذیذ ترکاری ہے اسکو اہل ہنود ایک ٹنکا تیتر کہکر کھاتے ہیں بھرتا بھی نہایت خوشگوار ہوتا ہے۔ بورانی اسکی نہایت اعلیٰ ہوتی ہے خدا نے چتر سبز اسکو عنایت کیا ہے بعد چندے امیر کو بیگنوں سے سخت نفرت ہو گئی خدمتگار نے یہ بات بنائی کہ بیگن نہایت خراب ترکاری ہے بدمزہ اور بیماری کا گھر ہے امیر نے کہا کہ سابق میں میری زبانی بیگنوں کی تعریف سنکر تو نے حد کا مبالغہ تعریف میں کیا تھا اور اب مجھ سے برائی سنکر سب بیماریوں کا گھر بنایا۔ تیرے قول کا اعتبار نہیں خدمتگار نے کہا میں ملازم سرکار کا ہوں نہ بیگنوں کا خدمتگار بقول سعدی علیہ الرحمۃ

اگر شہ روز را گوید شب است ایں ۔۔۔ بباید گفت اینک ماہ و پرویں

حضور نے جو فرمایا غلام تائید کلام زبان پر لایا۔

۳۲ ایک پادری صاحب ایک دیہاتی کو سمجھا رہے تھے کہ اگر تم گناہ سے باز نہیں آؤ گے۔ تو تم دوزخ میں بھیجے جاؤ گے جہاں تاریکی ہوگی اور آگ

اور گندھک جلتی ہو گی ؂

دیہاتی نے یہ سن کر جواب دیا کہ میں آپ کی بات کو نہیں مان سکتا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جہاں آگ اور گندھک جلتی ہو۔ وہاں تاریکی ہو ؂

۳۳ ؂ ایک حاکم کارروائی پولیس کی شن رہے تھے اس میں دستوفی اکثر جگہ تحریر تھا مسل خواں بھی اسی طرح سرگرم تقریر تھا۔ سنتے سنتے حاکم نے فرمایا کہ ہم نے دستوفی کو اس تحقیقات میں مجرم پایا۔ لہذا وارنٹ گرفتاری جاری ہو۔ عرض کیا گیا کہ وہ راہی ملک عدم ہوئے حکم ہوا کہ وہیں سے فوراً بذریعہ تار برقی واپس بلاؤ ؂

۳۴ مسخرہ منشی صاحب آداب بجا لاتا ہوں ؂

منشی ؂ بک بک کا وقت نہیں صاف مطلب کہو زیادہ مت بکو کیا کام ہے بولو "

مسخرہ " کل کسی نے کہا تھا کہ آپ کی آنکھ جاتی رہی میں نے کہا جا کر بچشم خود دیکھوں سو وہ آدمی کاذب پایا آنکھیں تو دونوں موجود ہیں البتہ دماغ میں کسی قدر فتور ضرور آ گیا ہے "

۳۵ ایک پیر مرد حاضر جواب آدمی اپنے لڑکے کو گود میں لئے ہوئے تھپکی دیکر سلا رہے تھے۔ پیر مرد آجا ری نند آیا تو کیوں نہ جا میرے بالے کو گود سلا کیوں نہ جا "

ایک دل لگی باز ۔ قریب جا کر کیوں میاں یہ تمہاری گود میں کس کا پلّہ ہے

پیر مرد (بہت جلدی سے) مت بھونک "

۳۶ آیا ۔ جا بیٹا اپنی ماں سے جا کر کہو کہ نہا دھو کر عطر پھلیل لگا کے کپڑے بدلے اور تیار رہے لالہ جی آ گئے ہیں "

نوکر کا دو قدم چلنا اور ٹھیر کر نہایت سنجیدگی سے کیوں جی اگر [illegible] گھر نہ ہوں تو بیچاری چچی سے کہوں کہ یہ سارے کام کر کے تیار رہیں "

۳۷ ایک امیر نے اپنے ملازم سے موتی دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب وہ

سامنے آتا تو اس سے گردن پھیر لیتے - ایک دن امیر نے کسی اونٹ کو دیکھکر اپنی ملازم سے پوچھا کہ یہ گردن ہمیشہ ٹیڑہی کیوں رکھتا ہے؟ وہ خدمت گار بولا کہ حضور اس نے بھی کسی کو موتی دینے کہے ہونگے امیر شرمندہ ہوا"

۳۸ - ایک دل لگی باز تحصیلدار صاحب ہر کسی سے مذاق کیا کرتے تھے ایک زمیندار کا لقب آپنے خر صاحب رکھدیا وہ بیچارہ جاہل خر کو تعظیمی لفظ سمجھکر بہت خوش ہوتا تھا - اتفاقاً زمیندار کو معلوم ہو گیا کہ تحصیلدار صاحب جو مجھکو خر کہتے ہیں اسکے معنے گدھے کے ہیں ایک روز تحصیلدار صاحب سب احباب تشریف رکھتے تھے آپ اپنے دوستوں سے مخاطب ہوکر بولے کہ دیکھو فلاں زمیندار جو ہماری طرف آرہا ہے اسکو ہم خر صاحب کہا کرتے ہیں اور وہ اس خطاب سے بہت خوش ہوتا ہے اتنے میں زمیندار آگیا اور تحصیلدار صاحب نے اپنی عادت کے موافق فرمایا کہ آو خر صاحب بہت دنوں میں آئے اچھے تو رہے - زمیندار نے کہا - کہ حضور ایسی باتیں تنہائی میں کہنی چاہئیں تحصیلدار صاحب نے پوچھا کہ تم خر کے معنے کیا سمجھے - زمیندار نے کہا کہ خر داماد کو کہتے ہیں - یہ سنتے ہی تحصیلدار صاحب بہت خفیف ہوئے اور ان کے دوستوں نے ڈبل قہقہہ اڑایا؟

۳۹ - ولائت کے ایک بھلے مانس چور کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ پلیس رائل کے رسٹورانٹ میں کھانا کھا رہا تھا - کھانے کے بعد میں نے ایک چاندی کا چمچہ کانٹے کے اٹھاکر جیب میں ڈال لیا - جب میں اپنی کھانے کی قیمت دینے کو رسٹورانٹ کے دفتر میں پہنچا تو خادمہ نے جس نے میری چالاک دستی دیکھ لی تھی - چپکے سے بل کے ایک کنارہ پہ لکھوا دیا ۔ ایک چمچہ اور ایک کانٹے کی قیمت کیلئے ایک پونڈ ۸ شلنگ اور ۶ پنس " میں نے بغیر ذراسی بھی استفسار یا چہرہ کی رنگت بدلنے کے کل روپیہ دیدیا اور بل جیب میں ڈال کر عورت کی چالاکی اور حفاظت کی دل میں تعریف کرتا ہوا باہر چلا آیا +

۴۰ ایک عوجی گورے اور سارجنٹ میں یوں گفتگو ہوئی؛
گورہ ۔ کیوں صاحب اگر میں کہوں کہ آپ بے وقوف ہیں تو آپ کیا کریں
سارجنٹ ۔ میں تم کو حوالات میں داخل کر سکتا ہوں ۔
گورہ ۔ اگر کوئی کسی کی نسبت ایسا خیال کرے ۔
سارجنٹ خیال کرنے کا ہر شخص کو اختیار ہے ہر شخص آزاد ہے اپنے دل میں جو چاہے سو خیال کرے ۔
گورہ ۔ خیر تو میں خیال کرتا ہوں کہتا نہیں کہ آپ بے وقوف ہیں

۴۱ ایک ظریف اپنے ایک دوست کے لڑکے کی برات میں شریک ہوئے رنڈیاں مجرے کرتی تھیں ظریف جو جلدی سے محفل میں آئے تو ایک شیشہ کا ٹکڑا فرش پر پڑا تھا ۔ وہ پاؤں میں چبھ گیا ۔ خون جاری ہوا ایک رنڈی تھی چالاک ۔ وہ بول اٹھی ۔ کہ ارے میاں ایسے پھوہڑ ہو کہ ندی نالے آپ تک جاری ہیں ۔ ظریف بولے نہیں یہ تمہاری گردش ایاموں کی کرامات ہے ۔ کہ مجھ تک یہ فیض پہنچا ۔ رنڈی شرما گئی ۔

۴۲ ایک شخص کے یہاں تین چار اولادوں کے بعد جو آخری عمر میں لڑکا پیدا ہوا تو اسکا رنگ اپنے دوسرے بھائی بہنوں سے ذرا سانولا تھا ۔ کسی نے پوچھا اسکی کیا وجہ ہے تو جواب دیا کہ صاحب یہ دیگ کی کھرچن ہے

۴۳ ایک صاحب قانون گوئی کے امید وار تھے مگر یک چشم تھے آپ سے صحت جسمانی کا سرٹیفکیٹ طلب ہوا ۔ تو ڈاکٹر صاحب نے صاحب کلکٹر بہادر ضلع کو لکھا کہ اس کی ایک آنکھ ہے اگر کوئی ہرج نہ ہووے تو سرٹیفکیٹ دیا جاوے یک چشم صاحب سے جو دریافت کیا کہ گرداور قانون گوئی میں ضرورت ہے کہ آدمی مضبوط چست چالاک ہو تمہاری ایک آنکھ کم ہے امیدوار صاحب اپنی لیاقت سے جواب دیتے ہیں کہ حضور عالی قانون گو ۔ تو جب پیمائش میں شست لگا دینگے ابھی آپکو ایک آنکھ بند کرنی پڑیگی

مگر میری پہلے ہی بند ہے۔ پس میں قابل منظوری ہوں صاحب بہت ہنسے اور سرٹیفکیٹ دیدیا؟

۴۴ ایک شخص کے دو بیٹے ایک محفل میں بیٹھے تھے کسی ظریف نے پوچھا کہ تم دونوں سے بڑے باپ کا بیٹا کون ہے اور چھوٹے باپ کا بیٹا کون ہے بڑے نے کہا کہ چھوٹے باپ کا بیٹا میں اس وجہ سے ہوں کہ جب میں پیدا ہوا تھا۔ تو والد کی عمر کم تھی اور جب چھوٹا بھائی پیدا ہوا تو عمر والد کی زیادہ تھی۔ اس لحاظ سے بڑے باپ کا بیٹا میرا چھوٹا بھائی ہے؟

۴۵ ایک استاد نے اپنے ایک سست شاگرد سے کہا کہ جب میں تمہاری عمر کا تھا۔ تو مشکل سے مشکل سوال حل کر لیتا تھا شاگرد نے کہا کہ جناب آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ جیسا آپ کا استاد تھا۔ ویسا میرا نہیں ہے؟

۴۶ ایک وکیل نے اپنے موکل سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے حساب کی کتاب اپنے مدعی کو دکھائی تھی؟ اس نے کہا کہ جی حضور دکھائی تھی وکیل نے کہا کہ پھر اس نے کیا کہا موکل بولا کہ وہ کہا تم شیطان کے پاس جاؤ؟

وکیل پھر تم نے کیا کیا؟

موکل سیدھا حضور کے پاس چلا آیا۔

۴۷ ایک شخص کی ماں ضعیفہ نے ایک مدت طے کرکے اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اس شخص نے بگریہ وزاری ایسی حالت تباہ کر لی لوگ یہ حال دیکھ کر تشفی و تسلی دینے لگے کہ اے شخص قضا و قدر سے کسی کو چارہ نہیں ہے اگر مرنا ہی تھا تو کیواسطے آخر تو ہے پھر کیوں اس قدر اضطراب کرتا ہے مگر اس شخص نے جواب دیا ہاں یہ سچ ہے میں اس بڑھیا کے مرنے سے تو بیزار نہیں ہوں فقط ملال اور رنج ہے کہ فرشتوں نے گھر دیکھ لیا؟

۴۸ ایک روز ایک افیونی صاحب معہ اپنی بی بی کے رات کے وقت

چارپائی پر لیٹے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے اتفاقاً ایک ستارہ ٹوٹا افیونی صاحب نے متعجب ہوکر اپنی بی بی سے فرمایا دیکھو۔ دیکھو آسمان میں آگ لگی ہے بی بی نے جو آسمان کی طرف نگاہ کی تو جو درا صل یا دل تھا اس کو دھواں تصور کر کے کہا کہ ضرور دھواں ہی نظر آتا ہے افیونی صاحب نے کہا کہ اب کیا کریں۔ بی بی نے کہا کہ ہم تم دونوں جلدی سے آسمان کیطرف ٹانگیں اٹھا کر پیشاب کریں تاکہ کچھ آگ بجھ جائے غرضیکہ دونوں نے یہ حرکت کی اور کل پیشاب ان کے منہ پر گرا۔

۴۹ ایک (بہت خفا ہوکر) کیوں صاحب کل آپ سالار د سے کہتے تھے کہ میرے چھوٹے بھائی کو پیر بخش کے کتے کی سی عقل ہے

دوسرا (مسکرا کر) نہیں تو ہیں نے تو کہا تھا کہ پیر بخش کے کتے کو آپ کے بھائی سے کہیں زیادہ عقل ہے

۵۰ ایک ڈنٹسٹ (حکیم دندان) نے ایک شخص کا دانت نکالنے کو بہت اپنے ہمعصر ہم پیشہ دوکانداروں کی مذمت اور اپنی لیاقت ثابت کرنے کیلئے یہ تجویز نکالی یعنی مریض کے دانتوں کو زنبور ڈال کر زور سے کھینچا اور کہا کہ فلاں ڈنٹسٹ تو اس طرح دانت نکالتا ہے" اور پھر ایک مرتبہ زنبور سے زور دیکر فلاں اس قدر زور کرتا ہے اتنے میں دانت ہل گیا تھا۔ اب کے بیچ سے نکال کر سامنے رکھدیا اور کہا۔ مگر میں تو اس طرح ذرا درد نہیں ہونے دیتا؟

۵۱ ایک استاد صاحب نے اپنے شاگرد کو ہدایت کی اگر تم کشتی یا جہاز سے سمندر میں گر پڑو تو فلانے رسالہ کی چھپا سویں صفحہ کو پڑھ کر عمل کرو شاگرد نے کہا۔ بجا ہے۔ قبلہ اس وقت فرصت بھی بہت ہوگی۔

۵۲ **مطلقہ عورت** تم اگر چاہو تو بچے کو نصف عرصہ اپنے پاس رکھ لیا کرو"

مرد واہ واہ اس سے بہتر اور کیا تجویز ہوسکتی ہے

عورت بہت اچھا دن کے وقت یہ میرے پاس رہا کریگا رات کو تمہارے پاس"

۵۳ ایک فقیر صاحب کے پاس کوئی شخص مرغی کے انڈے لے گیا۔
فقیر صاحب بابا یہ انڈے کس نے دیئے ہیں (دنیا دار) میری والدہ نے"
فقیر صاحب کتنے روز دیتی ہے دنیا دار کچھ سمجھے اور شرمندہ ہو کر کہنے لگے
کہ جناب انڈے تو مرغی نے دئے ہیں اور میری والدہ نے آپکے پاس بھیجے ہیں

۵۴ - ایک چھوٹا سا بچہ جو اپنی ماں سے ایک پیسہ مانگ رہا تھا اور اسکو
نہیں ملا تھا آخر دق ہو کر نہایت سادگی سے کہنے لگا ؛
اماں جان! جو تم مجھکو پیسہ نہیں دو گی تو میں اس لڑکے کے پاس چلا جاؤ نگا
جسکو چیچک نکلی ہوئی ہے اور اس سے مجھہ کو بھی لگ جائیگی؟

۵۵ ایک مرتبہ ایک ڈاکٹر صاحب ایک امیر مریض کے گھر بلا لئے گئے اور چلنے کے
وقت امیر نے نوکر کو اشارہ کیا کہ ڈاکٹر صاحب کو بطور فیس کے تین روپے
دیدو جب نوکر نے روپے ڈاکٹر صاحب کے حوالہ کئے تو ڈاکٹر نے دانستہ ان کو
زمین پر گرنے دیا اس پر نوکر نے زمین سے اٹھا کر روپے پھر ڈاکٹر صاحب کے
ہاتھ میں رکھدیئے - مگر ڈاکٹر صاحب ابھی اس طرح آنکھیں پھیلائے ہوئے
زمین کی طرف دیکھ رہے تھے - کہ گویا روپے تلاش کر رہے ہیں صاحبخانہ
نے ڈاکٹر سے دریافت کیا کہ آپ کیا ڈھونڈھ رہے ہو ڈاکٹر نے معمولی سہولیت
سے جواب دیا کہ ابھی تو صرف تین روپے ملے ہیں اور دو کہیں یہیں پڑے ہونگے
امیر اس حسن طلب کو سمجھ گیا اور دانشمند طبیب کی فیس کی کمی پوری کی گئی

۵۶ ایک مرتبہ ایک مہذب چور تھے جو ہمارے زمانہ کے قانون کی فراز و نشیب
سے بخوبی ماہر تھا - ایک دوکاندار سے ایک دیا سلائی کی ڈبیا خریدی اور
غلطی سے اسکو ۔۔ ڈبیا مل گئی کہ جسکی سلائیاں رگڑنے سے پٹاخے کیطرح
چل جاتی ہیں اور تب جلتی ہیں جب اس شخص نے کسی گھر میں سبندھ لگا کر
ایک دیا سلائی جلائی تو گھر کے تمام لوگ بیدار ہو گئے اور بیچارے چور نے
بھاگ کر جان بچائی - اس پر اس نے دوسرے روز آتے ہی عدالت میں

نالش داغدی کہ فلاں دوکاندار سے دوسو روپیہ ہرجانہ دلوایا جاوے کیونکہ مجھکو فلاں فلاں مکانمیں نقب لگانیسے اسی قدر مال مل جانے کی امید تھی مگر اُسکی دیا سلائی نے شور کردیا اور مجھکو ناکام واپس آنا پڑا مگر افسوس ہے کہ حاکم عدالت کی سمجھ میں یہ دلیل نہ آئی اور اس نے علاوہ اس کا مقدمہ خارج کرنے کے اسے جیلخانہ کو بھی روانہ کر دیا۔

۵۷ ”کیا جب تم افغانستان میں گئے تھے تو تم نے پشتو بولی سیکھی تھی“ ہاں۔ خوب سیکھ لی تھی گو پٹھانوں کی بولی نہیں سمجھ سکتا تھا مگر جب میں آپ بولتا تھا تو وہ میری سمجھ میں بخوبی آجاتی تھی +

۵۸ ماں ۔ بیٹی جب میں کل تمہارے کمرے کے سامنے سے گذر رہی تھی تو میں نے مسٹر شفیلڈ کا منہ بالکل تمہارے منہ سے لگا ہؤا دیکھا تھا“

بیٹی (جو شوہر کی تلاش میں ہی بلاساختہ) ہاں پیاری اماں اسکو بہت کم سوجھتا ہے

۵۹ مالک میں تمکو یہ اسامی دیدیتا مگر اسمیں متاہل آدمی کی ضرورت ہے امیدوار۔ صاحب آج کا روزیہ اسامی پُر نہ کیجئے میں کل شادی کر کے آجاؤنگا آج کل شادی کا ملنا ایسا مشکل نہیں ہے جیسا نوکری کا ملنا ہے“

۶۰ انگلستان میں ویجی ٹیرین یعنی ان لوگوں کی ایک جماعت جو گوشت کھانا ترک کر کے صرف بقولات پر گذارہ کرتے ہیں ایک جنگل میں تفریحاً سیر کرتے تھے کہ پاس کے ایک کھیت سے ایک بیل نے ایک لیڈی پر حملہ کیا اس بیچاری نے بھاگ کر مشکل سے پیچھا چھڑایا اور دور جاکر ہانپتی ہوئی بولی ”کیا یہی شکر گزاری ہے؟ ظالم میں آج سے تین مرتبہ دن میں تمہارا گوشت کھایا کرونگی؟

۶۱ ۔ ایک مرتبہ ایک بدقسمت کنگلا کسی طرح ایک امیر کے مکان میں جا گھسا اور نمک مرچ لگاکر اپنی مصیبت کی داستان ایسے پیرایہ میں کہنی شروع کی کہ امیر کے آنسو ڈبڈبا آئے اور روتی آواز میں خادم کو پکارا فقیر نے سمجھا

کہ اب کچھ ملتا ہے اور خوب ملتا ہے جب نوکر اندر آیا تو امیر آدمی نے کہا یہ کل اس شخص کو باہر نکال دو اس لئے تو مجھ کو رولا ڈالا ہے ؛

۶۲ ایک بندۂ عیش ہر شام سے جو باہر جاتے آدھی رات تک گھر نہ آتے بیچاری بیوی اکیلی بیٹھی ہوئی انتظار میں اونگھا کرتی تھی میاں کو بارہا سمجھایا باز نہ آئے آخر تنگ آ کر ایک روز جب میاں نے دروازہ کھٹ کھٹایا تو بیوی نے ڈیوڑھی میں گھبرائی ہوئی آواز میں چلا کر کہا کہ آج تو میں دروازہ نہیں کھولونگی رات بہت گئی تم نے جانے کہاں اتنی دیر لگائی ؟ اب تو میرے ابا کے آنیکا وقت ہو گیا اب جاؤ کل آنا " میاں کا ہوش یہ فقرے سنکر اڑ گیا جوں توں دروازہ کھلوا کر اندر آئے وہ دن اور آج کا دن بے ضرورت قدم گھر سے باہر نہیں نکالا اور گئے بھی تو زیادہ نہ ٹھیرے ؛

۶۳ چوکیدار (حیرت کے لہجہ میں) بورڈنگ ہوس کے خوابگاہ کی کمرے کو آگ لگ گئی ہے اور اگر لڑکوں کو آگ کا پتہ لگا تو وہ اپنے گیند اور بلے اور بیہودہ چیزوں کے بچانے میں لگ جائینگے اور تباہ ہو جائینگے "

ہیڈ ماسٹر (گھبراہٹ میں) لڑکوں کو جلدی سے کہدو کہ جو ایک منٹ میں سیڑیوں سے نیچے نہیں اتر آئیگا اسکو آج پلاؤ نہیں ملیگا ؛"

۶۴ طبیعت کی غیر حاضری سے بھی بعض اوقات بڑی ندامت اٹھانی پڑتی ہے ولایت میں ایک پروفیسر صاحب طلباء کو لکچر دیکر واپس آنے لگے مدرسے کی سیڑھیوں سے اترے ہی تھے کہ ایک گائے سے ٹکرائے گائے چلتی پھرتی آگئی تھی یہ اپنے خیالات میں محو ہی تھے کیا سمجھے کہ کسی لیڈی سے ٹکر کھائی چہرہ پر خفت سی ظاہر کر کے فرمانے لگے اے خاتون - مجھے امید ہے آپ مجھے میری اس حرکت پر جو نادانستہ ہوئی معاف فرما دیں گی میں نہایت محجوب اور شرمندہ ہوں آپ جانے کیا کچھ کہتے لڑکوں نے جو دیکھا کہ ان کے پروفیسر کھڑے ہوئے ایک جانور سے معافی مانگ رہے ہیں انہوں نے قہقہہ لگایا تب حضرت چونکے اور نہایت شرمندہ ہو کر آگے

بڑھے۔ پچاس ساٹھ قدم گئے ہونگے کہ پھر غیر حاضر ہو گئے اور محویت میں اب کی مرتبہ ایک لیڈی سے ہی بھڑ پڑے۔ ٹکراتے ہی فرماتے کیا ہیں کیوں بے تابکار جانور تو نے پھر میرا رستہ روکا۔

۶۵ نوجوان (پادری صاحب کل جو آپنے گرجے میں وعظ کہا تھا میں اس سے نہایت محفوظ ہوا تھا

پادری میں خوش ہوتا ہوں جو تم نے وعظ اس قدر پسند کیا "

نوجوان پسند کا کیا ذکر ہے آپ کے گرجے میں چند ایسے لوگ بھی آتے ہیں جو مجھکو بہت بُرے معلوم ہوتے ہیں مگر آپ کے وعظ سے یہ خوب بیزار ہو گئے تھے اس لیے میں محفوظ ہوا۔

۶۶ جب امیر تیمور فارس کو مسخر کر کے ایران میں آیا تو سید زین العابدین رکنا بادی کو جو خواجہ حافظ شیرازی کا مرید تھا امیر کے دربار میں قرب حاصل ہو گیا خواجہ حافظ خود مرد گوشہ نشین تھے فقر و فاقہ میں گذران ہوتی تھی مرید نے تحریک کی اور خواجہ حافظ کو دربار تیموری میں پیش کیا گیا امیر نے دیکھا کہ آثار فقر اور ریاضت کے درویش کی صورت سے عیاں ہیں کہا اے حافظ میں نے کس محنت سے دنیا بھر کو مسخر کیا ہے تو تب سمرقند اور بخارا کو معمور کیا ہے مگر تو اسکو بلا تکلف ایک خال ہندو کے بدلے بخشتا ہے اور کہتا ہے ؎ اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل مارا۔ بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را۔ خواجہ حافظ نے جواب دیا کہ اسی سخاوت کا تو یہ نتیجہ ہے کہ آج روٹی سے لاچار ہوں" امیر کو یہ جواب پسند آیا اور خواجہ کے لائق وظیفہ مقرر کر دیا "

۶۷ ایک نوجوان امیدوار کو جب مدت کی تلاش کے بعد ایک روز سرکاری ملازمت میں محرری کی آسامی ملی تو آپ لگے قلم دوات لے کر حساب لگانے ساتھ کے ایک محرر نے پوچھا کہ یہ کون سا ایسا باریک مسئلہ پیش آ گیا ہے کہ حل ہونے میں نہیں آتا تو نوجوان نے جواب دیا کہ میں حساب لگا رہا ہوں کہ مجھکو یہاں

چوبیس سال اور ۳۶۴ روز کام کرنا باقی رہ گیا ہے۔ تب پنشن ملیگی ؛

۶۸ ؛ ایک افیونی ایک روز لوٹا لیجا کر پاخانہ میں بیٹھا ہوا تھا ایک چور آیا اور اڑا کر لیگیا دوسرے روز افیونی نے دل میں کہا کہ چور کو کسیطرح پکڑنا چاہئے اسلئے وہ پاخانہ میں جاکر سر منہ پر کپڑا لپیٹ لوٹے کیطرح ہاتھ کی ٹونٹی بناکر بیٹھ گیا اتنے میں لوٹے کا چور بھی آیا اور اسنے یہ کیفیت دیکھی چور بھی مسخرا آدمی تھا اس نے ایک چھوٹا سا ڈھیلا اٹھا کر اس جاندار لوٹے کو مار دیا ! افیونی نے ٹن کی آواز نکالی گویا کہ لوٹے کو ڈھیلا لگا ہے اسپر چور نے لات مار کر اسکو گرا دیا تو افیونی گڑگڑاتا ہوا لوٹ گیا گویا لوٹے کے گرنے سے پانی کے گرنے کی آواز آرہی ہے اس پر چور بھی مارے ہنسی کے لوٹ ہی گیا ؛

۶۹ ؛ ایک مشہور ڈاکٹر صاحب کے ذہن میں یہ معالجہ کی فیس لینے کی ضرورت اسقدر سمائی ہوئی تھی کہ وہ اپنے دوستوں میں کسی کسی وقت کہا کرتے تھے کہ میری رائے میں معالجہ کے مؤثر ہونے کے لیئے ڈاکٹر کی فیس کا دینا اس قدر ضروری ہے کہ جب کبھی میں اپنی نبض بھی دیکھتا ہوں تو جھٹ ایک جیب سے پانچ روپے نکال کر دوسری میں ڈال لیتا ہوں ؛

۷۰ ؛ ایک عورت سمجھا میرا بچہ تمام شہر کے لڑکوں سے خوبصورت ہے ؛
دوسری عورت ۔ کیسا عجیب اتفاق ہے یہی حال میرے لڑکے کا ہے ؛

۷۱ ؛ ایک ماسٹر صاحب جو بفضل خدا ایک چشم تھے ایک روز اپنے شاگردوں کے سامنے ڈینگ مار رہے تھے کہ لنڈن بہت بڑا شہر ہے اور وہ سارا پندرہ روز میں دیکھا جاتا ہے ایک ظریف طبع شاگرد نے پوچھا۔ ماسٹر صاحب ہم سے یا آپ سے؟ ماسٹر نے دریافت کیا کہ اسکا کیا مطلب ہے شاگرد نے عرض کی حضور آپ تو جاتے ہوئے بازار کی دائیں طرف دیکھتے جائینگے پس ظاہر ہے کہ ہم آپ سے نصف مدت میں دیکھ لینگے ؛

۷۲ ؛ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بیوقوف پنڈت کے گھر میں کھیر پکائی گئی ؛

اور جب کھانا پروسا گیا تو اسکی بیوی نے عمداً یا سہواً اپنے بیٹے کی تھالی میں زیادہ کھیر ڈالدی اس پر پنڈت نے ناراض ہو کر اپنی بیوی کو کہا کہ میں تیرا خصم ہوں یا یہ ہے کہ جسکو تو زیادہ دیتی ہے" اس پر صاحب زادہ چراغ پا کو بھی غصّہ آیا اور اس سے بھی رہا نہ گیا۔ آخر بیٹا کس کا تھا۔ بولا یہ میری ماں ہے یا تیری ماں ہے۔ بیوی صاحبہ بھلا کب چپ رہنے والی آسامی تھیں بولیں بھلا دیکھ تو مورکھ میرا یہ بیٹا ہے یا تو ہے"

۳؎ ایک شخص نوکر کو ہمراہ لیکر سسرال کو گیا۔ سسرال کے گاؤں کے قریب جاکر خیال ہوا کہ آقا کی نسبت خدمتگار کے کپڑے اجلے ہیں اسلئے آقا نے خدمتگار سے کپڑے بدل لئے جب سسرال کے گھر میں پہنچے اور جاکر بیٹھ گئے تو نوکر کی طرف اشارہ کر کے کسی نے پوچھا کہ کون ہیں نوکر نے کہا صاحب آقا تو یہی ہیں مگر کپڑے ہمارے ہیں اس پر حاضرین نے تبسم کیا مگر جب لوگ چلے گئے تو آقا نے نوکر کو سمجھایا کہ احمق کپڑے ہمارے کیوں کہے تھے خیر جب دوسری مرتبہ پھر لوگ آئے اور گفتگو شروع ہوئی تو پھر نوکر نے کہا جناب آقا تو یہ ہیں اور کپڑے بھی انہیں کے ہیں اس پر بھی آقا صاحب خفیف ہوئے اور پھر علیحدہ ہو کر سمجھایا کہ الّو کپڑوں کا ذکر ہی نہ کیا کر۔ پھر جب مجلس جمع ہوئی اور لوگوں نے پوچھا کہ آقا کون ہے تو نوکر بولا حضور آقا تو یہ ہیں اور کپڑوں کا ذکر ہی نہیں کیونکہ اسی امر کی تاکید ہوئی تھی کہ کپڑوں کا ذکر ہی نہ ہو۔

۴؎ ایک مرتبہ ایک درویش نے کسی گھر کے دروازہ پر جاکر صدا کی اندر سے ایک لڑکی نے آکر جواب دیا کہ بابا اسوقت روٹی موجود نہیں درویش نے کہا کہ تھوڑا سا نمک ہی لادو لڑکی بولی کہ نمک بھی نہیں ہے اس نے کہا تھوڑا سا پانی ہی لادو۔ کہ حلق تر کر لوں۔ لڑکی نے کہا اسوقت پانی بھی موجود نہیں درویش بولا تمہاری ماں کہاں گئی ہے جواب ملا کہ ہمسایہ کے گھر ماتم پرسی کے واسطے درویش نے کہا چاہیے تو یہ تھا کہ جیسی تمہارے گھر میں حالت ہے لوگ یہاں ماتم

پرسی کے لیے آئے ہوتے ہو

۵۷ ہوٹل کا خدمتگار جناب میں امید کرتا ہوں آپ کھانے کے دام کھانا کھانے سے پیشتر دیدینگے

مسافر اس سے تمہارا کیا مطلب ہے کھانا کھانے سے پیشتر؟

خدمتگار جناب حقیقت یہ ہے کہ تھوڑے دن ہوئے ہیں ایک صاحب کے حلق میں ہڈی پھنسی اور وہ فوراً مر گئے مالک ہوٹل نے ان کے کھانے کے دام میری تنخواہ سے وضع کر لئے اسلئے اب میں ہوشیار رہتا ہوں

۵۸ کسی شخص کی بہادری اور دلیری کا اندازہ اس سے مت لگاؤ کہ وہ اپنے کمرہ میں بیٹھا ہوا اپنے نوکر کو خوب چلا کر بلاتا ہے بلکہ اتنی دیر تک انتظار کرو کہ جب اُس شخص کو اپنی بہادری بیوی سے مخاطب ہونا پڑے

۵۹ ایک حکیم نے مریض کو تاکید کی کہ اگر غذا میں پرہیز پر نظر نہ رکھوگے تو جلدی مر جاؤگے مریض نے تنگ ہو کر کہا مجھ سے تھوڑی مدت اور جیتے رہنے کی خاطر آج ہی نہیں مرا جاتا

۶۰ کسی پٹھان نے سوہن حلوے کے دھوکے میں صابن خرید لیا تھا جب اُسے کھایا تو نہایت ہی بے ذائقہ پایا اتفاقیہ کوئی شخص اس طرف سے گذرا اس نے دریافت کیا کہ خان کیا کھا رہے ہو تو خفا ہو کر بولے کہ خان کیا کھاتا ہے خود اپنا دام کھاتا ہے

۶۱ ایک برہمن نے کاشتکار سے کہا کہ جیسا میں گذشتہ حالات کے بیان کرنیکی قدرت رکھتا ہوں اسی طرح آئندہ ہونیوالی باتیں بھی جو پیش نظر ہیں آئندہ کے چھوٹے یا بڑے واقعات کو تم مجھ سے پوچھو میں بتادونگا کاشتکار اس برہمن کو اپنے گھر لیجا کر خوب زدو کوب کرنے لگا۔ برہمن نے فریاد مچائی جسکے جواب میں کاشتکار نے کہا اگر تو نے جھوٹ کہا تھا تو تیرے جھوٹ کی یہ سزا ہے اگر تو سچ کہتا تھا۔ تو پھر جان بوجھ کر کیوں مار کھانے کے لیے یہاں آیا

۸۰ ایک روہیلا جوان ایک گھڑی ساز کی دکان پر گیا اور ایک گھڑی دکھلائی کہا اسکی مرمت میں کیا لاگت لگیگی گھڑی ساز نے دیکھکر کہا اسکی مزدوری تو اصل قیمت سے بھی دگنی ہوگی روہیلے نے کہا خیر کیا مضائقہ ہے جسکی یہ گھڑی ہے، اسکو میں نے ایک گھونسہ دیکر لے لی تھی تمہیں دو دیدونگا ہو

۸۱ ایک راجہ کا وکیل ایک مہاراجہ کے دربار شاہی میں حاضر تھا تخلیہ کے وقت راجہ نے فرمایا ہم نے سنا ہے کہ آپ کے راجہ صاحب کی رانی بہت حسین ہیں وکیل نے عرض کی کہ پہلے فدوی کو بھی یہی خیال تھا مگر جب سے حضور کی بیگم رانی صاحبہ کو دیکھا ہے وہ خیال دل سے باطل ہوگیا ہے ؟

۸۲ استانی ۔ بتاؤ ۱۸۵۷ء میں کونسا بڑا واقعہ ہوا تھا "
چھوٹا بچہ (ایک دم ٹھہر کر) جناب میں اس سال میں پیدا ہوا تھا "

۸۳ ایک زنانہ سکول میں ایک ممتحن صاحب نے ایک لڑکی سے پوچھا کہ کیوں عیسائی مذہب میں مرد کو دو شادیاں کرنی کیوں ممنوع ہیں لڑکی تھی سمجھدار بے ساختہ کہہ اٹھی کہ انجیل میں لکھا ہے کہ کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا ممتحن صاحب آنکھیں نیچے کرکے چپ سے رہ گئے ؟

۸۴ ایک وکیل گردش ایام سے منصف ہوگئے بسبب کم لیاقتی کے انصاف کے گلے پر خوب چھری پھیرنے لگے تب لوگوں نے ڈسٹرکٹ جج صاحب سے کہا کہ حضور نے ایسے آدمی کو کیوں منصف بنا یا وہ تو کچھ بھی نہیں جانتے جج صاحب نے جواب دیا کہ تم لوگ سمجھتے نہیں ہو پہلے وہ سرکاری مقدمات بگاڑا کرتے تھے گورنمنٹ سے اپنا نقصان دیکھا نہ گیا منصف کر دیا کہ بہت دن سرکار کے مقدمات بگاڑ تے تھے اب رعایا کے بگاڑو۔

۸۵ ایک درزی کے پاس کئی ایک لڑکے کام دوخت کا سیکھا کرتے تھے ایک ان میں سے ذرا منہ پھٹ اور چلبلا تھا کام کرتے اِدھر اُدھر جھانکا کرتا تھا ۔ استاد نے تنگ ہوکر ایک دن اس سے کہا ۔ ارے

شیطان کام کرنے آتا ہے یا ہمارا منہ دیکھنے آتا ہے لڑکا پہلے ہی سے نیک نہاد تھا جھٹ بول اٹھا جس نے تمہارا نہ دیکھا ہے سور کا منہ دیکھا ہو۔

۸۶ ایک امیر کے ہاں اناّ رہا کرتی تھی۔ نماز روزہ کے نام سے متنفر۔ البتہ رمضان میں طعام سحری و افطاری سے کبھی ناغہ نہ کرتی تھی ایک دن بیگم صاحبہ نے فرمایا اری انا روزہ نماز سے تو تمہیں کچھ تعلق نہیں تم سحری کیسے کھایا کرتی ہو لونڈی بولی کیا جناب کی مرضی ہے کہ اگر سحری بھی نہ کھاؤں تو بالکل کافر ہی ہو جاؤں ٭

۸۷۔ ایک سیاح جن کا پیشہ تجارت تھا۔ ایک دن کسی قصبہ کی سرائے میں جہاں بہت سے اور بھی مسافر بیٹھے تھے بہت بڑھ بڑھ کر گپیں ہانک رہے تھے۔ جن سے وہ ثابت کیا چاہتے تھے کہ میرے برابر نہ تو کوئی بڑا سوداگر ہے اور نہ کوئی ایسا سوداگر ہے جس کا مجھ سے بڑھکر کارخانہ ہے چنانچہ اپنی صنائع بیانی کے مختلف ثبوتوں میں انہوں نے ایک یہ بھی ثبوت پیش کیا کہ میرا اتنا بڑا کارخانہ ہے جسکے دفتر میں صرف ۳ سو پونڈ سالانہ لکھنے کی سیاہی میں صرف ہوتا ہے" ایک اور مسافر جس کا پیشہ سوداگری کا نہ تھا سنکر بولا - اوہ ہمارے کارخانہ کے مقابلہ میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارا کارخانہ کچھ بھی نہیں جبکہ میں ہمارے کارندوں نے ان بارہ مہینوں میں ۲۰ ہزار پونڈ کی بچت صرف اس طرح سے دکھائی ہے کہ انہوں نے کہیں - تو حروف پر سیاہی کا نقطہ نہیں دیا اور کہیں انہوں نے حرفوں پر خط نہیں کھینچا" ٭

۸۸٭ مالک (محرّر سے خطاب کرکے) میں سنتا ہوں تمہاری شادی ہوگئی ہے اور میرے خیال میں تمہاری تنخواہ - اس قدر کم ہے کہ اس سے تمہاری میاں بیوی کا گذارہ نہیں ہو سکیگا"

محرّر (خوش ہوکر شاید اب ترقی ہو جاویگی) نہیں صاحب اب اس تنخواہ پہ گذارہ ہونا مشکل ہے ٭

مالک ہاں یہی تو میں نے سمجھا تھا اسلیئے تم کو یہاں سے موقوف کیا جاتا ہے کہ کچھ ناجائز طور پر نہ کہا جاؤ ؛

۸۹ ؛ ولایت میں ایک شخص کی شادی ہونیوالی تھی اُس نے اپنے دوستوں کو بلایا لیکن بعض نے بمجبوری شامل نہ ہونے کے باعث لکھا کہ باوجودیکہ ہم موجود نہ ہونگے مگر ہماری روح وہاں موجود ہوگی اس پر بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ خدا کی پناہ تمام کمرہ روحوں بھتوں سے بھر جائیگا ؛

۹۰ ؛ ایک شخص کسی نان پُز کی دوکان پر ایک پیسہ کا سالن لیکر روٹی کھانے لگا سالن میں سے مکھی نکلی وہ شخص نان پُز سے کہنے لگا کہ دیکھو سالن میں سے مکھی نکلی نان پُز نے جواب دیا کہ پھر کیا ایک پیسہ کے سالن میں سے ہاتھی نکل پڑتا ؛

۹۱ ؛ دو لڑکوں نے صبح کے وقت کوا مار کر کھایا لوگ اُن لڑکوں کو قاضی شہر کے نزدیک لیگئے قاضی صاحب نے اُن لڑکوں کے والدین کو بلوا کر کچھ رشوت لی اور اُن لڑکوں کو کلمہ پڑھا کے رخصت کیا کہیں ایک روز خود قاضی صاحب کے فرزندوں نے دوپہر کے وقت کوا جو کہ بر سر راہ موا پڑا تھا بھون بھان کر نوش کیا لوگ قاضی جی کے نزدیک اِن لڑکوں کو لے گئے قاضی صاحب نے فرمایا لانا وہ لال کتاب ۔ الغرض وہ لال کتاب آئی ۔ بعد ملاحظہ قاضی صاحب نے فرمایا دوپہر کا وقت زوال ہے اِس وقت کوا حلال ہے

۹۲ گداگر مہربانی کرکے غریب فقیر کو ایک پیسہ دیتے جانا ؛

راہ رو میں تم کو کچھ نہیں دے سکتا میں انسداد گداگری کی مجلس کا ممبر ہوں "

گداگر ؛ اس صورت میں آپ مجھکو اپنی ممبری کا ٹکٹ دکھلائینگے تو اعتبار کرونگا ؛

۹۳ اوستاد ؛ ایک چھوٹے لڑکے سے اچھا بتاؤ پہاڑ کس کو کہتے ہیں ؟

لڑکا جو زمین پر پتھر کا بہت بڑا ٹیلا ہوتا ہے ؛

استاد ÷ اور پہاڑی کیا ہوتی ہے
لڑکا وہ پہاڑ کی جورو کا نام ہے ÷

۹۴ ÷ ایک مقام پر عشرہ محرم کے میلہ میں ایک پادری صاحب دیہاتی لوگوں کو وعظ کہنے کے لئے پہنچے اور ایک دیہاتیوں کے مجمع میں فرمانے لگے کہ سنو بھائیو میں آپ لوگوں سے دریافت کرتا ہوں کہ امام حسین کی شہادت کے دن حضرت رسول مقبول کہاں تھے وہ کیوں نہیں خداوند تعالےٰ کے پاس گئے کہ کربلا میں جن لوگوں نے ظلم کئے تھے وہ ایک اشارہ میں فی النار ہو جاتے - ایک دیہاتی نے آگے بڑھکر جواب دیا سنو صاحب بیشک ہمارے رسولؐ معرکہ کربلا کے دن خداوند تعالےٰ کے پاس گئے تھے مگر نعوذ باللہ خدا زار و زار سر رکھے رو رہا تھا - اور کربلا کا معرکہ سنکر فرمایا کہ صبر کرو میں خود غمگین ہوں میرے اپنے اکلوتے بیٹے کو ظالموں نے پھانسی دیدی پادری صاحب سنکر خاموش ہو گئے ÷

۹۵ ÷ ایک فقیر نے ایک بخیل کے سامنے جھولی پھیلائی اور امداد کا سوال کیا کہ بابا اللہ کی راہ پر کچھ دیجے بخیل نے کہا میرے پاس کچھ نہیں فقیر بولا بہت اچھے تو اسی جھولی میں سے کچھ لے لیجئے یہ حاتموں نے انہیں لوگوں کے واسطے تو دیا ہے - کہ جن کے پاس کچھ نہیں ہے ؟

۹۶ ÷ لکھنؤ کے رسالہ پیام یار کے نام پر اپنے ملک کے اردو لٹریچر پر بحث کرتے ہوئے امرتسر کے پادری راجہ علی صاحب نے حیدرآباد سے ایک اخبار کو یہ پھبتی لکھی تھی کہ لکھنؤ میں جس شخص کی بیوی اور بیٹیاں خواندہ ہونگی تو کیا بیٹیاں ماں سے نہ پوچھتی ہونگی "اماں جان ابھی پیام یار آیا یا نہیں" ÷

۹۷ ÷ فرانس میں ایک شخص ایک سرائے میں کھانا کھانے کو جاتا ہے شوربے میں سے ایک پتلون کا بٹن نکل آتا ہے - تو وہ نہایت طیش سے نوکر کو کہتا

لیے دیکھ لوں کیا بلا ہے نوکر حضور جب دس ۱۰ روپے کو بھی پوری پوشاک نہیں مل سکتی تو دو پیسے کے شوربے میں پتلون کا بٹن تھوڑا نہیں ہے ؛

۹۸ ؛ ایک شخص کو چوروں نے مال لوٹ کر درخت سے باندھ دیا تھا اس نے ایک سوار کو آتے دیکھکر اس سے التجا کی کہ مجھے کھول دیجئے سوار نے کہا بڑے بدمعاش تھے کمبخت تمہیں سخت سے باندھ گئے اس نے کہا جی ہاں۔ سوار نے دریافت کیا تمہارا سب مال لیگئے۔ اس نے جواب دیا جی ہاں سب لے گئے صرف پاکٹ بک انکی نظر سے بچ گئی ورنہ وہ بھی لے جاتے سوار نے کہا در حقیقت بڑے موذی تھے لیکن اب تم خوب مضبوط بندھے ہو اس نے کہا جی ہاں۔ پس پاکٹ بک سوار نے لے لی اور چلتا بنا ؛

۹۹ ؛ ایک نہایت ہی فصیح مقرر نے دیر تک تقریر کی مجمع میں اتفاق سے ایک کسان بھی تھا۔ لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہو کیسی تقریر تھی اس نے جواب دیا کہ اگر اتنی دیر تک بارش ہوتی تو خوب ہوتا ؛

۱۰۰ ؛ **بہترین طریقہ** آقا ؛ میں دو چوزے کل خرید لایا تھا انہیں تم نے کہاں رکھا ہے ؟

نوکر جو تعلیم یافتہ ہے اور اکثر اخبارات پڑھا کرتا ہے حضور میں نے ایک اخبار میں لکھا تھا گوشت کو محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ اسے برف میں دبانا ہے اسلئے میں نے ان دونوں کو برف میں دبا دیا تھا ؛

۱۰۱ ؛ ایک فقیر صاحب سے ان کے مرشد نے کہا کہ دنیا کا لطف بے شادی نہیں ہوتا فقیر صاحب اسی فکر میں پڑے ایک روز ایک کنوئیں کی منڈیر پر لیٹ گئے خواب میں دیکھا کہ میری شادی ہو کر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے معہ بی بی اور لڑکے کے لیٹا ہوں بی بی کہتی ہے کہ ذرا پرے ہٹ کر لیٹو لڑکا روتا ہے یہ اور ہٹ گئے پھر اس نے کہا کہ اور ہٹو پھر ہٹ گئے تیسری مرتبہ عورت نے کہا کہ اور ہٹو یہاں تک ہٹے کہ کنوئیں میں جا رہے جب گرے تو ہوش آیا ؛

سنکر لوگوں نے نکالا - وجہ گرنے کی پوچھی سب کہہ سنایا لوگوں نے کہا تمہاری شادی ہم کو دیں فقیر صاحب نے کہا کہ خواب میں تو نتیجہ شادی کا مجھکو یہ ملا - سچ مچ کرونگا تو خدا جانے کیا حال ہو میں باز آیا +

۱۰۲ + نیویارک میں ایک شخص اپنے دوست سے ملنے آیا چونکہ یہ شخص بار خاطر تھا اسلیے جب اُسے رہتے دو ہفتے گذر گئے تو مہماندار نے کہا کہ آپ کے گھر کے لوگوں کو آپ کا سخت انتظار ہوگا اس نے جواب دیا میں تار بھیجکر سب کو یہیں ہی بلا لیتا ہوں +

۱۰۳ + ایک انگریز نے خفا ہو کر اپنی میم سے کہا پیاری آج جب میں غسل کر رہا تھا تو تمہارا بندر میری کمر پر کود پڑا - اسے میں برداشت نہیں کرسکتا اب مجھ میں اور بندر میں جسے جی چاہے پسند کر لو میم نے جواب دیا غور کرنے کے لئے تین دن کی مہلت دو +

۱۰۴ + ایک میم صاحبہ تھیں جو کہ تین تین صاحب کو کھا چکی تھیں اور اب چوتھی جگہ تھیں اتفاقاً یہ صاحب بھی بیمار ہوا میم صاحبہ نے شفقت سے فرمایا کہو تو اپنے پرانے ڈاکٹر بلا دوں صاحب نے جھلا کر کہا معاف کیجئے میں بے علاج ہی رہونگا +

۱۰۵ + کہیں پھولوں کی نمائش تھی وہاں ایک حضرت نہایت لمبی ناک والے تھے اس زور سے ایک نازک گلاب کا پھول سونگھنے لگے قریب تھا کہ سانس کے صدمہ سے اسکے ورق مرجھا کر منتشر ہو جائیں - یہ ماجرا دیکھکر نمائش افسر دوڑا ہوا آیا اور گھبرا کر اسنے کہا خدا کیلیے ... نہ سونگھ جائیے - کچھ خوشبو اوروں کے لئے بھی تو رہنے دیجئے +

۱۰۶ + ایک شخص نے ڈاکٹر سے کہا کہ جناب میرا علاج کیجئے - مجھے ضعف دماغ ہے سر گھومنے لگتا ہے اور ہر شے دو نظر آنے لگتی ہیں اس سے مجھے سخت پریشانی ہوتی ہے - ڈاکٹر نے کہا - اس وقت تم اپنا روپیہ شمار

کیا کرتے۔

۱۰۷۔ ایک شخص نے دوکاندار سے آکر دریافت کیا کہ بچوں کی گاڑیاں موجود ہیں۔ دوکاندار نے گاڑی کا نام سنتے ہی تعریف کے انبار لگادیئے اور کہتا گیا حال میں جو ایک نئے فیشن کی بچوں کی گاڑیاں آئی ہیں انکی قیمت سو روپیہ ہے وہ سنہری کام کی مخمل سے منڈھی ہوئی سچی چاندی کی جالی ٹکی ہوئی لوہے کا کام نہایت پائدار فولاد کی بنی ہے اتنے میں وہ شخص بچے کو لیکر اندر چلا آیا دوکاندار نے کہا شاید یہ آپکا پہلا بچہ ہے وہ بولا نہیں ساتواں ہے دوکاندار نوکر کو بلا کر کہا ارے وہ ان کو لوہے کی خوشنما ساڑھے چار چار روپیہ والی بچوں کی گاڑیاں دکھلا دینا۔

۱۰۸۔ ایک فرانسیسی دولتمند مرتے ہوئے اس عورت کے لئے معقول رقم چھوڑ گیا ہے جس نے (۲۶) سال پیشتر اس سے شادی کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور ایک چٹھی میں اسکا بڑا شکریہ ادا کر گیا ہے کیونکہ اگر وہ اس کی درخواست منظور کر لیتی تو اسی کے ہاتھ سے اسکو ۔۔۔۔۔۔۔ اسقدر مصیبت سہنی پڑتی جو تمام عمر اپنی بیوی کے ہاتھ سے اٹھاتا رہا ہے۔

۱۰۹۔ ایک تماشے والوں کی کمپنی کا منیجر ناخواندہ تھا مگر یہ بھید کسی پر ظاہر ہونے دیتا تھا۔ اس کام کیلئے اس نے ایک محرر نوکر رکھ چھوڑا تھا لیکن لوگ اس بات کے معلوم کرنے کے درپے تھے کہ آیا یہ خواندہ ہے یا ناخواندہ اسلئے جب ایک روز منیجر کے ساتھ محرر نہ تھا لوگوں میں یہ تجویز ہوئی کہ ایک گٹھڑی پر چٹھیاں ڈالیں چنانچہ سبنے اپنا اپنا نام لکھکر رکھدیا۔ منیجر صاحب نے کورا ہی پرچہ رکھا۔ اتفاقاً گٹھڑی اسی پرچہ پر برآمد ہوئی سب کو تعجب ہوا لیکن اتنے میں محرر بھی آگیا۔ اس نے کہا مجھے دکھاؤ جب کورا پرچہ اسے دیا تو اس نے فوراً کہہ دیا کہ یہ منیجر صاحب کی تحریر ہے میں ہزار میں پہچان لوں؟

۱۱۰۔ ایک احمق کو ایک مرتبہ جو سزا ملنے لگی تو اس سے کہا گیا کہ تم کو یا تو ایک

سو جوتے پڑوائے جائینگے اور یا ایک سو پیاز کھلایا جائیگا اس گاڈوی نے سمجھا کہ سو جوتوں سے تو چمڑا اُدھڑ جائیگا سو پیاز کھالینا بھلا ہے چنانچہ اس نے یہ شرط منظور کی مگر جب دس پندرہ پیاز کھائے تو زیادہ کھانے دشوار معلوم ہوئے تب اس نے تنگ ہوکر کہا کہ اس سے تو جُوتے کھا لینے ہی اچھے ہیں اور جوتے منظور کئے ابھی پندرہ بیس ہی پڑے تھے کہ مغز پلپلا ہوگیا اور جوتو نپر پیاز کھانیکو ترجیح دی پھر دس پندرہ پیاز کھائے مگر اور زیادہ نہ کھا سکا تب ایک مرتبہ پھر جوتوں کی خواہش کی۔ اور اسی طرح ان سے تنگ ہوکر پیاز کھانیکی غرض چند مرتبہ اسی طور پر ارادہ بدلنے سے اپنی حماقت کی بدولت پورے ایک سو پیاز بھی کھالئے اور جوتے بھی اسیقدر پٹ گئے۔ یہی اُن ہم لوگو نکا حال ہے جو دم بہ دم اپنی رائے بدلتے رہتے ہیں

۱۱۱ گھبرایا ہوا لڑکا جلدی آؤ۔ جلدی جلدی وہی بوڑھا آدمی پھر اس بوڑھی عورت کو مار رہا ہے!

پولیس مین؟ وہ عورت خود کیوں نہیں آتی وہ خود آکر شکایت کرے او ظالم کو گرفتار کرائے ۞

گھبرایا ہوا لڑکا۔ وہ بڑی مصروف ہے اس نے اپنے شوہر کو گرایا ہوا ہے اور اس پر سوار ہوکر اسکو مار رہی ہے ۞

۱۱۲ مجسٹریٹ (قیدی سے مخاطب ہوکر) بتاؤ تم کیا کہتے ہو تم پر جرم ثابت ہوا ہے کہ تم نے مستغیث کو فلاں تنگ کوچہ میں کل شام کے وقت گرا کر اسکی جیب سے روپے نکال لئے تھے صرف اسکی سونے کی گھڑی دوسری جیب میں بچ رہی تھی ،

قیدی کیا اسوقت اسکی جیب میں سونے کی گھڑی موجود تھی!

مجسٹریٹ بیشک!

قیدی۔ میں اپنی دیوانگی اور مخبوط الحواسی کا عذر پیش کرتا ہوں ۞

۱۳ ۔ ایک مرتبہ پنجاب میں پولیس کے سپاہیوں کو انگریزی الف بانا پڑھانے کا حکم ہوا مگر چھٹے ہوئے کانسٹیبل کب بچوں کی طرح ابجد پڑھنے والے تھے چنانچہ جب ماسٹر صاحب اُن کو اے بی سی پڑھانے کو آتے تو انمیں سے ایک بول اٹھا۔ اے بی جی یہ تینوں انگریزی حروف تہجی کے حروف ہیں مگر ان کے ملا کر پڑھنے سے یہ مطلب نکلتا ہے اے بیوی صاحب اُدھر سے دوسرا جواب دیتا۔ آئی جی یہ بھی دونوں انگریزی حروف تہجی کے دو حرف ہیں اور انکو ملا کر پڑھنے سے اس سوال کا جواب ملتا ہے یہ سن کر سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے؟

۱۴ ۔ ایک شخص نے ایک سوداگر کی دوکان پر اپنا تھرمامیٹر (آلۂ مقیاس الموسم) بیچا کر دیدیا اور کہا کہ اس کی بجائے کوئی اور اچھا سا تھرمامیٹر بدل دو کیونکہ یہ تو کبھی کبھی نہائت ہی نیچے گر جاتا ہے اور اس وقت میری بیوی کے جوڑوں میں درد شروع ہوجاتا ہے اب کے کوئی ایسا تھرمامیٹر دو کہ جس کا پارہ بالکل نیچے نہ گرے ۔

۱۵ ۔ ایک شخص عینک فروش کی دوکان پر گیا اور دریافت کیا پڑھنے والی عینک خریدنا چاہتا ہوں دوکاندار نے بہت قسم کی عینکیں دکھائیں لیکن خریدار نے ایک پسند نہ کی آخر کار دوکاندار نے جھلا کر دریافت کیا کہ آپ کو پڑھنا بھی آتا ہے خریدار نے کہا اگر پڑھنا آتا ہوتا تو آپ کی دوکان پر پڑھنے والی عینک کیوں تلاش کرتا؟

۱۶ دو دوست ایک دوسرے سے بڑی دوستی رکھتے تھے ان دونوں کو ایک ہی قسم کے کپڑے پہننے کا شوق تھا۔ جب اس فضول خرچی کے سبب بہت تنگ دست ہوگئے تو ایک ان میں سے اس خیال سے کہ کہیں میرے دوست کو میری غریبی کی خبر نہ ہوجائے ایسے نانبائی کے ہاں کھانا کھانے گیا۔ کہ جو نہایت ہی خراب کھانا فروخت کرنے کیلئے مشہور تھا۔ مگر وہاں جا کر کیا

دیکھتا ہے کہ اس کا دوست ہی برتن صاف کر رہا ہے اس نے تعجب سے کہا کہ حضرت تم یہاں خدمت کرتے ہو اس نے جواب دیا جی ہاں خدمت کرتا ہوں مگر یہاں چھیچھڑے کھانے نہیں آتا ❊

۱۱۷ ❊ ایک بچہ زور سے رونے لگا۔ ماں نے دریافت کیا کیوں روتا ہے بچہ نے جواب دیا دوپہر کو میرے چوٹ لگ گئی تھی اسکی ماں نے کہا تب کیوں نہ رویا بچہ بولا اسوقت میں کھیل رہا تھا اور مجھے رونے کی فرصت نہیں تھی ❊

۱۱۸ - ایک شخص کے یہاں چارپائی میں کھٹمل ہو گئے تھے ان کے ایک دوست نے اُن سے کہا کہ تالاب میں ڈال دو انہوں نے ایسا ہی کیا تین چار روز پلنگ تالاب ہی میں پڑا رہا اور انہوں نے خبر بھی نہ لی جبکہ ایک دن وہاں پہنچے تو دیکھتے کیا ہیں کہ پلنگ نیچے گہرے پانی میں چلا گیا ان میں سے کسی شخص کی ہمت نہ پڑی کہ پلنگ نکالے وہاں ایک شخص احمق بے ڈول چھپر کی بلی کی مانند کھڑے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ اسے بیر ہی دکھاؤ تو نکل آئیگا کیونکہ ایک دفعہ ہماری بھینس اسی تالاب میں گھس گئی تھی جبکہ اسے کھلیا دکھائی تو دوڑی چلی آئی لوگوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا ❊

۱۱۹ ❊ ایک نواب صاحب زنانخانہ میں تشریف رکھتے تھے کہ گھر میں سانپ نکلتا نظر آیا۔ گھبرا کر بولے کہ بلاؤ کسی مرد وے کو بیگم صاحبہ نے کہا آپ بھی تو خدا کے فضل سے مرد ہی ہیں نواب صاحب ہوشیار ہو کر بولے ہاں ہاں خوب وقت پر یاد آیا۔ لاؤ ہماری لاٹھی جلدی لاؤ۔

۱۲۰ - ایک شخص نے پالکی اٹھانے کو کہار نوکر رکھے اتفاقاً ایکدن ایک کہار سے کہا ذرا بازار سے ترکاری خرید لاؤ اُس نے کہا جناب ہم پالکی اٹھانے کے نوکر ہیں کچھ ترکاری لانیکے نہیں ہیں۔ آقا نے

کہا ہاں [illegible] ہے پالکی تیار کرو اور فوراً سوار ہوکر سارے شہر میں [illegible] تا پھرا تب کہاروں کو عقل آئی +

۱۲۱- ایک گورن کو شکار کا بہت شوق تھا لیکن وہ اپنی بارک کے کمرہ کی کواڑیں بندکرکے چڑیاں چھوڑ دیا کرتا- اور چھرے سے شکار کرتا اس سے اوپر کی منزل میں جو گورہ رہتا تھا اسکو سخت تکلیف ہوئی اس نے شکاری سے کہا کہ بھائی آپ کے شکار سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے شکاری نے جوابدیا ہو اکرے میں اپنے مکان کا مالک ہوں مجھے اختیار ہے جوجی میں آوے کروں اگر تمہارا کمرہ اوپر ہے تو اسکا الزام گورمنٹ پر ہے کہ اسنے کیوں علیحدہ علیحدہ مکان آپ کے لئے نہیں بنائے مجھے شکار کا شوق ہے آپ روک نہیں سکتے وہ بیچارہ یہ خشک جواب سنکر یہ کہکر چلا گیا۔ کہ خیر دیکھا جائیگا دوپہر کے وقت جب کھانا کھانے گئے تو شکاری نے اپنے کمرہ میں پانی بھرا پایا اوپر جاکر کیا دیکھتا ہے کہ اُس شخص نے اپنا سب اسباب اٹھاکر اونچا رکھدیا ہے اور ایک میز پر بیٹھکر ڈالے ہوئے مچھلی کا شکار کھیل رہا ہے اور پے در پے پانی لاکر کمرہ میں ڈال رہا ہے اس کی حرکت سے شکاری کی چھت چھلنی ہوگئی تھی اُس نے جھلاکر کہنا چاہا کہ یہ کیا حرکت ہے کہ اتنے میں مچھلی پکڑنیوالے نے کہا کہ میں اپنے گھر میں مختار ہوں تم کون ہو اپنا اپنا شوق ہے اگر الزام لگاتے ہو تو گورمنٹ پر لگاؤ جس نے ایسے مکان بنائے یہ بات سنکر شکاری نے توبہ کی؟

۱۲۲ ایک کالج کے پروفیسر کو نسیان کا مرض تھا ایک مرتبہ حجام حجامت بنانے آیا تو آپ بولے کہ کمرہ میں بہت سردی ہے بہتر ہے کہ میں ٹوپی اوڑھے ہی رہوں تم حجامت بنائے جاؤ +

۱۲۳ مسٹر ڈاکٹر میری بیوی کی صحت کچھ ترقی نہیں کرتی؟

اصلی تدبیر کچھ کرنی چاہیئے ؟

ڈاکٹر یہ تمہارے کہنے کی باتیں ہیں ورنہ اس کی صحت اب یوں پہلے سے تو بہت اچھی ہے اور میں نے تمہیں بارہا ہدایت کی کہ تم اسے ذرا اس امر پر آمادہ کرو کہ ذرا زیادہ چلنے پھرنے کی کوشش کرے

ہیر مس آپنے بھی کہدیا کہ چلنے پھرنے کی مشق کیا کرے اجی بندہ پرور میں تو بہتیرا سر ٹپکتا ہوں کہ نیک بخت تجھکو ڈاکٹر کی ہدایت ہے کہ تو ذرا ذرا زیادہ چلا پھر کر مگر کوئی سُنے بھی وہاں تو ضعف کا عذر ہے اور دن بھر کمرہ ہے یا بستر پھر میں اب اس میں کیا کروں ؟

ڈاکٹر اس کی تو سہل ترکیب ہے تم اسے کل کہدو کہ تین چار دوکانوں میں جاکر اپنے لباس کیلئے فلاں فلاں قسم کا کپڑا یا زیور خرید لائے پھر دیکھیے وہ ضعف کہاں جاتا ہے ؟

۱۲۴ - ایک کائستھ منشی کو فارسی زبان دانی میں بہت درک تھا۔ چنانچہ اپنے چند ہندوستانی الفاظ فارسی کے مرادف بڑی محنت سے گھڑے تھے۔ مثلاً آپ چھپکلی کو فارسی پوشیدہ غنچی اور گڑگڑی کی فارسی قند سیاہ زدجہ قند سیاہ فرمایا کرتے ؟

۱۲۵ - ایک صاحب نے بحالت شدت مرض اپنے دوست کو کارڈ لکھا اور نوکر کو ڈاک میں ڈالنے کا حکم دیا اتفاقاً تھوڑی دیر بعد مرض نے شدت پکڑی ادھر نوکر جاکر عزیز و اقربا سب پریشان ہو گئے اور کارڈ اسیطرح گھر کے صندوق میں پڑا رہا جب خدا خدا کرکے مریض خدا گنج کو سدہارے تو نوکر کو کارڈ یاد آیا۔ آپ لفظ کچھ شد بد بھی رکھتے تھے کارڈ کے آخر میں اتنی عبارت اور بڑھا دی۔ اسقدر لکھنے کے بعد بندہ مرگیا نوکر کو سخت رنج ہوا کارڈ کی روانگی میں دیر ہوئی معاف کیجیئیگا ؟

۱۲۶ - ایک دفعہ جنگل میں چند بھیڑے جا رہے تھے چوروں نے ان کو گھیر لیا

صرف ایک راستہ مکان تک پہنچنے کا ہم نے دو پہر متعدد بیبیاں یونہی مل رہینگی

۱۳۳ - ایک طبی طالب علم سے امتحان کے وقت اسکے ممتحن نے دریافت کیا کہ اگر لڑائی کے وقت تمہارے پاس کوئی ایسا مریض آئے کہ جسکے ہاتھ اور پیر توپ کے گولے سے اڑ گئے ہوں تو تم کیا علاج کروگے؟

طالب علم - میں اُسے فوراً دفن کرا دوں اور دوسرے مریض کی خبر لوں" ممتحن نے فوراً اسے پاس کر دیا۔"

۱۳۴ - دو آدمی بازار میں لڑ رہے تھے کہ ایک کانسٹبل انکو پکڑ کر تھانہ میں لے آیا۔ اور حوالات میں بند کر دیا۔ اس پر بھی ایک گرم ہو کر شور کرتا رہا۔ تب تو دوسرے سے بھی خاموش نہ رہا گیا اس نے کہا اگر تم اب بھی خاموش نہ ہوئے تو ہمکو یہاں سے بھی نکلوا دوگے۔

۱۳۵ الف رفیق آج میرے دائیں ہتھیلی میں کیوں کھجلی ہوتی ہے؟

رفیق آج تم کو کہیں سے روپیہ ملیگا۔

الف ٹھیک ہے اچھا مجھے پانچ روپے قرض دیجیے!

۱۳۶ نووارد حکیم صاحب آپ فرماتے ہیں کہ آپکی تپ دق کی دوائی بینظیر ہے اور اس سے کوئی نہیں مرتا؟

نیم حکیم بیشک اگر مریض میری ہدایت کی پابندی کرے تو ضرور نہیں مرتا!

نووارد مگر میرا بیٹا تو آپکی دوائی دس ماہ سے استعمال کرتا تھا اور پرسوں تپ دق سے مر گیا!"

نیم حکیم تو اس لئے میری ہدایت کی پابندی نہیں کی اسکو چھ سال میری دوائی استعمال کرنے چاہئے تھی۔"

۱۳۷ قرضخواہ - کیا مسٹر ڈے اندر ہیں؟

نوکر نہیں حضور باہر ہیں۔

قرضخواہ اندر کب آئینگے؟

تو کر دساوگی سے جب آپ باہر جائینگے ؟ !

۱۳۸ - ایک بادشاہ زادہ مخنث مزاج تھا بادشاہ کے وزراء نے اسکے دل کے دلیر ہونے کے لئے اسے شاہنامہ پڑھایا جب اس کا امتحان لیا گیا تو اس نے مذاق کے مطابق اس میں سے یہ شعر پڑھکر سنایا !

تہمتن بترسید و بگریخت زود ٭ فرو ماند رستم نیارست بود

۱۳۹ - ایک شخص اپنی بیوی کے مزاج کی کیفیت اپنے روزنامچہ میں یوں لکھے ہیں ؟

پیر گہرا کہر جس میں کچھ نظر نہیں آتا -

منگل تیرہ و تار اور سخت سرد بحد معمولی ٭

بدھ تقاطر - بعض وقت بھلا

جمعرات صبح کو انتہا درجہ سرد شام سرخ مطلع رنگا رنگ برف کے آثار ٭

جمعہ صبح کے وقت خوب بارش اور گرج چمک ہوا صاف

سنیچر دہوپ کی شعاعیں گرمی رات کو کہر کہر

اتوار صبح کے وقت ذرا ایک ملائم کہانے وقت خوشگوار رات کے وقت طوفان اور بھونچال ٭

۱ - ایک ظریف کسی تیلی کی دوکان پر تیل لے رہا تھا جب اس نے تیل لے لیا تو اتفاقاً تیل کا برتن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور تیل سارا گر گیا تیلی نے فوراً کہدیا کہ صاحب آج سنیچر تھا اچھا ہوا تمہارے پاپ غارت ہو گئے تم پر سنیچر راضی ہو گیا - آپ جانتے ہیں کہ ظریفوں کو ہمیشہ نئی سوجھتی ہے جھٹ اس نے تیل کا مٹکا اٹھا کر اوندھا کر دیا اور ساتھ ہی یہ کہدیا تیرے اگلے پچھلے سب پرانے پاپ غارت ہو گئے سنیچر تم پر راضی ہے مبارک ہو تیلی ہکا بکا رہ گیا ؟

۱۴۱۔ ایک شخص جس کو نکتہ چینی کی بُری عادت تھی سیر کیواسطے باغ میں گیا آم کے درخت کو دیکھا کہ بہت بڑا اونچا قدآور ہے مگر پھل ذرا ذرا سی کیریاں لگی تھیں کہنے لگا۔ دیکھو باغبان حقیقی بھی غلطی کرتا ہے اتنا بڑا درخت اور اتنے چھوٹے پھل وہاں سے چل کر ایک گول کدو جسکا وزن ایک من سے کم نہو گا ایک نازک سی بیل میں لگے ہوئے دیکھا تو کہتے ہیں؟ کہ دیکھئے یہ دوسری غلطی ہے۔ اتنا بڑا پھل اور ایسی پتلی سی بیل میں لگا ہوا ہے یہ کدو آم کے درخت میں اور آم کی کیری اس بیل میں ہونی چاہیے تھی جب باغ کی سیر کر چکا تو اسی آم کے درخت کے نیچے جا کر لیٹ رہا درخت پر طوطا بیٹھا تھا۔ اُسنے آم کی کیری کو کترا۔ اور وہ شاخ سے ٹوٹ کر اس نکتہ چین کی آنکھ پر گری تب تو یہ شخص گھبرا کر اٹھا۔ اور کہنے لگا حضور معاف ہو غلطی میری تھی و آپ کی ٹھیک تھی اگر میری صلاح کے بموجب اس آم کے درخت میں کدو لگا ہوتا۔ اور آنکھ پر گرتا تو میرے سر کا بھی پتہ نہ لگتا ؛

۱۴۲۔ ایک صاحب نے ایک مصوّر سے اپنی تصویر کھنچوائی مگر یہ صاحب بدقسمتی سے بہت ہی بدصورت تھے جب مصوّر تصویر بنا کر لایا تو صاحب نے قیمت مقررہ میں تخفیف چاہی اس خیال سے کہ شہر میں ایسا بدصورت کون ہے جو اسکو لے لیگا مصوّر عقلمند تھا بولا اگر آپ اسے مقررہ قیمت پر نہ لینگے تو میں اسے زیادہ قیمت پر بیچ لونگا صاحب نے کہا میرا ہم شبیہ کون ہے جو اسکو لیگا۔ مصوّر نے کہا مجھے کیا ضرورت ہے کہ آپ کا ہم شکل تلاش کرتا پھروں میں اس تصویر میں ایک دم اور لگا دونگا۔ اور یہ خاصی ایک مانس کی تصویر ہو جاویگی یہ سنکر صاحب کا دم خشک ہو گیا۔ اور پوری قیمت دیکر تصویر لے لی ؛

۱۴۳۔ ایک دفعہ سرزمین ایران میں ایک ہوشیار شخص جا کر دلی بن بیٹھا اور بہت سی کرامات دکھلانے کا دعویٰ کیا ایک گاؤں کے باہر ایک جھونپڑا بنا کر اسمیں رہنا شروع کیا ایک روز اس نے فاسفورس اور دوائی کہ جس سے

دیاسلائی بنائی جاتی ہے لیکن اس نے اپنے جھونپڑے کے دروازہ پر قرآن کی ایک آیت لکھدی جب شام کا اندھیرا ہوا تو وہ آیت آگ کی طرح دروازہ پر شعلے مارنے لگی لوگ یکدفعہ بڑے حیران ہوئے اور انہوں نے مشورہ کرکے اس جھونپڑے کی چھت اور دیواروں کو بطور تبرک کے گھر لیجانا چاہا یہانتک کہ بیچارہ ولی اس جلدی اور گھبراہٹ کے درمیان چھت کے نیچے ہی دبکر مر گیا۔

۱۴۴۔ ایک امیر شخص نے پہلی عورت کے ہوتے ہوئے ایک اور شادی کرلی عورت جوان تھی اور شوہر بوڑھا ہونے کے قریب تھا مگر اس شخص کی پہلی عورت بوڑھی ہوچکی تھی اب اس نے یہ دستور ٹھہرایا کہ ایک رات جوان عورت کے یہاں اور دوسری رات بوڑھیا کے یہاں رہتا جوان کو سفید بال پسند نہیں آتے تھے وہ جبکہ یہ شخص لیٹ جاتا تو جہاں تک ہوسکتا تو چینہ سے اسکے سفید بال اکھاڑ دیتی۔ اور اسیطرح بوڑھیا کو سیاہ بال پسند نہیں تھے وہ اپنی نوبت سے سفید اکھاڑ دیتی۔ آخر چند روز کے بعد نوبت بایجا رسید کہ داڑھی میں نہ کوئی سیاہ بال ہی نظر آتا تھا۔ اور نہ کوئی سفید ہی پایا جاتا تھا۔ نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے ؛

۱۴۵۔ ایک کلب میں جانیوالا شخص ایک رات کو بہت دیر سے کلب سے واپس آیا اور اپنی بیوی سے اسی وقت دریافت کیا کہ "میری پیاری ابھی ۱۲ تو نہیں بجے"۔ وہ یہ کہتا ہی تھا کہ اتنے میں ٹائم پیس نے ۳ دفعہ ٹن ٹن کی کہ جس کی آواز سنتے ہی اسکے اوسان خطا ہوئے ؛

بیوی۔ یہ کیا ہے ایسا بے موقع آتا ہے اور سا اوپر سے باتیں بناتا ہے "
شوہر (سخت نادم ہوکر) دو کیا تمہارے وفادار خاوند کا کہنا۔ اس چھوٹی سی دس شلنگ کی فرانسیسی گھڑی کے مقابلے میں کوئی وقعت نہیں رکھتا ؛

۱۴۶۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عابد زاہد افغانستان کے کسی گاؤں میں چلا گیا جب وہاں کے لوگوں کو اسکے آنے کی خبر پہنچی تو بہت سے لوگ اسکے گرد جمع ہو گئے اور چند آدمیوں نے اسکے مار ڈالنے کی تجویز کی یہاں تک کہ اسیوقت وہ اس کام پر آمادہ ہو گئے فقیر نے کہا بابا مجھکو کیوں مارتے ہو میں تو ولی ہوں انہوں نے جواب دیا کہ ہم بھی تو ولی کو ہی مارنا چاہتے ہیں ہمارے گاؤں میں کسی ولی کی قبر نہیں اور یہاں اسکی بڑی ضرورت ہے غرض اس بیچارے نے بہتیری منت سماجت کی مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور اسکو مار کر اسی وقت دفن کر دیا اور اس مزار پر چڑھاوے آنے لگے!

۱۴۷۔ پرنس بسمارک سابق وزیر اعظم جرمنی کی عادت تھی کہ مذاق بہت کرتا تھا ایک مرتبہ حسب دستور سلطنت ایک سپاہی کو آئرن کراس کا تمغہ دینے کی رسم ادا کرنے لگا۔ تو پرنس نے اسکو کہا۔ کہ مجھکو حکم ملا ہے کہ تم کو تمغہ کی بجائے ایک سو سکہ تھیلر دیدوں سپاہی نے جھٹ پٹ عرض کی کہ حضور آئرن کراس کے تمغہ کی کیا قیمت ہے پرنس نے کہا صرف تین تھیلر تو سپاہی نے عرض کیا کہ پرنس مجھکو آئرن کراس کا تمغہ دیدے اور اسکی قیمت وضع کرکے باقی ۹۷ تھیلر نقد دیدے۔ پرنس بسمارک اس حاضر جوابی پر اسقدر خوش ہوا کہ اسکو تمغہ اور ۹۷ تھیلر بھی دیدے۔

۱۴۸۔ **گھر کا مالک** تم کیا تاوان لینا منظور کرتے ہو کہ اس گھر کو چھوڑ کر چلے جاؤ
باجا بجانے والونکا سرغنہ۔ بیس روپے دیدو تو چلا جاؤنگا!
گھر کا مالک تم زیادہ مانگتے ہو
باجا بجانے والونکا سرغنہ۔ اچھا جو چند روز بانسری اور سنوگے تو تم کو یہ مطالبہ زیادہ نہیں معلوم ہوگا۔

۱۴۹۔ کیوں ایسے افسردہ خاطر کیوں ہو!
میں نے آج ایک عمدہ چھاتا کھو دیا ہے۔

کیا تمہیں میں رہ گیا ہے
"نہیں اس کا اصل مالک شہر میں مل گیا تھا۔ اور اسنے دیکھتے ہی پہچان لیا"

۱۵۰ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا کتے گھر کا راستہ تو نہیں بھولتے اگر کہیں راستہ میں بچھڑ جائیں تو؟ دوسرے نے کہا یہ کتوں پر منحصر ہے بعض تو ایسے ہیں کہ اگر تم ان سے پیچھا چھوڑانا چاہتے ہو تو ان کو کوہ قاف پر چھوڑ آؤ مگر آن موجود ہوتے ہیں اور جو اچھے ہیں انکو ہنوز اکیلا آتے ہوئے دیکھکر بھی یار لوگ اچک لے جاتے ہیں +

۱۵۱ ایک مرتبہ ایک پیر پادری صاحب ایک بیل گاڑی میں سوار تھے کہ ایک سٹیشن پر پہنچکر انہوں نے گاڑی سے نکالا اور ایک لڑکے کو دیکھکر کہا لو یہ چونی لو اور ایک شیرمال مجھے لادو اور دوسرا تم لے لو تھوڑی دیر کے بعد لڑکا شیرمال کھاتا ہوا لوٹ آیا اور دو آنے کے پیسے پادری صاحب کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی شیرمال تھا آپ اپنے پیسے لے لیجئے

۱۵۲ مجرم نے مجسٹریٹ سے عرض کیا حضور سچ ہے میں چور ہوں بدمعاش ہوں مگر ہم لوگوں کا ہونا بھی تو ضروری ہے مجسٹریٹ نے متعجب ہو کر پوچھا کہ کیوں تمہاری کیا ضرورت ہے مجرم نے جواب دیا حضور اگر ہم لوگ ایکا کر کے اپنا کام چھوڑ کرا دیا نہ الگ ہو جائیں تو دنیا پر آپ کے لئے اور دوسرا آپکے ہم پیشہ لوگوں کے لئے کام ہی کیا رہجائیگا۔

۱۵۳۔ ایک عورت نے ایک روز خط لکھکر لفافہ میں بند کر کے اپنے شوہر کے حوالہ کیا اور اس سے التجا کی کہ تم اسکو یہاں نہ کھولنا مگر جب اپنے کام پر پہنچ جاؤ تو تب کھول کر پڑھنا جب وہ اپنی جگہ پہنچا تو اس نے بڑے شوق اور اضطراب کے بعد خط کو پڑھنا شروع کیا۔

میرے پیارے میں تمکو ایک ایسی بات بتلانے کو مجبور ہوں جو میں سمجھتی ہوں تم کو تکلیف دیگی لیکن یہ میرا فرض ہے اسلئے میں [illegible]

ارادہ کرلیا ہے کہ تم کو ضرور اسکی اطلاع کردیجائے خواہ نتیجہ کچھ ہی ہو مجھکو پانچ ہفتہ سے اسی بات کی فکر رہی ہے لیکن میں نے اسکو آجتک اپنے ہی دل میں رکھا ہے مگر اب معاملہ میرے برداشت کرنے کے قابل نہیں تمہیں اس بارہ میں مجھے ملامت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جیسا کہ اسکے معلوم ہونے سے مجھکو رنج ہوا ویسا ہی تم کو بھی تو ہونا چاہیے میں امید کرتی ہوں کہ تم کو یہ صدمہ کچل نہیں ڈالیگا ؟

یہاں اس نے نہایت اضطراب کی حالت میں جب دوسرا صفحہ الٹا تو یہ سطریں لکھی ہوئی پائیں ؟

کیونکہ تمام ختم ہوچکا ہے مہربانی کرکے آج دوپہر کو کسی قدر ضرور بھجوا دینے سمجھا تھا کہ آپ جو ہمیشہ ایسی زبانی فرمائشیں بھول جایا کرتے ہیں اس طریقہ سے ضرور نہیں بھولیں گے ؟

اور حقیقت میں وہ اس واردات کو فراموش نہ کرسکا

۱۵۴ کسی سوداگر نے ڈاکٹر کو معالجہ کیلیے بلایا ڈاکٹر صاحب پہلے مکان پہنچکر ٹہل قدمی کرتے رہے سوداگر نے معذرت کی کہ میں پیچھے رہ گیا تھا معاف کیجیگا ڈاکٹر نے کہا کچھ مضائقہ نہیں تیس برس کا زمانہ ہوا تمہارے باپ نے بلایا تھا دس گھنٹہ کامل تمہارے پیدا ہونیکے انتظار میں بیٹھا رہا تھا تم ہمیشہ سے پیچھے رہ جایا کرتے ہو ؟

۱۵۵ خسر - جناب میں امید کرتا ہوں آپ اس بات کی قدر کرتے ہونگے کہ میری لڑکی سے شادی کرنے میں آپ نے ایک بڑے حوصلہ والی نہایت لڑکی سے شادی کی ہے ؟

داماد - ہاں جناب میں اس بات کی بدل قدر کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ یہ اوصاف اس نے باپ سے سیکھے ہیں ؟

۱۵۶ الیڈی - پروفیسر ! تم کہا کرتے ہو کہ تمباکو سوچنے کی طاقت کو بڑھاتا ہے اور صحیح دلیل پیش کرنیکی قوت دیتا ہے مگر ڈاکٹر ڈیلیس تو اس بات کو نہیں مانتا

اس اختلاف کی کیا وجہ ہے،،

پروفیسر:۔ہوں! اسکی وجہ تو صاف ہے چونکہ ڈاکٹر ڈیلیس تمباکو نہیں پیتا اسلئے صاف ظاہر ہے کہ نہ اسکے سوچنے کا طریق ٹھیک ہے اور نہ وہ صحیح دلیل ہی پیش کر سکتا ہے ٭

۱۵۷ ایک لیڈی بیگم نے اپنی خادمہ کو کہا۔ جیسا میں نے سنا ہے کہ کل شام کو تم میرے شوہر کے ہمراہ دریا کے کنارے سیر کر رہی تھیں،،

خادمہ) تو یہ کیا بات ہے،،

صاحب خانہ کیوں! یہ بڑی بات ہے تمہارے والدین نے تم کو اسلئے میرے سپرد کیا ہے کہ میں تمہارے چلن کی نگرانی کروں اور تم کو بُری صحبت سے بچاؤں اگر پھر کبھی ایسا کیا تو تمکو نکال دونگی ؟

۱۵۸ عاشق میرا ارادہ ہے کہ شادی کر لوں ؟

معشوقہ۔خیر سے شادی کے بعد تمہارا کچھ ارادہ رہیگا ہی نہیں اسپر کسی اور کا قبضہ ہو جائیگا ٭

۱۵۹۔لڑکا (اپنے مالک سے مخاطب ہو کر) حضور مجھے مہربانی فرما کر آج دوپہر کی رخصت دیجئے میری دادی مر گئی ہے اسکے جنازہ کیساتھ جاؤنگا ٭

مالک۔جب سے گیند بلا کھیلنے کا موسم شروع ہوا ہے یہ آٹھویں دفعہ ہی جو تم اپنی دادی کے دفن کرنے کی رخصت لیتے ہو تمہاری کسقدر دادیاں ہیں ؟

لڑکے کا جواب مجھے بھی یہ بات یاد ہے لیکن ہمارا خاندان بہت بڑا اور بہت پرانا ہے اور اسی لئے اب بہت بڑا ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ آجکل تمام دادیاں جلدی جلدی رخصت ہو رہی ہیں ٭

۱۶۰۔ایک لیڈی غریبوں کے لئے ایک تھیلی میں چندہ جمع کر رہی تھی جب تھیلی ایک بخیل دولت مند کے سامنے پیش کی تو اس نے کہا کہ میں کچھ نہیں دونگا۔ کیونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے لیڈی نے کہا اچھا تو اس تھیلی میں سے کچھ لے

کیونکہ یہ چندہ غریبوں کے لئے ہو رہا ہے ؛

۱۶۱ دوست سنا ہے دوست تم ایک ورزش کے کلب میں ممبر ہو گئے ہو تمہارے جیسے آدمی کے لئے واقعی یہ ایک عجیب بات ہے جو کہ سو قدم جانا ہو تو سواری کے سوا نہیں جا سکتا ؟

دوسرا دوست یہی تو وجہ ہے کہ میں ورزش کیلئے ہمیشہ طاقت بچاتا رہتا ہوں اور پیادہ چلکر اسے بے فائدہ ضائع نہیں کرتا ؛

۱۶۲ - ایک بی بی نے اپنے میاں سے کہا کہ میاں جیسی رنڈی عورت ویسے میں بھی - پھر کیا وجہ ہے کہ تم رنڈی کے پاس جاتے ہو اور میرے پاس نہیں رہتے - میاں نے جواب دیا بی بی یہ سچ ہے جیسی تم عورت ویسی رنڈی - مگر وہ مزے مزے کے غمزے کرتی ہے کہ دل بے قابو ہو جاتا ہے اس سبب سے اس پر زیادہ پیار آتا ہے بی بی سنکر اسوقت تو خاموش رہی مگر شام کو جب میاں گھر میں آئے اور کھانا مانگا تو پلنگ سے پیر نہیں اوتارتی کہنے لگی میاں تم ہی نکال لو جب میاں نے پھر کہا تو پھر بھی یہی جواب پایا پھر تو جوتہ ہاتھ میں لے لگے بی بی کے سر کی مرمت کرنے - ابھی دس بارہ ہی لگائے تھے کہ جھٹ پٹ پلنگ سے اتر کر کھانا نکالنے میں مشغول ہوئی روتی جاتی تھی اور کہتی تھی کہ میں نے غمزہ کیا تھا اگر ایسے غمزے دکھاتا ہے تو ایک دن غمزے ہی کی نظر ہو جاونگی ؛

۱۶۳ ؛ فرصت کے وقت چند کابلی افغانوں میں کچھ گفتگو محبت مادری کی ہوئی سب نے اتفاق کیا کہ تمہر نے مانگے پھر کوئی ایسا محبت کرنیوالا نہیں ملتا ایک نے کہا چہ بھائی ماں بڑا چیز ہوتا ہے اور اس سی ہر طرح کا آرام آتا ہے دوسرے نے کہا چہ بھائی ماں کے بعد بیوی بھی اچھا چیز ہوتا ہے یہ سنتے ہی تیسرے گھبرا کے بول اٹھے چہ بھائی ماں کے بعد بیوی بھی چھوٹا ماں ہی ہوتا ہے - سب نے کہا چہ بھائی تم نے یہ سچ کہا ؛

۱۶۴ ۔ ایک شخص کو جو زیادہ لقا ضا بیت الخلا کا ہوا تو راستہ میں کسی کے دروازہ پر بیٹھکر اپنی حاجت رفع کرنے لگے اسی درمیان میں مالک مکان اندر سے نکلا اور پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں خدازادہ ہوں مالک مکان نے جھنجلا کر اسکی گردن پکڑی اور مسجد کے دروازہ پر لاکر زور سے دھکا دیا اور کہا کہ خدازادہ ہے تو اپنے باوا کے گھر میں کیوں نہیں ہگتا ۔

۱۶۵ ۔ ایک شخص درہموں کی تھیلی بغل میں دبا کر گدہا خریدنے کو بازار چلے راستہ میں ایک قل اعوذ یئے دوست سے ملاقات ہوگئی اس نے پوچھا خیر تو ہے اسطرح سر پر پاؤں رکھے ہوئے کدہر کو بھاگے جاتے ہو ؟

یہ بولا بازار جاتا ہوں گدہا خرید ونگا دوست نے کہا مرد خدا انشاء اللہ کا لفظ بھی تو کہا ہوتا ۔

یہ بولا صاحب گدھے نخاس میں موجود درہم میری بغل میں موجود انشاء اللہ کہاں کیا واسطہ ۔ قل اعوذ یئے نے سمجھا کہ یہ ماننے والی آسامی نہیں ناچار خاموش ہو رہا اور دونوں رخصت ہوگئے گدہے کے خریدار صاحب جب نخاس میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ درہموں کی تھیلی تو کوئی بدمعاش بغل میں سے اڑا لے گیا ناچار سر پیٹتے وہاں سے الٹے گھر کو واپس پھرے راستہ میں پھر وہی قل اعوذ یئے صاحب مل گئے اس نے کہا کیوں گدہے کا سودا نہ بنا یہ بیچارہ درہموں کے غم میں پہلے ہی سوختہ دل تھا ۔ بولا کہ جی نہیں انشاء اللہ ۔ اور بنتا کہاں سے انشاء اللہ جب گھر سے چلا تھا ۔ تو میرے پاس روپے موجود تھے انشاء اللہ آپ جیسے منحوس سے دوچار ہوا تھا انشاء اللہ درہم میرے سب کے سب چوری گئے انشاء اللہ ۔ اور میں گدہا خرید نے سے محروم رہ گیا انشاء اللہ سچ تو یہ ہے کہ تم پر سو لعنت ہو انشاء اللہ جبکی ملاقات کی برکت سے اِس

حالت کو پہنچا انشاء اللہ جاؤ تمہیں شیطان کو سونپا انشاء اللہ۔

۱۶۶- ایک امیر کی خدمت میں ایک روز تیرہ بریان دسترخوان پر باورچی نے حاضر کیا اتفاقاً اس وقت ایک ظریف بھی تشریف رکھتے تھے امیر نے انکو بھی مدعو کیا ظریف صاحب نے کمال رغبت سے اُس برہ بریان کو کھانا شروع کیا اور بہت جلد جلد اسکو چیر پھاڑ کرنے میں مصروف ہوئے امیر نے مذاقاً کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خصی کی ماں نے تمہیں سینگ سے مارا ہے تب تو تم اس کا عوض لیتے ہو ظریف نے جواب دیا حضور یہ کھانے ہی کی چیز ہے مگر حضور اس پر نہایت ہی شفقت فرماتے اور رحم کھاتے ہیں کیا عجیب ہے کہ اسکی ماں نے دودھ پلایا ہو۔

۱۶۷- ایک آدمی نے قاضی کے گھر پر جا کر قاضی صاحب کو کہا کہ میں بھوکا ہوں کہ کچھ کھانے کو مل جاوے قاضی صاحب نے جواب دیا کہ یہ قاضی کا گھر ہے قسم کھا اور چلا جا۔

۱۶۸- ایک مراسی اپنی کتیا کو پکڑے ہوئے بازار میں جا رہا تھا کسی مسخرے نے کہا کہ اسے تو کتیا کا کیا لے لیگا مراسی نے جواب دیا کہ تو کتیا کا کیا دیوے گا

۱۶۹- ایک مراسی کو قاضی شہر نے بلوایا مراسی کی عورت نے جاتے ہوئے مراسی کو سمجھایا کہ ایسا نہ ہو کہ قاضی صاحب گلے میں نکاح ڈال دیویں مراسی نے کہا چپ رہو میں آگے گلے سے بھی بیزار پھرتا ہوں

۱۷۰- ایک کروڑ پتی بڑا بخیل تھا جب اسکی لڑکی کی شادی قرار پائی تو اس نے باورچی اور پکانے والوں کو بلا کر کہا کہ سیر کی سولہ روٹیاں پکاؤ اور دو کے آگے ایک رکھو۔ کھا دے سو کھاوے بچے سو باندھ لئے جاوے ہرگز کسی کو منع نہ کرو۔ وہ لوگ بہت خوب یہ بات سنکر کوئی آشنا بولا کہ بھائی صاحب یہ شادی ہے یا لوٹا لوٹ جواب دیا بندہ درگاہ جب کرتے ہیں تب لوٹا لوٹ ہی کرتے ہیں تمہیں یہ مثل یاد نہیں سنی کیا لے گئے۔ شیر شاہ اور کیا لے گئے سلیم شاہ دنیا

بن گئی اور شوہر کا نام ہی رہجاتا ہے ❖

۱۷۱ دو آشنا ملکر سیر کو نکلے اور چلتے چلتے دریا کے کنارے پہنچے تب ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی تم یہاں کھڑے رہو تو میں جلدی سے ایک غوطہ لگا لوں پھر اس نے کہا بہت بہتر یہ سن وہ پندرہ روپیہ اسے سپرد کر کپڑے کنارے پر رکھ جونہی پانی میں گھسا تو اس نے چالاکی سے وہ روپیہ اپنے گھر بھیج دیئے اس نے پانی سے نکل کپڑے پہن روپے مانگے یہ بولا کہ حساب سن لو اس نے کہا کہ دیتے دیر نہیں ہوئی۔ حساب کیسا۔ غرض دونوں میں تکرار ہونے لگی اور سو پچاس آدمی گھر آئے ان میں ایک نے روپیہ والے سے کہا کہ میاں جھگڑا کیوں کرتا ہے حساب کس لیے نہیں سن لیتا۔ اس نے ہار مانکر کہا کہ اچھا فرمایئے جس وقت آپنے غوطہ مارا میں نے جانا کہ ڈوب گئے پانچ روپیہ دیکر تمہارے گھر خبر بھیجی اور جب نکلے تب اور پانچ روپیہ خوشی کی خیرات میں دیئے رہے پانچ روپیہ سو میں نے اپنے گھر بھیج دیئے ہیں اگر ان کا کچھ اندیشہ ہو تو مجھ سے تمسک لکھوا لو ❖

۱۷۲ - ایک صاحب نے بوقت عزم سفر دوسری منزل پر اپنے ایک دوست کو بذریعہ تار برقی پیغام دیا کہ انکے واسطے کھانا وغیرہ تیار رکھیں۔ مگر جب منزل مقصود پر پہنچے تو کسی قسم کی تیاری نہ تھی حیران ہو کر صاحب خانہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے میرا پیغام نہیں پایا انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ایک چٹھی تو ملی۔ اس پر چونکہ آپکا دستخط نہ تھا اس وجہ سے توجہ نہ کی گئی ❖

۱۷۳ کسی شہر کی عورت جوہری تو اس نے سخت واویلا مچایا۔ ایک دوست نے اس سے کہا کہ جب تمہاری ماں اور بہن مرگئی تھیں تو تم اسقدر روئے بار جو کچھ ماں اور بہن دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتیں شوہر سے نے کہا کیا نادان آدمی ہو ماں اور بہن کے مرنے پر ہمسایے کی عورتوں نے میری تشفی کر کے کہا تم کا ہیکو روتے ہو۔ کیا ہم تمہاری مائیں نہیں ہیں آ چکے ن

ایک عورت بھی نہیں کہتی کہ کیا میں تمہاری جورو نہیں ہوں؟

۱۷۴: ایک بخیل نے کسی نابینا سے پوچھا کہ خدا جو چیز بندہ سے لیتا ہے دس گنا اس کا عوض دیتا ہے تجھے آنکھوں کی عوض کیا نعمت ملی اس کور نے جواب دیا کہ ایک یہی عنایت ہے کہ تجھ سے منحوس کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔

۱۷۵: ایک شخص نے کسی آدمی کے ہاتھ اپنے دوست کے پاس خط بھیجا راستے میں آدمی نے خط کہیں گرا دیا۔ ایک سادہ کاغذ اسکی عوض اٹھا کر اسکے دوست کے پاس پہنچا دوست خط کی طرح لپٹا ہوا کاغذ دیکھکر کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کاتب نے مارے جلدی کے لفافہ نہیں لکھا۔ آدمی بولا حضور لفافہ ایک طرف مارے جلدی کے انہوں نے اندر بھی کچھ نہیں لکھا۔ اگر یقین نہ ہو تو دیکھ لیجئے۔

۱۷۶ - ایک پیرجی صاحب کسی گاؤں میں اپنے مریدوں کے پاس تشریف لئے جاتے تھے جب آپ گاؤں میں پہنچے تو آپ نے ایک مرید نہ دیکھا تلاش کرنے لگے ایک صاحب انکو لے جا کر ایک چوپال میں اتروا دیا اور مرید صاحب بھی بلایا رات کے وقت پیرجی صاحب کھانا کھا کر اور نماز پڑھکر سو رہے اور چند عیاشوں نے مل کر ان کو سوتے دیکھکر استرہ سے ریش مبارک صفاچٹ کر دی جب پیرجی صاحب صبح کو مسجد میں تشریف لے گئے تو لوگوں نے پوچھا کہ حضرت جی یہ کیا نامعقول حرکت کی ہے تو آپ منہ پر ہاتھ پھیر کر کیا کہتے ہیں کہ الحمد للہ رات فرشتے ہماری داڑھی کا تبرک لے گئے ہیں شاید سب نے ملکر ایک ایک بال آپس میں تقسیم کر لیا ہو یہ سنکر لوگ بہت ہنسے اور پیرجی صاحب کو گاؤں سے باہر نکلوا کر چھوڑا اور کہا کہ پیر کیا یہ ٹھگ معلوم ہوتا ہے ایسے کا یہاں کام نہیں۔

۱۷۷ - ایک امین صاحب کا لڑکا انگریزی اسکول میں داخل ہونے آیا۔ تو ماسٹر صاحب نے اپنا اور باپ کا نام پوچھا تو اس نے بتلا دیا۔

اور عمر پوچھی تو اس نے اپنی عمر دس سال اور اپنے والد کی عمر ستر سال کی تبلائی ماسٹر صاحب بھی مسخرے تھے کہنے لگے کہ ایں تو اپنے باپ کی ساٹھ برس کی عمر میں پیدا ہوا ہے اب تو پچاس برس کی عمر میں کسی کے بھی اولاد نہیں ہوتی تو لڑکے نے جواب دیا کچھ نہیں جناب والد بزرگوار صاحب تو حقیقت میں ضعیف ہیں مگر ہمارے گھر پر دو نوکر جوان بھی تو رہتے ہیں ۔

۷۸ ایک بخیل کا رشتہ دار فاقہ کے سبب سے جان بلب تھا اور وہ جوش ہمدردی میں اسکے سرہانے بیٹھا ہوا رو رہا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کیا یہ بیمار ہے

بخیل ۔ کچھ بیمار نہیں ہے صرف بھوک کے مارے مرتا ہے!

لوگ کیا تم کھانا اسے دے سکتے ہو ۔

بخیل ۔ بس اتنی ہی محبت رکھتا ہوں کہ اسکی خاطر دو آنسو بہاؤں ۔

۷۹ ۔ پرانے زمانہ میں جب اسناد وکالت کا عطا کرنا جج ضلع کے سپرد تھا ایک شخص امیدوار وکالت کسی جج کے پاس تشریف لائے انہوں نے ایک نہایت لائق وکیل کو انکا امتحان لینے کے واسطے مقرر کیا وکیل نے چند سوالات کئے تو معلوم ہو گیا کہ امیدوار نے کتابیں بخوبی نہیں پڑھی ہیں اور کسیطرح پر لائق نہیں ہے آخر کار وکیل نے پوچھا کہ فریب کے قانون میں کیا معنے ہیں۔ امیدوار جو ناامیدی کے سبب سے پسینہ میں شل ہو گیا تھا۔ بولا کہ جناب مجھکو بالکل واقفیت نہیں۔ میں نہیں جانتا ۔

وکیل ۔ فریب اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے علم کے سبب سے دوسرے شخص کو جو ناواقف ہو نقصان پہونچائے۔

امیدوار ۔ اگر فریب کے یہ معنے ہیں تو آپ جو اپنے علم قانونی کے سبب مجھکو جو قانون سے ناواقف ہوں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور ایسے مشکل سوالات پوچھتے ہیں جن کا جواب میں نہیں دے سکتا مجرم فریب کے ہیں یا نہیں آپ خود انصاف فرمائیے ۔

وکیل صاحب نے چند منٹ غور کرنے کے بعد کہا کہ بیشک معلوم ہوتا ہے کہ آپ پیشہ وکالت کے واسطے قدرتی طور پر بہت لیاقت رکھتے ہیں اور آپکی طبیعت بہت موزون ہے اسلئے میں ضرور جج صاحب سے سفارش کرونگا کہ آپکو سند وکالت عطا فرمائی جاوے ÷

۱۸۰÷ ایک شخص احمق خوش وضع کسی ریلوے اسٹیشن ماسٹر کے پاس پہنچے اور پوچھنے لگے کہ پونے آٹھ بجے کی ریل کس وقت جاتی ہے ÷

اسٹیشن ماسٹر (ہنسکر) جناب ۷ بجکر ۴۵ منٹ پر ÷

احمق۔ عجیب انتظام ہے ریل کے وقت کا کوئی ٹھیک ہی نہیں معلوم ہوتا جسوقت چاہا چلدی ÷

۱۸۱÷ اتالیق۔ گناہوں سے مغفرت کی امید کرنے سے پیشتر ہمکو کیا کرنا چاہیے

شاگرد÷ گناہ ÷

۱۸۲ سوداگر (اپنے دوست سے) دوست اب تو کاروبار بالکل نہیں چلتا مدت ہوئی کوئی شخص مال نہیں منگواتا۔

دوست تم اشتہار کیوں نہیں دیتے ؟

سوداگر۔ روپیہ پاس نہیں اشتہار کہاں سے دیا جائے

دوست روپیہ کی کیا ضرورت ہے کیا بلا روپیہ کے اشتہار نہیں دیا جاتا

سوداگر÷ اچھا ترکیب تبلائیے

دوست ترکیب نہایت آسان ہے آپ ایک ساتھ غائب ہو جائیے جب اخباروں کو خبر ملیگی وہ سب آپکا حال چھاپینگے طرح طرح کی رائیں چھا دیں گے۔ دو ہفتہ تک تمام ملک میں آپکا غوغا رہیگا لہذا سکے آپ نکل آئیگا۔ پھر دیکھیے کیسی دوکان چلتی ہے ÷

۱۸۳÷ استاد۔ تعصب کے کیا معنی ہیں ؟

شاگرد۔ جب دیگر مذہب کے لوگ ہمارے مذہب کے خلاف تیار

کریں۔ اور ہمارے اہل مذہب سے نفرت کریں تو اسکو تعصب کہتے ہیں۔ لیکن جب اسی قسم کے خیالات اور نفرت ہم دیگر مذاہب کے خلاف ظاہر کریں تو اسکو تعصب نہیں کہتے ؟

۱۸۴۔ ایک صاحب نے نئی نئی وکالت کی دوکان کھولی چونکہ شہر میں رہتے اُنکو اس پیشہ کے ڈھنگ خوب یاد تھے دن بدن خوب کامیابی ہونے لگی چند روز کے بعد انکے ایک دوست نے جنہوں نے انکے ساتھ ہی اس شہر میں وکالت شروع کی تھی ان سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ کے پاس وہ لوگ جو آپکو بالکل نہیں جانتے بلا تامل چلے آتے ہیں اور مقدمہ دیجاتے ہیں لیکن میرے پاس ابھی تک سوائے انکے اور کوئی نہیں آتے جو مجھکو پہلے سے جانتے ہیں یا جنکو میرا کوئی دوست بھیج دیتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اسکی وجہ بہت صاف ہے جب میں اپنے نام کا تختہ لکھوایا تھا تو میں نے ایک ہفتہ تک اسکو گھاس پر باہر میں اپنے رکھ دیا تھا اور روز ایک دو مشک پانی اس پر ڈلواتا تھا اور اینٹ اور مٹی سے اسکو رگڑواتا تھا۔ یہانتک کہ جب وہ تختہ لگا یا گیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو تین برس سے کام میں آرہا ہے لیکن آپنے نیا چمکدار تختہ لگا کر گویا دنیا کو اشتہار دیدیا کہ آپنے ابھی کام شروع کیا ہے بخلاف اسکے میرے تختہ سے لوگوں کو یہ گمان ہوتا ہے کہ میں پرانا تجربہ کار وکیل ہوں

۱۸۵۔ ایک لیڈی :۔ دوسری لیڈی سے پوچھنے لگی کہ کیا وجہ ہے تمنے سویلین کو چھوڑ کر ایک فوجی خاوند کیا ہے دوسری لیڈی نے سادگی سے جواب دیا کہ مجھے بچپن سے ہتھیار دیکھنا بہت پسند ہے ؟

۱۸۶۔ ایک شاگرد نے اپنے ایک ہم جماعت سے جو اپنے موٹے تازے لٹھ بردار استاد کو آہستہ آہستہ ہوا کر رہا ہے) کیوں صاحب ذرا زور سے ہوا نہیں کرتے ؟ دوسرا۔ بیشک کرتا مگر مجھے خوف ہے کہ یہ استاد کی طرف اشارہ کرکے غائب ہوجاوین ؟

۱۸۷- ایک جج نے ایک میم صاحبہ سے جس نے نان ونفقہ کی نالش اپنے خاوند پر کی ہے کہا آپکو آپ کے خاوند نے الگ کر دیا کیا باعث،،
لیڈی- الگ تو نہیں کیا لڑائی یہ ہے کہ وہ الگ کرنا نہیں چاہتے ۔
جج - اسکے کیا معنے؟
لیڈی - یعنی نہ تو وہ کسی جنٹلمین کے ساتھ ہوا خوری کو جانے دینا پسند کرتے ہیں - اور نہ کسی کے ساتھ کچھ دور الگ کرتے ہیں خوشی منانا ان کو بھاتا ہے ۔

۱۸۸- ایک ظریف مع اپنی پارٹی کے موتی نامی طوائف کے بالا خانہ پر جا موجود ہوئے چونکہ ظریف صاحب موتی جان کی تعریف کرکے اپنے جلسہ کو لے گئے تھے دیکھنے سے معلوم ہوا - کہ جس قدر تعریف تھی بی صاحب اسکی پاسنگ بھی نہ تھیں لہذا ایک صاحب ظریف صاحب کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگے بی صاحبہ نے کچھ دال میں کالا سمجھ کر کہا گیا ہے ظریف بولے کہ موتی ہیں - مگر بے آب - طوائف بھی حاضر جواب تھی رہ نہ سکی فوراً کہہ اٹھی کہ آپ سے لعل کے آگے موتی کیا - آب رکھ سکتا ہے ۔

۱۸۹- ماں - تو کیوں روتا ہے؟
لڑکا - ہمارا غریب استاد عرصہ سے بیمار تھا اور - اور
ماں - کیا وہ مرگیا -
لڑکا - نہیں - نہیں اسکو آرام ہوتا جاتا ہے - اوں - اوں ۔

۱۹۰- ایک استاد نے ایک لڑکے سے پوچھا تمہارے بدن میں کتنی ہڈیاں ہیں
اس نے جواب دیا ۲۰۸
غلط بالکل غلط - صرف ۲۰۷ ہڈیاں ہیں
بیشک آپکا فرمانا درست ہے مگر آج میں نے مچھلی کی ایک ہڈی نگلی ہے ۔

۱۹۱- ایک شخص نے ارسطو سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تو نے میری غیبت

کی ہے حکیم موصوف نے جواب دیا کہ میرے نزدیک آپ اس لائق نہیں ہیں کہ کوئی آدمی نیک فعال و سائل حکمت پر غور کرنے کو ترک کرکے تمہاری برائی میں مشغول ہو۔

۱۹۲ ماں۔ جلد جاگو۔ جلد جاگو۔ جاؤ! جاؤ! ڈاکٹر کو بلا لاؤ۔

باپ۔ ایں ایں کیا معاملہ ہے۔

ماں: بچے نے نیند میں ہنسنا بند کر دیا ہے۔

۱۹۳ ایک فلاسفر نے ایک جاہل لڑکی کے ساتھ شادی کی اور اسکو بھوری شکر کہا کرتا تھا۔ لوگوں نے دریافت کیا کیوں حضرت آپ اسے بھوری شکر کیوں کہتے ہیں۔ فلاسفر نے جواب دیا کہ لڑکی تو شیریں ہے لیکن صاف (یعنے خوش سلیقہ) نہیں ہے۔

قرضخواہ میں بارہا تمہارے دفتر میں گیا لیکن تم کو کبھی موجود نہ پایا آخر تمہارا کچھہ پتہ بھی ہے کہاں ملوگے۔

مقروض۔ میں ہمیشہ روپے پیسے کی تکلیف میں رہتا ہوں وہاں آپ مجھہ سے ہمیشہ مل سکینگے۔

۱۹۵ باپ بیٹی میں نے تم سے بارہا کہا ہے کہ آدمیوں سے ہمیشہ ہوشیار رہا کرو وہ سانپ کیطرح چھوٹے ہوئے ہیں۔

لڑکی لیکن تم بھی تو آدمی ہو۔

باپ یہ بات سچ ہے لیکن چونکہ مجھکو تمہارے ساتھہ دل سے محبت ہے۔

لڑکی تو میں ہر کسی سے جو مجھے دل سے محبت کرے اعتبار کر سکتی ہوں۔

۱۹۶ جج۔ تم نے وہ پرانا جوتا کیوں چرایا؟

چور معاف کیجئے میں سمجھتا تھا کہ وہ نیا ہے۔

۱۹۷ پھیہگار۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم تمام دن شراب ہی پیا کرتے ہو تمہاری میں جانتا ہوں کچھہ آپکے کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن

اس غرض سے پیتا ہوں کہ پیاس نہ معلوم ہو کیونکہ جہاں مجھکو پیاس معلوم
ہوئی میں اسکے بجھانیکو مجبور ہوتا ہوں

۱۹۸ ۔ ایک شخص نے بیاہ کیا تیسرے دن لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے
کا نام عزرائیل رکھا لوگوں نے کہا کہ اے شخص عزرائیل نام آدمی کا نہیں
شیطان کا ہے اس نے کہا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو نو مہینہ کا راستہ
تین دن میں کیونکر طے کرتا ۔

۱۹۹ ۔ ایک روز دربار خلیفہ میں وزیر نے بہلول سے کہا کہ اے بہلول
خوش ہو کہ خلیفہ نے تمہیں سگ و خوک کا حاکم کیا بہلول نے کہا کہ اے
وزیر اب تو تو بھی میری نافرمانی نہ کر سکیگا ۔ یہ سنکر تمام اہل دربار اور
خلیفہ ہنسے اور وزیر منفعل ہوا ۔

۲۰۰ ۔ ایک احمق اذان کہکے دور دوڑ جاتا تھا اور کان لگا کے کچھ سنتا
تھا لوگوں نے پوچھا کہ اس فعل عبث سے کیا حاصل اس نے کہا کہ اکثر
اشخاص کہتے ہیں کہ آواز تیری دور سے اچھی معلوم ہوتی ہے تو میں اذان
کہکر دوڑ جاتا ہوں تا کہ سنوں آواز میری کیسی ہے ۔

۲۰۱ ۔ ایک بڑھیا کی دکان میں شراب فروخت ہوا کرتی تھی گھر جا
گھر میں کھانے کے لئے گئی اتنے میں بڑھیا کی آنکھ لگ گئی اور بد
قسمتی سے وہ بوتل جو ہاتھ میں لئے ہوئے تھی نیند میں ہاتھ سے چھوٹ
کر زمین پر گر پڑی - اور بڑے زور کا دھماکا ہوا آواز ہوتے ہی بڑھیا
چونکی اور اسی حالت میں گھبرا کر کہا ہیں الو لنا بدبخت نے دیکھ
ایک اور بوتل شراب کا توڑ دیا (بیچاری کے خواب میں جھگڑے)

۲۰۲ ۔ ایک نوجوان اپنی محبوبہ کے مکان پر جس سے شادی ہونیوالی
تھی گیا - وہاں جاکر دیکھا کہ ایک بوڑھا خرانٹ سفید ریش اسی مطلب
کے لئے بیٹھا ہے - جوان نے طنزاً کہا میاں پیر مرد ایمان سے کہنا

تمہاری کتنی عمر ہے؟ پیر مرد بولا - صاحبزادہ میں ٹھیک ٹھیک تو نہیں کہہ سکتا - ہاں یہ جانتا ہوں - کہ ایک گدھا بیس برس کی عمر میں بوڑھا ہو جاتا ہے اور ایک انسان ساٹھ برس کے بعد +

۲۰۳ - ایک مجمع میں چند آدمی تقریر کر رہے تھے - ایک نے کہا کہ انسان ہی خدا کی ایسی مخلوق ہے جسے ہنسنے کی طاقت دی گئی ہے دوسرے نے کہا ہاں یہ تو سچ ہے مگر انسان ایسا مخلوق ہے جو ہنسے جانے کے بھی قابل ہے (چنانچہ من ضحک ضحک بالکل ٹھیک مقولہ ہے)

۲۰۴ - ایک بھلے آدمی جن کو گدھے پر سوار کر کے گاؤں کے گرد پھرایا گیا تھا - راہ میں ایک دوست سے ملے دوست نے افسوس کر کے کہا کہ "افسوس آپ کی اسقدر بے عزتی ہوئی" بھلے مانس نے کہا کہ "نہیں کچھ ایسی بڑی بے عزتی نہیں ہوئی کیونکہ جس گدھے پر مجھے سوار کیا گیا وہ بہت چھوٹا تھا" +

۲۰۵ - ایک شخص اپنے دوست کے پاس گیا جبکہ اس کا مال بہت چوری گیا تھا اور افسوس کرنے لگا - اس شخص نے کہا افسوس کی بات نہیں ہے بلکہ شکر کا مقام ہے کہ دو چار جوتوں پر ٹل گئی بھلا عزت تو بچ گئی +

۲۰۶ ایک مسافر ایک ہل جوتنے والے سے جو بے سر راہ اپنے کھیت میں ہل جوت رہا تھا - کیوں صاحب یہ راہ کہاں جائیگا؟

ہل والا - راہ نہ جائیگا آپ ہی چلے جائینگے +

مسافر ناراض ہو کر اور ہل والے کی داڑھی کی طرف اشارہ کر کے) بال بھی سفید آگئے اور تمیز دل لگی؟

ہل والا (بیلوں کی طرف جن کا رنگ سفید تھا - اشارہ کر کے) سفیدی تو بیل میں بھی آگئے ہیں ایک میرے گھر کی گائے کا ہے اور دوسرا پچاس کو مول لیا ہے

مسافر (در حقیقت دو سخر دہ نہیں ہونے دیگے +

ہل والا (بیلوں کی طرف دیکھ کر) جو نسا درہوتا ہے اسی کی رسی کھینچ لیتا ہوں ٭

مسافر (زیادہ چڑھکر) بڑے اناڑی ہو ٭

ہل والا۔ نہیں دونوں بیلوں کی ناک میں نالڑی ہے!

مسافر (دنگ ہوکر) کورے ہی رہے ٭

ہل والا:۔ تو کیا پرواہ ہے گرمی میں ٹھنڈے رہینگے ٭

۲۰۷۔ ایک بیرسٹر چاہتا تھا کہ ایک گواہ کو جرح کرکے بالکل خاموش کردے مگر خود ہی منہ کی کھائی۔ بیرسٹر نے گواہ پر رعب ڈالنا چاہا اور اسلئے اس سے سوال کیا تمہاری عمر کیا ہے

گواہ۔ بہتر برس

بیرسٹر۔ اسمیں شک نہیں کہ اسوقت تمہارا حافظہ اسقدر تیز اور صحیح نہ ہوگا۔ جتنا بیس برس پیشتر تھا۔

گواہ۔ میں تو نہیں کہہ سکتا کہ ایسی بات ہے

بیرسٹر۔ بھلا بارہ برس قبل کی کوئی بات تو بتاؤ۔ کہ ہم دیکھیں تم کو کہاں تک باتیں یاد ہیں۔

گواہ۔ آپ مجھ سے اس قسم کے سوالات نہیں کر سکتے ہیں اور خیر اگر پوچھتے ہی ہیں تو میں بتا ہی دیتا ہوں تیس برس سے پہلے آپ فلاں اسکول میں پڑھتے تھے

بیرسٹر۔ ہاں

گواہ۔ مجھے یاد ہے کہ آپ کے والد میری دوکان پر آکر مجھ سے یہ کہکر کپڑے لے گئے تھے۔ کہ کل میرے بیٹے کا امتحان ہے امتحان میں جانے کیلئے ایک جوڑا کپڑا دو قیمت مجھے ادا نہیں کی گئی اور جناب یہ واقعہ مجھے ایسا یاد رہا ہے کہ بس کل ہی کی بات تو معلوم ہوتی ہے!

بیرسٹر۔ بس بس صاحب اب آپکے زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے!

۲۰۸ نواب سعادت علی خاں بہادر نے ایک ملازم قدیم کو کسی وجہ سے معزول کیا اس نے عرضی میں حسب مدعا یہ شعر لکھ کر دیا ؎

قدیماں خود بیفزائے قدر ❊ کہ ہرگز نباید زپروردہ غدر

نواب ممدوح نے عرضی کو پڑھا اور نامہ عرضی پر شعر لکھا ؎

رسم است کہ مالکان تحریر ❊ آزاد کنند بندہ پیر ❊

۲۰۹ حافظ جی (ملازم کے چچا) دیکھو بھائی لڑکے پر بہت سنگین جرم لگایا گیا ہے تحقیقات سے آخر دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو ہی گیا اب مقدمے کے آثار بہت خراب ہیں اور حاکم کی نیت بھی بہت سخت معلوم ہوتی ہے صفائی کے گواہوں میں آپکو بھی طلب کرا دیا ہے مختار کی رائے کرا دی ہے کہ عدالت میں حاجی صاحب کا یہ بیان ہونا چاہئے کہ سلامت علی فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک کانپور میں ہمارے ساتھ تھا اسیطرح تین گواہ وہیں کے اور گذر جائیں کہ ہم نے اس تاریخ پر ملزم کو کانپور میں دیکھا ہے ❊

حاجی صاحب (ملزم کا باپ) سنو بھائی گو میری اولاد ہے مگر میں جھوٹا حلف نہ اٹھاونگا۔ چاہے پھنسے چاہے رہا ہو میں ایسی گواہی دیکر اپنے حج میں دھبہ نہ لگاؤنگا ❊

لڑکے کی ماں (یعنی حاجی کی بی بی) اب اگر اسوقت میں ایمان کا خیال کیا تو لڑکا کالے پانی نہ بھیجدیا جاویگا۔

حافظ جی بھیا اولاد کیواسطے آدمی کیا کچھ نہیں کرتا!

حاجی صاحب بھئی کچھ ہو ہم اس چندروزہ زندگی میں جھوٹا حلف اٹھا کر اپنی عاقبت نہ خراب کریں گے

نیک قدیم لونڈی جیسا حافظ جی کہتے ہیں اگر میاں نے اسیطرح حاکم کے سامنے بیان کر دیا تو دیکھ لینا موئے کریم خاں کے خود الٹی آنتیں گلے میں پڑ جائینگی وہ نگوڑا خود جیل خانے نہ جائے تو سہی ❊

حاجی صاحب خیر تو حافظ جی اول اسکا انتظام کر رکھنا کہ جب ہم گواہی دیکر آئیں تو اسی روز سوا لاکھ مرتبہ استغفار پڑھوا دیا جائے ؟

۲۱۰- ایک چمار بیمار ہوا ڈاکٹر نے کہا پانی زیادہ پیا ہو گا چمار نے متعجب ہو کر جواب دیا کہ پانی تو جوتے کے تلوؤں کو گلا دیتا ہے اگر پیٹ میں زیادہ گیا تو اس کا کیا حال ہو گا -

۲۱۱- ایک ہمعصر نے کسی سے سوال کیا کہ ایسی عورت کا کہاں پتہ ہے جو تمام راز کی باتوں کو پوشیدہ رکھے جواب اسٹامپ کے ٹکٹ میں ؛

۲۱۲- ایک طالب علم ٹھوکر کھا کر راہ میں گر پڑے چند معزز لوگ جو سامنے بیٹھے تھے ہنسنے لگے طالب علم نے یہ شعر حضرت ذوق کا پڑھکر سننے والوں کو نادم کیا اور اپنا راستہ لیا ۔

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے ؟

۲۱۳- ایک میم صاحبہ نے ایک دن اپنے صاحب سے کہا کہ جب تم مجھسے کورٹ شپ کرتے تھے تو فرماتے تھے - کہ میں تمہارے عشق میں دیوانہ ہو رہا ہوں صاحب اس دیوانگی کا ثبوت تو ظاہر ہے اگر میں دیوانہ ہوتا تو تم سے شادی ہی کیوں کرتا ؟

۲۱۴- کسی چور نے گھڑی چرائی - قاضی کے حضور جب اسے پوچھا گیا تو نے گھڑی کیوں چرائی - تو کہنا کیا ہے کہ مجھے وقت دیکھنے کی ضرورت تھی قاضی نے کہا کہ ابے جب تجھے وقت کی اسقدر قدر ہے تو تین برس مجھ سے بھی لیتا جا - خلاصہ یہ کہ وقت کی خوبی سے تین برس کیلیے جیلخانے تشریف لے چلو ؛

۲۱۵- ایک شخص نے خدمتگار سے کہا کل مجھکو میرے فلانے دوست کے پاس جانا ہو گا خدمتگار صبح کو بڑے تڑکے روانہ ہو گیا - جب واپس آیا تو میاں نے

پوچھا اب تو کہاں گم ہوگیا تھا اسنے جوابدیا حضور کے حکم کیموافق میں آپکے دوست
کے پاس گیا تھا میاں نے کہا کچھ پیغام سلام بھی لیگیا تھا یا نہیں اس نے جوابدیا
پیغام سلام کا تو آپنے ذکر ہی نہیں کیا تھا صرف اتنا ہی فرمایا تھا کہ صبح کو تمہیں جانا
ہوگا میں سیدھا چلا گیا ہوں مجھسے قسم لیجئے جو میں نے اٹھکر کوئی دوسرا کام کیا ہو
یا کہیں ٹھہرا ہوں ✤

۲۱۶ ایک معلم صاحب اپنے کسی شاگرد بدتمیز کو اکثر ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ
آہستہ بفصاحت و بلاغت گفتگو کرنی چاہئے اتفاقاً ایک روز چلم سے چنگاری اڑ
کر معلم صاحب کی دستار پر جا پڑی تو شاگرد صاحب حسب تعلیم بآواز نرم
نہایت فصاحت سے یوں گویا ہوئے کہ جناب استادنا مولانا قبلہ و کعبہ ام
حضور پر نور کی دستار عظمت آثار پر ایک اخگر ناہنجار شرربار آتشکدہ
چلم سے پرواز کر کے شعلہ فگن ہے شاگرد صاحب جب تک کہیں تب
تک استاد کی پگڑی صاف ہوگئی اور آگ نے فرق مبارک کی خبر لی معلم
صاحب [illegible] ہاتھوں سے ملتے ہوئے بولے کہ اے نالائق [illegible] فصاحت باقی
اور طول کلامی کا نہ تھا۔ اس وقت جھٹ ایک بات کہدی ہوتی کہ دستار پر
چنگاری پڑی ہے دیکھ اس طول کلامی نے سر کے بال تک جلا دیئے ✤

۲۱۷ ایک رئیس بڑے دل لگی باز تھے ایک مصاحب کے عطر کے بہانے سے
پیشاب مل دیا اور بہت خوش ہوئے مصاحب بیچارہ کھسیانہ ہو کر چپ ہو
رہا مگر وقت کا منتظر رہا۔ ایک روز رئیس کے درد سر ہوا مصاحب نے عرض
کیا کہ آج خداوند میرے پاس ایک ناس ہے اگر اسکو سونگھئے تو ابھی درد
جاتا رہے رئیس صاحب نے کہا کہ اچھا بہت جلد لے آؤ مصاحب گیا اور
ایک سوکھی لینڈی پیسکر اور کاغذ پر رکھکر پڑیا بنا کے لے آیا رئیس سونگھنے
لگے اور ناک بھوں چڑھا کر بولے کہ یہ ناس کاہے کی ہے مصاحب نے ہاتھ
باندھکر عرض کیا کہ خداوند جو عطر حضور نے میرے ملا تھا اسی کے تیل کی

کھلی ہے یہ سنکر رئیس صاحب بہت منفعل ہوئے ؛

۲۱۸ - ایک ساس نے اپنی بدچلن بھو کی شکایت بیٹے سے کی چونکہ اسکو کمال درجے اس سے محبت تھی ماں کے کہنے پر یقین نہ کیا اتفاق سے بھو بیمار پڑی ساس نے کسی ملا سیانے سے یہ کہلایا کہ اگر تو اپنی بدچلنی کا حال ساس سے صحیح کہدے تو فوراً اچھی ہو جائے وہ اس بات پر راضی ہوئی ساس نے اپنے بیٹے کو ڈھول میں بند کر دیا اور بہو سے پوچھنا شروع کیا وہ راست راست اپنی سب بدچلنی بیان کرنے لگی ساس جب ایک حال سن لیتی تو اپنے بیٹے کے سنانے کیلئے ڈھول پر چوٹ مارتی اور یہ کہتی ؛

سن رے ڈھول بھو کے بول ؛

۲۱۹ ؛ ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی بی بی سے خفا ہو کر اسکو طلاق دی - عورت نے طلاق کے بعد فوراً اپنا مذہب بھی تبدیل کر ڈالا لوگوں نے اس سے پوچھا - کہ یہ کیا نادانی کی عورت نے جواب دیا کہ میں نے وہ کام کیا ہے کہ جسمیں مرنے کے بعد بھی میرا اور اسکا ملاپ نہو ؛

(۲۲۰) موسم برسات میں کسی گاؤں میں ایک بڑا پرانا مینڈک نکلا تمام اہل دیہہ فکر میں ہوئے ؛ کہ یہ کون جانور ہے آخر لال بجھکڑ بلائے گئے آپنے بڑے غور کے بعد فرمایا کہ تم لوگ اسکے آگے کنکنی ڈالو اگر چگنے لگے تو یہ لال مینا ہے ورنہ اونٹ کا بچہ ضرور ہے -

۲۲۱ - ایک رنڈی ناچ کر رہی تھی امیر صاحب نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے رنڈی نے کہا گلاب - امیر صاحب کچھ شاعر بھی تھے فرمایا کہ گلاب نام تو داری ولے نہ بود نہ رنگ - طوائف نے عرض کی کہ حضور کا اسم مبارک - جواب دیا کہ ہمارا نام جواہر سنگھ ہے رنڈی ہنس کر بولی کیا خوب - جواہر است بظاہر ولے بباطن سنگ ؛

۲۲۲ - ایک آزاد بازار میں ایک طوائف کے بالاخانے کے نیچے سے ہو کر

گذرے طوائف نے اُٹھکے اوپر پان کی پیک تھوک دی۔ میاں آزاد نے پیک دیکھکر حیرت کی نگاہ سے اوپر دیکھا تو طوائف نے دریافت کیا کیا ہے تو میاں آزاد کس لطف سے فرماتے ہیں تھوک ہے"

۲۲۳ :- ایک عورت جسکے شوہر کا نام رحمتہ اللہ تھا اور لڑکی کا نام شبراتن اپنی مدۃ العمر میں اول ہی اول نماز پڑھنے کو مجبور کیگئی۔ زن صالحہ نے بعد درود التحیات کے جب یہ پڑھا اسلام علیکم و رحمتہ اللہ تو اسنے یہ خیال کیا کہ شوہر کا نام لینا پڑیگا۔ بڑی شرم کی بات ہے پس کچھ سکوت کے بعد کیا کہتی ہے اسلام وعلیکم شبراتن کے باوا اس پہ اس پاس کی عورتیں بھی نماز پڑھتی ہوئی کھلکھلا کر ہنس پڑیں ؛

۲۲۴ کسی صاحب نے فرمایا کہ مسٹر فلان اپنی گرم مزاج بیگم کیساتھ نہایت نرم ہیں اگرچہ شادی کو بارہ برس ہوئے دوسرے صاحب نے ارشاد کیا کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے بارہ برس تک اگر آنچ دی جائے تو شائد گینڈا بھی نرم ہو جائے اور وہ بیچارے تو آخر آدمی ہی ہیں ؛

۲۲۵ - ایک صاحب کھانیکی میز پر تشریف رکھتے تھے یخنی نہیں آئی اس سے چین بجبیں تھے۔ اور برافروختہ ہوکر ارشاد کرتے ہیں کیوں میاں بیل کی دم کی یخنی میں کیا دیر ہے خانساماں بولا صاحب آتی ہے آدھے منٹ کی دیر ہے صاحب اُسکے سخت توبڑا ہی نالائق ہے کوئی چیز کبھی وقت پر نہیں آتی ؛

خانساماں :- صاحب یہ سارا قصور یخنی کا ہے یخنی ٹھہری بیل کی دم کی پھر وہ تو پیچھے ہی چلے ؛

۲۲۶ پہلی عورت :- میرا شوہر لکھتا ہے جب تم مجھے یاد ہوتی ہو تو میں غم کا ماتم کرتا ہوں

دوسری عورت :- یہی وجہ ہوگی کہ وہ اس زور سے دری جھاڑ رہا تھا ؛

۲۲۷ - ایک حکیم صاحب ناخواندہ مریض کے معالج تھے - ایکروز مریض کے

کے گھر میں آکر مریض سے دریافت کیا کہ کھانا اشتہا کے ساتھ کھایا یا نہیں مریض
اشتہا کے ساتھ نہیں بلکہ پودینہ کی چٹنی ... ساتھ کھایا ہے۔

۲۲۸ ایک نوجوان خادمہ نے اپنے بوڑھے انگریز آقا سے کہا کہ میں نے
خواب میں دیکھا ہے ۱۱۴۴ نمبر لاٹری ٹکٹ خریدنے والا ضرور جیتیگا اگر آپ
مجھے دس روپیہ پیشگی دیدیں تو میں خرید لوں اسپر آقا نے روپیہ دیدیئے۔
چند عرصہ کے بعد لاٹری کا نتیجہ ظاہر ہوا تو صاحب بہادر نے دیکھا کہ اسی نمبر
کے ٹکٹ خریدنے والے کو ۵ لاکھ روپیہ ملیگا۔ فوراً گھر واپس آکر خادمہ سے
شادی کی درخواست کردی اسنے قبول کرلیا۔ اور اسیوقت شادی ہوگئی
بعد شادی صاحب بہادر نے کہا کہ پیاری وہ لاٹری کا ٹکٹ کہاں ہے جو مجھ
سے پیشگی روپیہ لیکر خرید کیا تھا۔ اس نے جوابدیا کہ جب میں روپیہ لیکر باہر آئی
تھی۔ تو مجھے ایک ٹوپی پسند آگئی تھی میں نے وہ خرید لی تھی پھر صاحب بہادر
کیا کرسکتے تھے۔

۲۲۹ - ایک قاضی صاحب نے ایک کتاب میں چراغ کی روشنی میں پڑھا (رات کو)
کہ جس شخص کا سر چھوٹا اور داڑھی لمبی ہو وہ بیوقوف ہوتا ہے قاضی صاحب نے
اپنی طرف خیال کیا تو یہ دونوں وصف موجود پائے سوچا تو سمجھ میں آیا کہ سر کا
بڑا کرنا تو میرے اختیار سے باہر ہے البتہ داڑھی کو تو مختصر کرسکتا ہوں قینچی
کو تلاش کیا پر نہ ملی جھٹ ریش مبارک کو ہاتھ میں پکڑ کر چراغ دکھلایا اور سمجھے کہ
جتنی ہاتھ سے باہر ہے وہ جل جائیگی مگر جب ہاتھ کو گرمی پہنچی تو ہاتھ چھوڑدیا۔
اور داڑھی کا صفایا ہوگیا اب سوچنے لگے کہ کتاب کا لکھنا تو سچ ہی نکلا!

۲۳۰ - کسی مجسٹریٹ نے ایک گواہ سے کہا کہ مجھے یاد پڑتا ہے میں نے
تیرا چہرہ کہیں دیکھا ہے یاد جب ہی سند ہے کہ آپ گواہ کی حیثیت سے
کس میں کھڑے ہوکر حلفاً اظہار دیں۔

۲۳۱ - ایک شخص وزیر ایران کے فیصلہ سے ناراض ہوا اسنے کہا جناب

کے یہاں اپیل کر اس نے کہا وہ آپیل آپ کا کب سینگے وہ تو آپکے بھائی ہیں کہا مفتی کے پاس جا۔ کہا وہ آپکے چچا ہیں کہا بادشاہ کے پاس جا۔ اس نے کہا بادشاہ کو آپکی بھتیجی منسوب ہے کہا پھر جہنم کو جا اس نے کہا وہاں آپکے والد مرحوم موجود ہیں۔ وہ کب میری دال گلنے دیں گے ؟

۲۲۲ ۔ ایک طوائف اپنے برادر کو قرآن شریف پڑھانے کے واسطے مسجد میں چھوڑنے گئی۔ حافظ صاحب مسجد کے ایک گوشہ میں اڑے ہوئے تھے عورت کی باریک آواز سنکر کان کھڑے کئے لڑکے سے پوچھا کہ یہ عورت کون تھی اس نے کہا میری اماں کی نوچی ہے ؟

حافظ صاحب میاں لڑکے نوچی کسکو کہتے ہیں ؟

لڑکا ۔ جیسے آپ قاضی جی کے نوچے ہیں ویسی یہ ہماری نوچی یعنے شاگرد ہے

۲۲۳ ایک پیٹو تھا سیر بھر سے کم میں اسکا پیٹ ہی نہیں بھرتا تھا لوگوں نے پوچھا یہ تجھکو کیا آفت ہے کہ اسقدر کھاتا ہے اس نے کہا سیری بے سیر کے ممکن کہاں ہے ؟

۲۲۴ ۔ ایک پادری صاحب سر بازار وعظ میں اوصاف و تعریف عیسےٰ مسیح فرما رہے تھے۔ ایک دیہاتی بھی کھڑا ہوگیا۔ سننے لگا اور پادری صاحب سے پوچھا کہ تم یہ کس کا ذکر کرتے ہو پادری صاحب نے کہا کہ عیسےٰ مسیح بیٹے ہیں اللہ کے۔ اُنہیں کا ہم ذکر کر رہے ہیں پھر دیہاتی نے پوچھا۔ کہ باپ مسیح کے زندہ ہیں پادری نے کہا۔ کہ ہاں زندہ ہیں دیہاتی نے کہا کہ پھر آپ کسطرح بیقاعدہ یہ بات کر رہے ہیں اسواسطے کہ باپ کے سامنے بیٹے ولیعہد کے احکام کسی طور سے جاری نہیں ہوتے ؟

۲۲۵ ۔ ایک روز ایک ظریف نے ایک صحبت میں کہا کہ تین مہینے تک میں نے سوا دودھ کے اور کچھ نہیں کھایا۔ اس پر سینکڑوں سوال ہوئے کہ کیا بیمار تھے کہ سخت چیز نہیں کھا سکتے تھے۔ کیونکر تندرستی قائم رہی کس قسم

کا ذ د وحد کھا اور کسقدر پیتے تھے جب عام لوگ سننے پر آمادہ ہوئے تو ظریف صاحب نے اپنی آنکھیں پھیر کر جواب دیا میری ماں سے پوچھیے؟

۲۲۶ مشاعرہ میں ایک شاعر طماع سے کسی نے کہا کہ آپ بھی کوئی شعر سنائیں۔ اس نے جواب دیا کہ مجھکو ایک شعر بہت پسند ہے وہی سنائے دیتا ہوں — عکر بو دبیالہ ام * کہ بود نوالہ ام * ہر دو جہاں چو لقمہ است * اندریں دہان من *

۲۲۷ شاہ جیمس ثانی نے مشہور شاعر والر کو اپنے حضور میں کچھ باتیں کرنیکو بلوایا اور جب کہ وہ آیا تو اسے اپنے پرائیویٹ کمرہ میں لے گیا جہاں کر شاہزادی آورنج کی نہایت خوبصورت تصویر دیوار پر لگی ہوئی تھی۔ بادشاہ نے والر سے تصویر کی نسبت اسکی رائے پوچھی جس پر والر نے کہا کہ میں اس تصویر کو اس عورت کی کے بہت ہی مشابہ پاتا ہوں جو دنیا میں سب سے باعصمت اور عظمت کی وجہ سے نہایت مشہور تھی *

بادشاہ — وہ ایسی کونسی عورت ہے جسکی تم اتنی تعریف کرتے ہو۔

والر — وہ کوئین الزبیتھ *

بادشاہ — مسٹر والر مجھکو تعجب ہے کہ تمہارا ایسا خیال ہے اس میں خود کوئی بات نہ تھی ہاں یہ عظمت اور شہرت اسے محض اپنی کونسل کی وجہ سے حاصل تھی اور یہ بیشک ماننا پڑتا ہے کہ کونسل بڑے چیدہ اور عقلمند آدمیوں کی تھی،،

والر — شاہا! اب صرف آپ سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسے چیدہ یا عقلمند آدمی اپنی کونسل کے لئے کیا کبھی کسی بیوقوف نے بھی چنے ہیں؟

۲۲۸ — آقا — خدمتگار سے) ارے دیکھ — یہ تڑاقے کی آواز کہاں سے آئی کیا چیز ٹوٹی *

نوکر — خداوند — چھوٹے میاں نے اپنے ایک دوست سے ایک وعدہ کیا تھا اسکو انہوں نے توڑ ڈالا،،

۲۳۹ - ایک صاحب بہادر شادی کی خوشی میں قیمتی جوڑا پہنے ہوئے اینٹھے کھڑے تھے آپکا ایک نوکر جس کا نام دانا تھا۔ پاس کھڑا ہوا تھا۔ صاحب بہادر اکثر اس سے مذاق بھی کیا کرتے تھے صاحب بہادر نے اس وقت دانا سے کہا کہ ہم کپڑے پہنکر کیا مالم (معلوم) ہوتا ہے ؟

دانا۔ صاحب۔ شیر مالم (معلوم) ہوتا ہے۔

صاحب۔ تو نے کبھی شیر دیکھا ہے۔

دانا - ہاں - ہاں صاحب - ہر روز لکڑیاں لادکر جو انجن کیلئے ادھر آتی ہیں !

صاحب۔ واٹم وہ تو گدھا ہے "

دانا چاہے وہ گدھا ہو۔ صاحب مالم (معلوم) تو ویسا ہی ہوتا ہے۔

۲۴۰ - ایک ملزم حوالات کو مقدمہ پیش کرنیکے وقت سپاہی حوالات سے نکال کر مجسٹریٹ کے روبرو لایا - تو عدالت نے ملزم سے دریافت کیا ؟

" کیا تمہارا بھی کوئی وکیل ہے ؟

" نہیں جناب "

" کیا تم وکیل مقرر کرو گے "

" نہیں جناب "

" کیا تم کسی وکیل کی اپنے مقدمہ کی جوابدہی کیلئے ضرورت سمجھتے ہو "

" حضور کیا ضرورت ہوگی "

" اچھا تو پھر اب تمہارا منشا کیا ہے "

" میں دلا پر وائی سے انگڑائی لے کر) سمجھتا ہوں - جہاں تک میرا اس مقدمہ سے تعلق ہے میں چھوڑ دیتا ہوں "

۲۴۱ - ایک ظریف بیمار تھے اتفاقاً انکی بیوی کو بھی بخار آگیا - آپ ایک ہی شیشی میں اپنا اور بی بی کا قارورہ طبیب کے ہاں لے گئے اور کہا دونوں کا ایک ہی شیشی میں قارورہ ہے دیکھیے۔ حکیم صاحب اسے دیکھکر فرمانے لگے

تو فرمانے لگے کبھی ایک ہی قارورہ میں ماتتے تھے - تو درمیان میں ذرا بامدھ دیا ہوتا جس سے شناخت ہو جاتی کہ یہ تمہارا ہے اور یہ تمہاری بی بی کا۔

۲۴۲ - ایک ظریف رستے میں چلے جاتے تھے اُدھر سے فٹن پہ ایک میم صاحب آ رہی تھیں؟ تو آپ عالم تمنا و حسرت میں کیا فرماتے ہیں کہ افسوس میں میم نہ ہوا؟ ورنہ کیا کیا عیش کرتا - آگے بڑھے تو ایک بڑھیا میم ملی جسکی لاغری اور خمیدگی اسکو عجب ذلت انگیز لباس پہنا رہی تھی یہ دیکھکر ان کو عبرت ہوئی اور اس عبرت کے عالم میں فرماتے ہیں کہ خدا سب کچھ بنائے مگر غریب اور بوڑھی میم نہ بنائے؟ -

۲۴۳ - ایک صاحب بہادر تھے غائت درجے کی منحنی اور اُن کی میم صاحب انتہا سے زیادہ لحیم و شحیم معہ مبالغہ عظیم آباد کا گول گھر کسی بے تکلف دوست نے ان سے پوچھا کہ آپ کا شادی کے متعلق کیا تجربہ ہے صاحب بہادر نے جواب دیا کو کندن و کاہ برآوردن۔

۲۴۴ - ایک ہندوستان زادہ انگریز نے پوچھا [illegible] انگریز کو چاہیئے کہ کسی مس کو کورٹ کرے تو پہلے [illegible] سب سے بہتر ہے کہ آدمی اس مس کو کورٹ کرے [illegible] اپنے قابو میں نہیں آتے [illegible]

۲۴۵ کسی ناول نویس نے میری اور جان کا قصہ [illegible] ایسا ہی ویسا تھا مگر کتاب کا نام خوب رکھا تھا "میری جان"

۲۴۶ - ایک شخص ایک باغ میں انگور چرانے آیا - باغبان نے اسے دیکھکر للکارا اور کہا کہ تو کیا کرتا ہے [illegible] کہا - کہ پاخانہ کہاں پھرا ہے اس نے [illegible] یہ تو گوبر ہے تیرا پاخانہ نہیں معلوم ہوتا [illegible] تو میں ڈر کر آدمیت سے نکل نہ سکا جانوروں کی طرح پاخانہ خطا ہو گیا؟

۲۴۷ - شعرا ایک بادشاہ کی محفل میں شعر تصنیف کر رہے تھے - بادشاہ نے

نظر التفات سے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ کیا جھوٹ بک رہے ہو انھوں نے عرض کی کہ حضور ہی کی تعریف ہے ؛

۲۴۸ ایک آدمی کی عادت تھی کہ سب لوگوں کو خبیث کہا کرتا تھا اسکے باپ سے لوگوں نے شکایت کی کہ آپ کا بیٹا لوگوں کو خبیث کہا کرتا ہے ایک روز اسکے باپ نے پوچھا کہ سنا ہے کہ تم لوگوں کو خبیث کہا کرتے ہو اس نے جواب دیا بالکل غلط بات ہے آپ سے کس خبیث نے کہا ہے ؛

۲۴۹۔ ایک لڑکا بہت دیر کے جاگا کرتا تھا۔ ایکدن اسکی ماں نے اسے دیر تک نہ جگایا اور وہ نہ اٹھا تو اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے دیئے لڑکے نے اٹھکر کہا کہ تم کبھی نہیں ہو" ماں نے پوچھا۔ کیوں ؟ لڑکے نے کہا۔ کہ جب میں جاگتا رہتا ہوں تو تم مجھے سونے کو کہتی ہو اور جب سو جاتا ہوں تو پانی چھڑک کر جگاتی ہو !

۲۵۰ ؛ دہلی کے نامور شاعر مرزا غالب ایکدفعہ لکھنؤ میں جاکر رات کی دعوت میں شریک ہوئے۔ اتفاق سے اس روز بارش سے کیچڑ ہو رہی تھی چلتے وقت مرزا صاحب نے صاحب خانہ سے کہا کہ ذرا لالٹین ساتھ کر دو کیچڑ بہت ہو رہی ہے اس نے اعتراض کے طور پر متانت سے کہا کہ مرزا صاحب ہم تو سنتے تھے۔ کہ دلی کے باشندے فصیح زبان بولتے ہیں۔ مگر آپکی زبان ثبوت نہیں دیتی اگر کیچڑ کی ڑے اڑا دی جائے۔ تو ثقالت دور ہو ایک فصیح لفظ رہجاتا ہے۔ مرزا صاحب نے مسکرا کر کہا کہ بھائی ڑے کی ثقالت کہاں کہاں سے دور کیجائے بھلا ہم چوتڑ کی ڑے کو جب دور کریں تو باقی کیا رہجاتا ہے۔ لکھنوی شرمندہ ہو کر چپ ہو رہا !

۲۵۱ ؛ کسی نواب صاحب نے جو ذات کے کمبوہ تھے۔ ایک طوائف سے بر سر جلسہ دریافت کیا کہ بی صاحبہ آپکا اسم مبارک کیا ہے اسنے کہا کہ بندی کو گلاب کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ شاید چلینی ہے"۔ اس نے کہا جی

غریب پر وہ راسی اسے تو کبوتر ہے" نواب صاحب بہت شرمندہ ہوئے۔

۳۵۴۔ اکبر بادشاہ نے بیربل سے پوچھا کہ اگر بارہ سے دو کم کی جاویں تو کیا باقی رہے بیربل نے جواب دیا کہ خاک بادشاہ نے پوچھا کیونکر بیربل نے کہا۔ اگر بارہ مہینہ سے دو مہینہ ساون بھادوں نکال لیویں تو خاک ہی باقی رہے کیونکہ یہی دو مہینہ پانی برسنے کے ہیں۔

۳۵۵۔ ایک وکیل صاحب کے مکان پر ایک موکل گئے وکیل صاحب کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے مگر کرسی ایک ہی تھی ان کو دیکھکر اپنے نوکر کو وکیل صاحب نے پکارا اور کہا کہ ایک کرسی لانا اسپر موکل نے کہا کہ حضور اس تکلیف کی ضرورت نہیں مجھے معاف رکھئے۔ کیونکہ اس مقدمہ میں مجھے بہت ہی کم خرچ کرنا ہے میرا تو ... بفراغت موکل صاحب بیٹھ گئے اور لگے اپنے مقدمہ کی کیفیت بیان کرنے۔

۳۵۶۔ ایک گاؤں میں چند سکھ ہر روز بوقت شب ایک زمیندار کے گھر جا کر بھوسہ چرالیا کرتے تھے۔ یہ چور بھوسہ کے ڈھیر کے پاس کھڑے ہوکر یہ شعر پنجابی کا آہستہ پڑھتے تھے

سکھ رت سب تیرو پایاں
اوگن میرا ڈھکو چھپایاں۔
ست لو بھائی جی بھر لو۔

یہ شلوک پڑھکر خود بخود ہی گٹھڑیاں باندھ لیتے اور چل دیتے کچھ عرصہ کے بعد مالک کو اس کی خبر ہوئی ایک روز حسب معمول جب وہ آئے تو زمیندار نے چند مشٹنڈے ہاتھوں میں موٹے ڈنڈے دیکر بٹھا چھوڑے جب چور اپنا حسب معمول شلوک پڑھکر چلنے کو تیار ہوئے تو زمیندار نے فوراً نکلکر یہ شعر پڑھا۔ شعر

سکی سنت سنیری پڑنے اوکن نہیں ڈنڈی جڑنے
جڑ لو بھائی جی جڑ لو

یہ کہکر انہوں نے بھی ڈنڈے بازی شروع کر دی اور سب کی ہڈی پسلی نرم کر دی کہ بعد ازاں انہیں اُدھر کا رخ کرنے کا حوصلہ نہ ملا۔

۲۵۵ ایک شخص بارہ برس پر سفر سے اپنے گھر واپس آیا اور دیکھا کہ اُس کے بھائیوں کے گھروں میں نئے نئے لڑکے (جو اس کے سفر میں رہنے کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے) پا کے بی بی سے کہنے لگے کہ میرے بھائیوں کی بی بیوں نے تو میرے پیچھے بہت سے لڑکے جنے۔ تو نے ایک بھی نہ جنا۔ بی بی نے جواب دیا کہ تمہارے سفر کو روانہ ہوتے وقت میں تم سے اجازت لینا بھول گئی تھی۔ بلا اجازت کیسے جنتی۔ ان عورتوں نے تو اپنے شوہروں کی اجازت سے لڑکے جنے۔

۲۵۶۔ ایک یہودی کو پھانسی دینے کیلئے لئے جاتے تھے جب پھانسی کے قریب پہنچے اور تیار تھے کہ اسے پھانسی چڑھا دیں کہ اتنے میں ایک سوار دوڑتا ہوا آیا۔ اور حکم لایا کہ یہودی کو پھانسی نہ دی جائے یہودی کو یہ مسرت آمیز خبر فوراً سنائی گئی اور اس انتظار میں رہے کہ اب یہ فوراً چلا جائیگا۔ مگر وہ اپنے دو ساتھیوں کو پھانسی چڑھتا دیکھنے کے لئے ٹھہرا رہا۔ آخر افسران نے اس سے کہا کہ اب تم کیوں ٹھیرے ہوئے ہو جاؤ اپنا کام کرو۔ تو آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ جی اور تو کسی مطلب کے لئے نہیں۔ صرف اس غرض سے یہاں ٹھیرا ہوا ہوں تاکہ ان دو مجرموں کے کپڑوں کا ماسٹر مورلڈ (جلاد کا نام) سے کچھ سودا کر لوں۔ اور کیا حضور یہ بھی تو اپنا ہی کام ہے۔

۲۵۷۔ ایک اڈیٹر کے بیٹے نے اپنے باپ سے پوچھا۔
بیٹا۔ ابا جان کیا شہنشاہ روم بھی اڈیٹر ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب وہ

بات چیت کرتے ہیں تو اپنے آپکو ہم کہتے ہیں!
باپ بیٹا نہیں یہ ایک لفظ ہے جسکو شہنشاہ نے ناجائز طور پر اڈیٹروں سے چرالیا ہے۔

۲۵۸ ایک شخص نے اپنے نوکر کو حکم دیا کہ جاؤ ڈاک میں خط ڈال آؤ اور دیکھو اگر وزن سے زیادہ ہو تو دو ٹکٹ لگا دینا جب نوکر خط ڈال آیا تو آقا نے پوچھا کہ ٹکٹ دو لگا دیئے تھے۔ نوکر نے کہا جناب لگا دیئے تھے۔
آقا۔ کہیں تم نے ٹکٹ پر ٹکٹ تو نہیں چپکا دیئے
نوکر۔ نہیں جناب بھلا میں ایسا ہی احمق تھا میں نے ٹھیک ٹکٹ کے اوپر ٹکٹ چپکا دیا تھا۔

۲۵۹ ایک دن شاہجہان بادشاہ نے عین جلوس میں فرمایا کہ اگر بیربل کی اولاد میں کوئی ہو تو لاؤ۔ لوگ تلاش کر کے ایک شخص کو لائے وہ بیٹھا قالینوں پر نظر کرتا تھا شاہجہان نے پوچھا قالین میں کیا دیکھتا ہے اس نے جواب دیا کہ انہیں قالینوں میں میرا باپ گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرتا ہوں۔ شاہجہان نے کہا اگر تیرے باپ کو پیدا کر دیا تو کیا دیگا اس نے جواب دیا کہ نصفا نصف۔

۲۶۰ ایک دن اکبر بادشاہ نے دربار عام میں فرمایا کہ پتوں میں سے کون سا پتہ بڑا ہوتا ہے داناؤں نے اپنی اپنی رائے کے موافق کیلہ وار دی کا پتہ تجویز کرنے چاہتے تھے کہ حضور میں عرض کریں اور دل میں خیال بھی تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور پتہ ان سے بڑا ہو۔ اسلئے خاموش تھے بیربل کو حکم ہوا جھٹ بول اٹھا کہ سب سے بڑا پتہ ناگر بیل کا ہے جو بادشاہ کے منہ تک پہنچتا ہے سب سے آگے پہنچتی ہے۔

۲۶۱ ایک دن اکبر بادشاہ نے سر اجلاس فرمایا کہ پھولوں میں کونسا پھول بہتر ہے سب کا اچھا ہی ہے۔ جب بیربل تک نوبت پہنچی تو فوراً عرض کیا کہ پھولوں میں وہ پھول بہتر ہے جس سے تمام عالم کا لباس تیار ہوتا ہے

بادشاہ نے پسند کیا۔ اور آفرین کہی ٭

۲۶۲۔ ایک شخص اپنے کسی دوست کے ہاں مہمان ہوئے رات کو جب کھانا آیا تو یہ حال ہوا۔ کہ اگر روٹی لینے جاتے ہیں تو سالن ندارد اور سالن لینے جاتے ہیں تو روٹی ندارد غرض بہزار خرابی آدھا پیٹ بھرا۔ صبح اٹھتے ہی دوست نے پوچھا کہ اب کہاں تشریف لیجائینگے تو مہمان صاحب نے فرمایا کہ دہلی اپنے علاج کو جاتا ہوں کیونکہ مجھے بھوک نہیں لگتی۔ میزبان نے کہا کہ جناب اگر آپ کو آرام ہوا اور واپس آویں تو اس طرف تشریف لادیں ٭

۲۶۳۔ چار یا پانچ آدمی ایک جگہ بیٹھکر اپنی بہادری کی لاف زنی کر رہے تھے کوئی کہتا تھا میں نے اپنی عمر میں تین شیر مارے ہیں کوئی کہتا تھا میں نے دو دفعہ چور پکڑے اور ایک بھیڑیا مارا۔ ایک نے کہا فلاں جنگ میں میں نے چار آدمیوں کو زخمی کر کے اپنے باپ کو بچایا ایک بوڑھا انکی لاف زنی سنکر بول اٹھا کہ بھائی جوانوں ہمارے آگے کوئی کیا بہادری دکھائیگا۔ ہم نے وہ وہ جنگ کئے ہیں اور لڑائیوں میں لڑا ہوں کہ میرے بدن کے زخم گننے میں نہیں آتے بلکہ زخموں سے خالی تل بھر جگہ نہیں ہے ایک جوان نے اس بڈھے سے کہا کہ براہ عنایت کرتہ اٹھا کر اپنا بدن تو دکھاؤ اس نے کہا بھائی اب کیا دیکھو گے اب تو نہ جوانی رہی نہ وہ زمانہ رہا نہ وہ زخم رہے ٭

۲۶۴۔ شاہجہان کو اپنے شاہزادہ دارشکوہ سے بہت پیار تھا ایک روز ہاتھی پر دونوں باپ بیٹے سوار ہو کر سیر کر رہے تھے ایک بنئے کی لڑکی جسکی عمر پندرہ سولہ برس کی تھی انکی طرف دیکھ رہی تھی شاہزادہ نے اسکی خوبصورتی پر عاشق ہو کر شاہجہان سے کہا۔ کہ دیکھو باباجان وہ لڑکی کیسی بیحجابانہ ہماری طرف دیکھ رہی ہے شاہجہان نے جواب دیا کہ صاحب زادے باپ بھائی سے حجاب کیا۔ دارشکوہ شرمندہ ہو کر چپ ہو رہا ٭

۲۶۵ - ایک اسکول میں کمیٹی کے چند ممبر کسی کلاس کا امتحان لے رہے تھے
ان میں سے ایک نے لڑکوں کی جودت طبع دیکھنے کے لئے یہ سوال کیا اگر ہمارے
پاس سموسوں کی ایک طشتری ہو اور اس میں سے ۳/۱۲ حصہ کالی چرن کو اور ۱/۱۲
موتی لال کو اور ۲/۱۲ حصہ الفت موہن کو دیدوں اور کل سموسوں کا نصف
حصہ میں لے لوں تو باقی کیا بچیگا - لڑکوں نے اس سوال پر بہت دیر تک
غور کیا - آخر ایک لڑکے نے اپنے کلاس سوال کا جواب دینے کے لئے آمادہ کیا
ممتحن - اچھا بتاؤ کہ کیا بچیگا - لیکن ذرا زور سے کہنا کہ سب سن لیں
لڑکا - پہلا (طشتری)
ممتحن کا چہرہ سرخ ہوگیا لیکن اور سب ممبر قہقہہ مار کر ہنسنے لگے ۔

۲۶۶ دو دوست جنگل کی طرف سیر کو جا رہے تھے کہ اتنے میں
انہوں نے ایک مینار کھیت کی سرحد پر بنا ہوا دیکھا - پہلا بولا کہ دوست
یہ کیا ہے دوسرے نے جواب دیا کہ اسے مینار بولتے ہیں پہلا بولا کہ یہ کس
طرح بنایا گیا ہے دوسرا بولا - دوست کنواں کھود کر الٹا دیا گیا ہے (کنواں الٹا
دیا گیا ہے) اس بات کو سنکر وہ چار راہ رو ہنس پڑے ۔

۲۶۷ - ایک حسین و خوبصورت پندرہ سولہ برس کا لڑکا سر بازار
یہ مصرع پڑھتا تھا ۔

مست و خراب بودم وافتادہ بزنجیر

ایک حسن پرست بولا کہ افسوس وہاں میں نہ ہوا

۲۶۸ - ایک شخص بہت بدشکل تھا - اور عورت اسکی نہایت خوبصورت
تھی ایک روز اس عورت نے اس سے کہا کہ میں اور تو دونوں بیشک بہشتی
ہیں اس نے کہا کہ کس طرح سے عورت نے کہا کہ جب میں تجھکو دیکھتی ہوں
صبر کرتی ہوں - اور جب تو مجھکو دیکھتا ہے تو شکر کرتا ہے سنا ہے صابر اور
شاکر دونوں بہشتی ہیں ۔

۲۶۹ - ایک دفعہ ایک مدیول دیہاتی کا مقدمہ ایک مسلمان مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر تھا۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ کیا تو اس بات پر کہ میرے ذمہ مدعی کا ایک پیسہ نہیں قرآن اُٹھالیگا۔ دیہاتی نے کہا کہ ہجور (حضور) قرآن تین من کا ہوا۔ تو اُٹھاؤنگا۔ بڈھا ہوں زیادہ بوجھ مجھ سے نہیں اوٹھ سکتا؟

۲۷۰۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مرتبہ دربارہ قراءت الحمد مقتدی کے حسب استفتا و امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے بہت سے اشخاص جو مذہب شافعی رکھتے تھے بغرض حصول اجازت و مطابقت حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے حاضر ہوئے امام حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ میں قوت دیدار ہر ایک شخص سے فرداً فرداً بحث کرنیکا نہیں تم سب ایک شخص کو اپنا مستند سمجھ کر میرے پاس لاؤ۔ اور یہ بھی سمجھ لیا کہ تم لوگ اسکے کہنے کو بخوبی بلا عذر قبول کروگے تو میں اس سے اسکی کیفیت بیان کردوں الغرض اون سب نے ایک شخص کو منتخب کرکے جس پر ان کا اعتقاد واثق تھا۔ امام صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ امام ابو حنیفہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح پر تم سب لوگ اس اپنے منتخب کا کہا بلا عذر مان لوگے۔ اسیطرح امام کی قرادت مقتدیوں کیلئے کافی ووافی ہے پس ان سب نے اسکو مان لیا اور ممنون ہوئے۔

۲۷۱ متھرا میں ایک ساٹھ برس کے چوبے نے ایک بارہ تیرہ برس کی لڑکی سے شادی کی لڑکی کے رخصت کیوقت اسکے باپ نے اپنے کمسن داماد سے کہا کہ آپکے والد تو بقید حیات میں نہیں۔ اس لئے تمہیں سے کہتا ہوں کہ اس لڑکی کو اپنی لونڈی سمجھنا۔ اور پرورش کرنا۔ داماد نے کہا کہ یہ آپ لالہ صاحب کیا ارشاد کرتے ہیں جیسی یہ لڑکی آپ کی ویسی میری۔

۲۷۲ - ایک صاحب تھے کہ انکو شراب خواری کی بڑی عادت تھی

اتفاقاً آپ کو ایک ایسا مرض لاحق ہوا کہ ڈاکٹر نے تقلیل شراب کی تاکید کی اور کہا کہ اگر پیو بھی تو تین گلاس سے زیادہ نہیں مریض صاحب ایکدن ڈاکٹر صاحب ہی کے سامنے پینے لگے تو ایکدم سے پانچ گلاس پی گئے چھٹا گلاس ڈال رہے تھے کہ ڈاکٹر نے انکو ٹوکا کیوں حضرت یہ کیا ماجرا ہے کثرت نشہ آپ کے لیے مضر ہے تین گلاس کی اجازت ہے اور پانچ گلاس آپ چڑھا چکے چھٹے کی باری ہے" مریض نے کہا کہ آپکو خبر نہیں میں نے آپکے ایک ہم پیشہ سے رائے لی تو انہوں نے بھی تین گلاس کی اجازت دی تین گلاس انکے اور تین گلاس آپکے کل چھ ہوئے اس سے زیادہ پیوں تو قصوروار

۲۷۳ ؛ ایک طوائف کے ہاں چوری ہوئی ؛ اس نے تھانہ میں نالش کی اور ایک شخص کی جانب شبہ ظاہر کیا۔ تھانہ دار صاحب نے کہا کہ بی بی ایسے جھوٹے دعوے کرتی ہو لوگ تمہارے آگے تھو کتے ہیں۔ طوائف نے کہا تھانہ دار صاحب آپ میرے سچے دعوے کو جھوٹا فرماتے ہیں۔ حاکمی کے باعث سے لوگ روبرو نہیں کہتے۔ مگر آپ کے پیچھے تو کہتے ہیں ؛

۲۷۴ - جبکہ ان قومی قرضہ انگلستان پر ڈاکٹر پرائس کا مشہور پمفلٹ چھپا۔ اسکے دوسرے روز ڈیوک آف کمبرلینڈ اسے ایک جگہ ملے اور اس خیال سے کہ پمفلٹ کی کچھ تعریف کرنی چاہیے ملتے ہی ڈیوک نے کہا کہ میں نے آپ کی کتاب اس ذوق سے پڑھی۔ اور رات کو اتنی دیر تک پڑھتا رہا کہ قریباً اس نے مجھ کو اندھا کر دیا ؛

ڈاکٹر تعجب ہے کہ آپ پر اس کا الٹا اثر ہوا۔ حالانکہ خاص و عام میں سے جس کسی نے اسے پڑھا۔ پڑھتے ہی اسکی آنکھیں کھل گئیں ؛

۲۷۵ ؛ ایک بھلا مانس کسی ہوٹل میں کچھ پھل کھا رہا تھا۔ مگر عینک چڑھی ہوئی تھی اتنے میں انکے دوست آئے اور یہ انوکھا طرز کھانیکا دیکھکر مسکراتے ہوئے وجہ پوچھی حضرت نے جواب دیا میں نے ان لوگوں سے یہ میوہ کی طرف اشارہ

کی اور بہایت عمدہ کھانے حسب حیثیت تیار کئے جب کھانے چنے گئے۔ اور
رئیس صاحب کھانے کو تیار ہوئے تو اس نے سوچا کہ اس وقت تہذیب سے
گفتگو کریں انہوں نے اپنے عمدہ عمدہ کھانوں کو ساگ پات بتلایا تھا
میرا کھانا تو حقیقت میں ساگ پات ہی ہے میں اور کوئی چیز بتلاؤں۔
غرض سوچکر بولا کہ جناب کو کچھ ہے اسکو تناول فرمائیے ✽

۲۸ خلیفہ منصور کے شعرائے دربار میں سے ایک شخص ثعلبی مشہور شاعر
تھا۔ ایک روز ثعلبی نے خلیفہ کی مدح میں ایک قصیدہ کہا اور خلیفہ نے
خاموش ہو کر کہا کہ اے ثعلبی ان دو انعاموں میں سے تو کسے پسند کرتا
ہے کہ یا تو تین سو دینار تجھے دیئے جائیں یا تین باتیں عقل کی
سکھلائی جائیں کہ جن میں سے ہر ایک ایک سو دینار کی قیمت رکھتی
ہے ثعلبی نے حقیقی خوشامد سے کہا کہ دولت تو فانی ہے اور حکمت
باقی ہے پس آپ حکمت کی باتیں بتلائیے خلیفہ بولا پہلی بات یہ ہے
کہ جب کپڑے پھٹ جائیں تو مت پہنو کہ بدنما معلوم ہوتے ہیں یہ
کلمہ حکمت سنکر ثعلبی کا دل جل گیا اور رو کر بولا کہ واویلا میرے ایک سو
دینار برباد گئے پھر کہا خلیفہ نے دوسری بات یہ بتلائی کہ جب تو داڑھی کو
تیل ملے تو داڑھی کے نیچے کی طرف مت لگا کہ تیرا گریبان خراب ہو جائے
ثعلبی چلایا کہ ہائے افسوس میرا دوسرا سو دینار بھی لٹ گیا خلیفہ نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دینار [illegible]
۲۹ [illegible]
[illegible]

صاحب نے فوراً یہ مصرعہ اوپر لگا کر شعر پورا کر دیا۔ شعر

بند قبا کا دامن جاناں سے شب وصال
ٹوٹا پھٹا مسک گیا ادھڑا کھلا بندھا ؎

۲۸۲ ایک کلرک صاحب اشتہار دیکھ کر اشتہار دینے والے کے ہاں دوڑے ہوئے پہنچے ملاقات ہوئی تو فرمایا حضرت میں آپ کے اشتہار پر آیا ہوں آپ نے اس میں تحریر فرمایا تھا کہ آپ کو ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ اشتہار دینے والا صحیح لیکن آپ کو دوسرے کے خط کی نقل کرنے میں بھی مہارت ہے یا نہیں۔ کلرک پوچھتے ہیں کیسا ہی خط کیوں نہ ہو ایک دفعہ دیکھ لینا شرط ہے پھر جب چاہئے ویسا ہی خط لے لیجئے آنکھ بند کر کے لکھ دوں تو سہی ؎

اشتہار دینے والا تو صاحب آپکے میرے ہاں کام نہیں پہلے جو صاحب تھے وہ اسی جرم میں لٹکائے گئے ؎

۲۸۳ ؎ رجب خان شمس الملک جو پھبتی کہنے میں استاد تھے اور بڑے حاضر جواب تھے اور باوجود ان کمالات کے متوکل بھی تھے جب ان کی بی بی مر گئی تو دوسرا نکاح کیا ایک روز کچھ آپ کی خلاف مرضی کام بی بی سے سرزد ہوا فرمانے لگے کہ تو بڑی کم نصیب ہے کہ میری صحبت میں رہ کے بھی نافہم فہمیدہ ہو گئے اور تجھے کچھ نہ آیا۔ جواب دیا میں تو کم نصیب نہیں ہوں اسلئے کہ مجھ ایسی پھوہڑ کو تم ایسا شوہر با تمیز ملا۔ اور تم ایسے تمیز دار کو مجھ ایسی پھوہڑ عورت ملی اسکا کچھ جواب نہ دے سکے ؎

۲۸۴ - ایک افیونی ایک گنا لئے ہوئے بہت خوشی سے افیون گھولنے لگے آپ افیون پیتے جاتے تھے اور پینک ان پر غالب ہوتی جاتی تھی اسقدر پینک میں آئے کہ عقل سے باہر آ گئے ایک دفعہ چاقو لیکے اپنے گھٹنے کی طرف ہاتھ بڑھایا

حقہ کا نیچا ہاتھ لگا تو آپ نے آگے لپک کر اسی کا کپڑا چھیل ڈالا۔ اور گنڈیری
بنانی شروع کی جب منہ میں ڈالی تو کیا کہتے ہیں کہ اب کے اس قدر گرمی پڑی
ہے کہ رس نہیں رہا جب حقہ کی کیٹ کا مزہ افیونی کی زبان پر آیا تو بہت
خوش ہوا کہ یہ کیا اچھے کھیت کا گنا ہے کہ حقہ کا بھی مزہ ہے ؎

۲۸۵- ایک روز حکیم انوری بلخ کے بازار میں سے گذر رہا تھا۔ کہ ایک جگہ
لوگوں کی ایک جماعت اسکے نظر آئی قریب ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص انوری
کے قصائد بڑے ذوق سے پڑھ کر سنا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں انوری
ہوں اور لوگ اس کے گرد حلقہ باندھے شوق سے سن رہے ہیں اور
تحسین اور مرحبا کہہ کر داد دے رہے ہیں انوری نے اس شخص کے
قریب جاکر پوچھا کہ تو انوری کو پہچانتا ہے اس نے جواب دیا کہ تو کیا کہتا
ہے انوری میں ہی ہوں انوری نے ہنس کر کہا کہ شعر کا چور تو سنا ہوا تھا
مگر شاعر کا چور آج دیکھا ہے ؎

۲۸۶- ایک باورچی نے ثابت مرغ پکا کر اپنے آقا کے دسترخوان پر رکھا
مگر اسکی ایک ٹانگ پہلے ہی کھا گیا مالک نے پوچھا کہ اسکی دوسری ٹانگ کیا
ہوئی باورچی نے کہا حضور اسکی ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے تھوڑی دیر کی
بحث کے بعد بات گذر گئی۔ ایک روز میاں کے ہمراہ یہی باورچی جا رہا تھا
کہ ایک مرغ ایک ٹانگ پر کھڑا ہوا نظر پڑا۔ نوکر نے کہا کہ حضور دیکھئے
مرغ ایک ٹانگ پر کھڑا ہے آپ اس روز نہیں مانتے تھے مالک نے
چھڑی سے مرغ کو ڈرایا تو وہ دونوں ٹانگوں سے بھاگ گیا اور کہا کہ دیکھ
اس کی دونوں ٹانگیں موجود ہیں۔ حاضر جواب نوکر نے کہا حضور جو اس
وقت بھی آپ چھڑی لیکر مرغ کو ڈراتے تو وہ دوسری ٹانگ بھی نکال لیتا
مگر اس وقت آپ سے فروگذاشت ہو گئی ؎

۲۸۷- کہیں دو کنجوس بھائی اکٹھے رہتے تھے [illegible] روغن زرد لے آئے

اب آپ گھی سامنے رکھکر تصور باندھکر روکھی روٹی چبا جاتے تھے کچھ دن کے بعد بڑا بھائی کہیں گیا اور گھی گھر میں بند کر گیا تھوڑی دیر کے بعد چھوٹا بھائی جو آیا اور دروازہ کے پاس بیٹھ کر روٹی کھانے لگا اتنے میں بڑے بھائی بھی آن پہنچے اسے دروازہ کے پاس بیٹھا دیکھکر نہایت طیش میں آئے اور دوڑ کر تڑاق سے دو تھپڑ منہ پر دیئے اور چلا کر کہنے لگے کیوں بے ایک دن بھی روکھی روٹی کھائی نہیں جاتی ؎

۲۸۸ ؎ ایک مراسی نے ایک روز مولوی صاحب کو دیکھا کہ اُن کی دستار مبارک کیسی گھٹی ہوئی بندھی ہے اور اس پر لٹو ہو گیا۔ آخر مراسی کو ایسی دستار کا شوق ہوا۔ اور مولوی صاحب سے انکا اترن مانگنا شروع کیا مولویصاحب نے ایک مدت کے تقاضا کے بعد آخر ایک روز دق ہو کر مسجد میں بیٹھے ہوئے ہی دستار سر سے اتار کر اسکے حوالہ کی مراسی نے جب خوشی خوشی گھر پہنچ کر اسکو کھولا۔ تو وہ ایسی پرانی اور بوسیدہ تھی۔ کہ دم لینے سے پھٹتی تھی سخت پشیمان ہوا۔ کہ اتنی محنت بیفائدہ گئی۔ رات تو جوں توں کاٹی اور صبح ہوتے ہی دستار مولویصاحب کے پاس لیگیا۔ اور کہا کہ حضرت آپ اسکو اپنے پاس رکھیں اس نے رات بھر لا الہ الا اللہ کا اسقدر ورد کیا ہے کہ مجھکو تو سونے نہیں دیا۔ مولویصاحب نے کہا کہ اسپر آگے محمد الرسول اللہ نہیں پڑھتی تھی۔ مراسی نے ہاتھ باندھکر عرض کیا۔ حضور یہ حضرت کے زمانہ سے پہلے کی پیدا ہوئی ہوئی ہے ؎

۲۸۹ ؎ ایک صاحب بہ تعلق عقد ثانی کے دو تین برس تک نپلے احمق نگر میں سکونت گزیں تھے۔ قضائے عقد ثانی بھی یہاں کا عقد ٹھیرا تو اپنا اس امر کی جستجو ہوئی کہ جس بستی میں میری شادی ہوتی ہے۔ وہاں مجموعاً کل باشندگان قصبہ و جوار ونیز بستی ہذا کے ... خواہ وہ لائق ہوں یا نالائق کوئی ایسی تدبیر سیکھنا چاہیئے کہ تمام پہیری ناخواندگی و جہالت کا انکشاف ہو ؎

باقی النظر میں کوئی ذریعہ عند التفحص ان کے ذہن شریف میں ممکن نہ ہوا کمال
درجہ متحیر ہوئے کہ یا الٰہی کوئی طریق اپنے حصول مراد کا راست و سلیم نظر نہیں
آتا۔ ہاں البتہ کسی مولوی کے پاس جاؤں کیا عجب ہے کہ اپنا مقصد برآوے
یہ خیال دل میں ٹھہرا کر مولوی کے متجسس ہوئے اتفاق وقت کہ ایک ملاجی
جو فی المثل انہیں کے ہم پلہ تھے ملے اُن سے ملاقی ہونے کے ساتھ ہی جھٹ
پٹ آپ انکے قدموں پہ سجدہ ہوکر بیٹھ گئے انہوں نے استفسار حال
فرمایا۔ بلا خیال کسی نقص کے ملتجی ہوئے کہ میری شادی ہونیوالی ہے اور
میں جاہل مطلق کندۂ ناتراش ہوں آپکی توجہ کبریٰ و عاطفت عظمےٰ سے اتنی
چشم داشت ہے کہ ایسا پر تو کوئی بتلائیے جس سے ہماری سسرال
میں ثابت ہو کہ میں محض ناخواندہ نہیں ہوں میاں جی صاحب نے کہا کہ یہ کتنی
بڑی بات ہے ایک نکتہ بتلاتا ہوں۔ پڑھا لکھا ہونا اور ذہن نشین کئے دیتا ہوں
یاد رکھیے کہ سسرال میں بانتخیص ماں کی دل لگی کرتے ہیں سو جہاں کہ ماں کو
والدہ کہنا اور ہم ماشاء اللہ پڑھے ہیں۔ اگر یہ بھول گئے تو بارہا ضرور ذکر ہو
تو سمجھ لیجے پردالے کے رخصت کہنا۔ بس اسقدر کافی ہے اب تشریف لیجائیے۔ اپنے
مکان پر مراجعت فرما کر ان الفاظ کے حفظ کرنے میں جو جی پہر لحظہ فرمانے لگے
کہ مرحوم انہیں لفظوں کا ورد ہو گیا اسی ما بین میں ساعت عقد کی آپہنچی؟
بعد از انفراغ فرائض نکاح توابع و تحکیم کا سامان بہم پہنچا اور بعد از اختتام
محفل اکل و شرب رخصت کی ٹھہری لیکن نوشاہ صاحب کو اپنی لیاقت کے
اظہار کا کوئی موقعہ ہاتھ نہ آیا۔ جس وقت ان کی خوشدامن صاحبہ تشریف
لائیں اور کہنے لگیں کہ بیٹا تو بڑے ہو سوان کی خدمت تمہاری ہی نہ ہوسکی
یہ بیٹی خدمتگاروں میں دیتی ہوں آپ فرمانے لگے کہ والدہ صاحبہ یہ تو
سچ بات ہے ہمارے والدہ صاحبہ کیسی ہیں حاضرین وقت قہقہہ مار مار کر ہنسنے لگے
اسی حالت میں کہیں کوئی ایسے گستاخ جو ہمراہ نوشاہ صاحب تھے کہنے

ولیم - اور کیا اس سے کام لیا جاتا ہے
جوزف ہاں میری ماں کئی انڈے روز دیتی ہے اور میں انکو کل سے سیتا ہوں"
ولیم تو کل ہم بھی اپنی بہن کے انڈے لائیں گے"
خانساماں صاحب زادو کل مرغی کے انڈے سیتی ہے"، جوزف اور ولیم شرمسار ہو کر چلتے بنے۔

۲۹۶ جج تمہیں آج دوسری مرتبہ عدالت میں دیکھا ہے پہلی مرتبہ میں نے تمہیں معاف کیا تھا - اور اب تمہیں پھر معاف کئے دیتا ہوں لیکن آئندہ سخت سزا دونگا۔
قیدی حضور میں نے بھی آپ کو یہاں دوسری مرتبہ دیکھا ہے اور اب آپ خیال رکھئے کہ میں تیسری مرتبہ آپ کو یہاں نہ دیکھونگا۔

۲۹۷ - ایک گیدڑ کو جنگل میں ایک کاغذ ملا جس پر کوئی مہر لگی ہوئی تھی وہ اپنی گیدڑی کے پاس اٹھا لایا اور کہا کہ ہم کو سرکاری پروانہ مہردار ملا ہے کہ ہم لوگوں کے خربوزے بلا روک ٹوک کھاتے پھریں اب کوئی ہم کو منع نہ کرسکیگا گیدڑی بہت خوش ہوئی اور کاغذ کو اپنے بل میں بڑی حفاظت سے رکھا ایک دن خربوزوں کے کھیت میں خربوزے کھا رہے تھے کہ کھیت کے مالک نے کتے انکے پیچھے لگائے تب گیدڑی نے گیدڑ سے کہا کہ ان کو اب کہنے کا وقت ہے کہ ہمارے پاس سرکاری پروانہ اور مہردار سارٹیفکیٹ ہے وہ بولا اب بھاگنے کا وقت ہے یہ لوگ سب ناخواندہ ہیں - یہ پروانہ سرکاری کو کیا جانیں۔

۲۹۸ - ایک شعبدہ باز نے بہت سی انگوٹھی رومال گولی وغیرہ اس طرح غائب کر دیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ یہ کیفیت دیکھکر دوسرے دن تماشا کرنے کے پاس ایک عقلمند صاحب تشریف لے گئے اور کہا کہ حضرت آپ روز تماشا کرتے ہیں مجھکو بھی للہ کوئی ترکیب ایسی بتا دیجئے۔

اس شخص کی کھڑ لبی سلامتی سے اسکی بلا کی بدمزاج ہیں کہ بغیر چبائے
بیزار کے بات ہی نہیں کرتیں۔ کوئی ترکیب بجز اسکے جان بچنے کی نظر نہیں
آتی تماشا گر نے کہا کہ حضرت نیک مزاجیں غائب بھی ہو جاتی ہیں
ورنہ ایسے لوگ تو مرنے کے بعد تک بھی ستانے سے باز نہیں آتے
جائیے چلتا دھندا کیجئے۔

۲۹۹ ایک دفعہ ایک مفتی صاحب نے نقالوں کو تکلیف دی دوسرے روز
ایک بھلے مانس کے یہاں ایک جلسہ کی تقریب پر یہ نقال طلب کئے گئے
اور ان سے درخواست کی گئی کہ کوئی بہت عمدہ نقل کرو۔ چنانچہ ان
میں سے ایک دلال بنا۔ اور دوسرے نے کہا کہ میرے لئے ایک بیوی
تلاش کراؤ۔ دلال نے پوچھا ہزار روپیہ کی۔ وہ بولا کہ نہیں تب اس نے
کہا پانسو کی۔ وہ بولا نہیں غرض وہ جتنے دام کہتا تھا یہ نہیں نہیں
کہتا جاتا تھا آخر وہ بولا مفتی (مفت ہی) کی لاؤ۔ اس پر ساری
محفل میں خوب ہنسی ہوئی اور مفتی صاحب سے نقالوں نے بدلہ لے لیا۔

۳۰۰ ماں (لڑکی سے) بیٹا وہ کونسا ایسا جانور ہے جو تمہارے
لئے کھانے کو گوشت اور پہننے کو جوتا مہیا کرتا ہے ہاں ذرا ادھر آؤ
دیکھو کھیلنا چھوڑ دو۔" اماں جان اس میں مشکل ہی کونسی بات تھی
ہمارے ابا جان ہیں۔

۳۰۱ ایک حکیم نے کہا کہ ذہین اور دیوانہ آدمی دونوں ایک سے ہوتے
ہیں۔ مگر فرق اتنا ہے اسلئے کہ ذہین کو اپنے لئے روٹی کپڑے کی خود فکر
کرنی پڑتی ہے اور دیوانہ کے لئے اوروں کو فکر کرنی پڑتی ہے۔"

۳۰۲۔ ایک مسلمان دیہاتی ہر جمعہ کو شہر کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے
آیا کرتا تھا اور آخر صف میں کھڑا ہو کر نماز پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز
بعد نماز امام صاحب نے بطور نصیحت اور وعظ کے فرمایا کہ جو شخص

اول صف میں کھڑا ہوکر نماز پڑھتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے وہ دیہاتی مسلمان بھی نصیحت سنکر چلا گیا دوسرے جمعہ کو آیا اور امام صاحب کے آگے کھڑا ہوگیا امام صاحب نے نیت توڑ کر غصہ میں آکر پوچھا کیا تو پیش امام کا پیش امام ہے اس نے کہا کہ حضور نے اس جمعہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ جو اول صف میں کھڑا ہوکر نماز پڑھتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے اسلئے میں آپ سے آگے کھڑا ہوا کہ مجھکو سب سے زیادہ ثواب ملیگا امام صاحب نے اسکو جگہ سے علیحدہ کیا اور نماز شروع کی ✤

۳۰۳ - ایک شخص نے کہا کہ سردی اس قدر پڑتی ہے کہ جبتک ہاتھ پر دستانے نہ چڑھائیں تو ہاتھ نہیں دھوئے جاتے

۳۰۴ - ایک نواب صاحب کے دربار میں دس دس روپیہ ماہوار پر کئی ایک سارنگی بجانیوالے نوکر تھے ایک جاٹ بھی ان میں داخل ہوگیا جاٹ رام سارنگی کی جگہ ایک چارپائی کا پایا غلاف میں رکھتے تھے اور جب سب مراسی سارنگی بجاتے آپ بھی ایک لکڑی کے ٹکڑے سے پائے کو رگڑا کرتے نواب صاحب نے بجانے کے وقت سب سازندوں کو حکم دیا - الگ الگ بجاؤ - سب نے الگ الگ بجایا جاٹ کا نمبر آیا تو وہ خاموش نواب نے پوچھا کہ تم کیوں نہیں بجاتے جاٹ نے جواب دیا کہ حضور یہ شامل باجا ہے الگ نہیں بجتا ✤

۳۰۵ - ایک شخص نے اپنی بیوی کی دانتوں سے ناک کاٹ ڈالی اسپر مقدمہ قائم ہوا اور دونوں عدالت کے روبرو پیش ہوئے تو عورت بہت ہی دل آزردہ تھی جب شوہر کی صورت پر مایوسی کا عکس چھپتے ہوئے دیکھا کہنے لگی کہ میں نے خود ہی اپنے دانتوں سے اپنی ناک کاٹ ڈالی تھی اس میں میرے شوہر کا کوئی قصور نہ تھا یہ سنکر تمام عدالت میں قہقہہ پڑ گیا ✤

۳۰۶ - ایک دن کسی کوچہ میں امیر خسرو صاحب کا گذر ہوا دیکھا ایک دھنیا ایک دوکان میں روئی دھنک رہا تھا کسی نے کہا کہ جس دھنئے کو دیکھو ایک انداز پر روئی دھنکتا ہے سب ایک ہی استاد کے شاگرد ہیں کوئی بولا کہ قدرتی استاد نے سب کو ایک ہی انداز پر سکھایا ہے آپ نے کہا کہ ایسا سکھایا ہے کہ ایک حرکت میں بھی تال کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا اِس پر ایک بولا کہ لفظوں میں کیونکر لاسکیں آپ نے فرمایا "درپے جاناں جان ہم رفت جان ہم رفت جاں ہم رفت - رفت رفت جاں ہم رفت - ایں ہم رفت و آں ہم رفت - آں ہم رفت - ایں ہم - آں ہم - ایں ہم آں ہم رفت رفتن - رفتن - رفتن دہ - دِہ دِہ - رفتن دہ - رفا - رفتن دہ رفتن دہ"

۳۰۷ کرنل (اپنی بی بی سے) یہ کیا واہیات بات ہے کہ تم لڑکی کی موجودگی میں مجھے گالیاں دیا کرتی ہو؟

بی بی۔ بات یہ ہے - کہ لڑکی جوان ہو گئی ہے اور کچھ دنوں میں اسکی شادی ہو جائیگی میں آپکو اسکے سامنے گالی اس وجہ سے دیتی ہوں کہ جب اسکی شادی ہو جائے تو یہ بھی اپنے شوہر کو قابو میں رکھنا سیکھ لے۔

۳۰۸ زید تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بی بی سال کے کس مہینے میں کم بولتی ہے

بکر۔ ہاں جب اسکے زکام ہو جاتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے۔

زید - نہیں یہ بات نہیں ہے

بکر اچھا پھر کیا ہے؟

زید۔ ۲۴ - دسمبر کو وہ بہت کم بولتی ہے کیونکہ وہ روز سارے سال میں چھوٹا ہوتا ہے۔

۳۰۹ - ایک باربردار اپنے گدھے لئے چلا جاتا تھا۔ ایک دل لگی باز بازار میں ملے اور کہنے لگے او گدھے والے! رستے سے اپنے گدھے کنارے کرتا۔ مزدور تھا حاضر جواب - کہنے لگا - کہ میں نے پہلے کہا تھا

حضور کدھے آتے ہیں بچ جائیں یہ جواب سنکر دل لگی باز اپنے دل میں بہت نادم ہوئے؟

۱۰ ۱۴ مسٹر کنجوس (دندان ساز) کیوں جی میں نے سنا ہے تم مفت دانت نکالتے ہو

دندان ساز نہیں تو

مسٹر کنجوس پھر تم نے کیوں اشتہار دیا ہے کہ جب میں کسی کے دانت نکالتا ہوں تو اسکو درد نہیں معلوم ہوتا؟

۱۱ ۱۴ باپ تم میرا روپیہ کیوں مفت برباد کئے دیتے ہو فضول خرچی اچھی نہیں ہے بیٹا جناب میں نے خیال کیا تھا کہ جب آپ نے بمشقت کر کے یہ روپیہ پیدا کیا ہے تو اسکے خرچ کرنے کی آپ کیوں تکلیف گوارا کرینگے؟

۱۲ ۱۴ - اکرام دوست بیچارے کو قرض کے متعلق بڑا فکر لگا ہوا ہے

جے رام - واہ اسے کس بات کا فکر ہے وہ یہ تو جانتا ہی ہے کہ میں کبھی قرضہ ادا نہ کر سکونگا

اکرام یہ بات نہیں اسے فکر تو آئندہ قرض لینے کے متعلق لگا ہوا ہے"

۱۳ ۱۴ سوال شہر میں ہر طرف گندگی ہے آب و ہوا خراب ہو رہی ہے نہ کھلے ہوئے میدان نہ ہر طرف چمن زار - مرض کی شدت - ڈاکٹر و حکیم بغیر فیس کے بات نہیں کرتے کہئے کہاں جا کر رہوں -

جواب - جیلخانہ میں - وہاں ہر طرح صحت ترقی کریگی اور ڈاکٹر حکیم مفت کے موجود ہیں؟

۱۴ ۱۴ - اجنبی اس کمرہ میں صرف آپ ہی ایک شریف طبیعت معلوم ہوتے ہیں

مہمان وہ کیونکر؟

اجنبی - جس وقت میں ناچ رہا تھا تو اتفاق سے میرے خوبصورت

ساکشی کا کون کٹ کیا جیسے دیکھکر جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے
سب ہنسنے لگے۔ مگر آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ تک معلوم نہ ہوئی ؎

مہمان۔ اجی بندہ پرور اپنے نقصان پر بھی کوئی ہنستا ہے آپ جس لیڈی کے ساتھ ناچ رہے تھے وہ میری بی بی ہے اور اسیکا ستار چھپٹا تھا چونکہ وہ اب خراب ہوگیا ہے ڈر رہا ہوں کہ اب نیا بنوانا پڑیگا پھر بھلا اس موقعہ پر ہنسی کہاں سے آتی ہے ؎

۳۱۵ باپ (سست لڑکے سے) دیکھو ٹام۔ آج تمہیں کچھ دیر ہوئی جب میں تمہاری عمر کا تھا۔ تو میں نے صبح سات بجے سڑک پر روپیوں کی ایک تھیلی پڑی پائی تھی اور یہ جانتے ہو کیونکر ملی تھی۔ صرف صبح کے اٹھنے سے "

ٹام " لیکن جناب جس شخص نے تھیلی کھوئی ہوگی وہ بھی ضرور صبح ہی کو اٹھا ہوگا ؎ "

۳۱۶۔ ایک شخص نہایت بدآواز تھا مگر وہ اپنے آپ کو خوش آواز سمجھتا تھا۔ قضاکار ایک دن وہ شخص کچھ گا رہا تھا۔ کہ ایک دھوبی مغموم سی آیا۔ اس شخص نے دھوبی سے کہا کہ بھائی کیا ہے اس نے کہا کہ حضرت سلامت میں نے سمجھا تھا۔ شاید میرا گدھا جو گم ہوگیا ہے چلا رہا ہے (ایم اے ایم)

۳۱۷ (۱) جب یہ بات معلوم ہوئی کہ لالہ ہزاری مل کا خزانچی ۵۰ ہزار روپیہ لیکر فرار ہوگیا ہے تو اس نے اسکے متعلق پرواہ نہ کی

(۲) تو کیا وہ لاکھوں کی آسامی ہے

(۱) نہیں یہ بات نہیں بلکہ اس خبر سے اسکی عزت بڑھ گئی کیونکہ واقعہ میں اس نے اپنی ساری عمر میں ۵۰ ہزار روپیہ جمع نہ کیا تھا ؎

۳۱۸۔ ایک بنیا رات کے وقت دوکان کی کنڈی لگا کر سڑک کی دوسری

طرف دوکان کے سامنے چارپائی بچھا کر لیٹ رہا تھا جب بچہ خندہ کی سے آگئے تو اتنے میں چور موقعہ پاکر دکان کی کنڈی کھول اندر داخل ہوا۔ اتنے میں بنیے کو خبر ہو گئی اور جھٹاپٹ دوکان کی کنڈی لگادی چور کو کیا سوجھی کہ میاؤں میاؤں کرنے لگا یعنی بلی ہے بلی لگا اسوقت بنیے نے کہا کہ بھیا جی اب تو بند رہو صبح کو تھانیدار کے سپرد کرونگا۔ اگر وہ بلی کہیں تو بلی ہی سہی ؛

۳۱۹ - ایک شخص اپنی بدنصیبی کی شکایت بہت کیا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میں ٹوپیاں بنانیکا کام شروع کروں تو ایسا بدقسمت ہوں کہ کہیں بغیر سر کے آدمی پیدا ہونے شروع ہو جائیں ؛

۳۲۰ - ایک شخص نے ایک اعلےٰ عہدہ دار سے پوچھا کہ آپ کے عہدہ کی ماہوار آمدنی کیا ہے اس نے جواب دیا کہ جو آدمی اس عہدہ پر مقرر ہوں ان کی مختلف آمدنیاں ہو سکتی ہیں اگر ان میں کوئی بہشت میں جانا چاہتا ہے تو اسکے لئے ایک ہزار روپیہ آمدنی ہے اگر کوئی اعراف میں رہنا چاہے تو اسکے لئے پانچہزار روپیہ مہینہ ہے اور اگر کوئی جہنم میں جانا چاہتا ہے تو اسکے لئے پچاس ہزار روپیہ ہے ؛

۳۲۱ قیصر روم کا ایک بڑا عزیز دوست مر گیا وہ اسکے لئے زار زار رو رہا تھا ایک دوست نے اسے کہا کہ تو کیوں روتا ہے کیا وہ تیرے رونے سے پھر قبر میں سے اٹھکر تیرے پاس آ جائیگا اس نے جواب دیا کہ میں اسی لئے روتا ہوں کہ وہ قبر میں اٹھکر میرے پاس نہیں آئیگا ؛

۳۲۲ - ایک نوجوان مر گیا تھا دوست بیٹھے افسوس کر رہے تھے کہ ایک دوست نے کہا کہ ایں ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد!! دوسرے نے کہا اس سے زیادہ مرنے کا افسوس اس سبب سے ہے کہ ابھی پانچ سات روز ہوئے کہ اس نے بیاہ کیا تھا تیسرے شخص نے کہا کہ وہ کیسا خوش نصیب تھا

کر مر گیا اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ پانچ چار روز ہوئے کہ لاٹری میں اسکے نام کی چٹھی بہت سے روپیوں کی نکلی تھی اب اس کا روپیہ بیوی کے ہاتھ لگیگا۔ جس سے وہ اپنی زندگی بڑے چین و آرام سے بسر کریگی ٭

۳۲۳ ایک دفعہ پرنس آف ویلز ولیعہد سلطنت انگلستان کی سواری جاتی تھی ہزاروں انگریز ٹوپیاں اتار اتار کر ان کو سلام کر رہے تھے۔ ایک بوڑھا پھٹے پرانے کپڑے پہنے سواری کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ پرنس مجھ سے ہاتھ ملاؤ۔ ولیعہد نے ہاتھ بڑھا کر اس سے ملایا جب مصافحہ ہو چکا تو اس بڈھے نے جس ہاتھ سے مصافحہ کیا تھا اٹھا کر کہا کہ اب میں اسکو عمر بھر نہیں دھوؤنگا اس سے یہ مقصود تھا۔ کہ شاہزادہ کے ہاتھ ملنے سے میرے ہاتھ میں ایسی بزرگی اور پاکیزگی آگئی ہے کہ وہ دھونے سے میں دور نہیں کرونگا ٭

۳۲۴ گیورنیا اچے ایک دوست سے کہہ رہا تھا کہ میں جب کبھی تقریر کے لئے کھڑا ہوا ہوں کبھی پندرہ منٹ تک برابر نہیں بولا جس عرصہ میں ایک مرتبہ پانی کا گھونٹ نہیں پی لیا۔ اسکے دوست نے کہا کہ اس بارہ میں تم سے بڑھا ہوا ہوں کیونکہ رات کو ہاؤس آف کامنز میں پانچ گھنٹہ کامل نواب اودھ کی نسبت میں نے تقریر کی تھی اور ایک مرتبہ بھی [illegible] اس حالت میں [illegible] زیادہ [illegible] کے [illegible] متفق الرائے ہیں کہ انکے اجلاس بھر میں اس تقریر سے بڑھکر اور کوئی دوسری خشک تقریر نہیں ہوئی ٭

۳۲۵ ۔ امپرر آف رشیا اسوقت جبکہ وہاں کے لوگ ایک ہسپتال بنانے کے لئے چندہ جمع کر رہے تھے۔ پیرس میں موجود تھے ٭ حسب دستور جہاں بہت بڑے بڑے امراء کے پاس لوگ مانگنے کیلئے گئے ان کے پاس

بھی گئے اور جب یہ جماعت محل کے قریب پہنچی تو سب کے سب اندر نہیں گئے۔ بلکہ ایک نہایت ہی خوبصورت جوان لڑکی کے ہاتھ فرد کو ایک چاندی کی طشتری پر رکھکر اندر بھیجا جب لڑکی شہنشاہ کے روبرو حاضر ہوئی۔ اور فرد پیش کی تو امپرر نے طشتری میں چندہ کی رقم ڈالکر کہا "تیری بانکی اور خوبصورت آنکھوں کی خاطر" لڑکی نے مؤدبانہ سر جھکا لیا اور پھر طشتری پیش کر کے کہا۔ بہتر پھر اب کی شفاخانہ کی خاطر سہی ؛

۳۲۶ ؛ ایک آئرلینڈ کے رہنے والے نے اپنے دوست کو ازراہ دنیا سازی کہا کل آپ میرے ہاں کھانا کھانے کے لئے تیار رہیں

دوست " بالکل بلا عذر نہایت شوق سے "

امرش " مگر حضرت یاد رہے کہ یہ فیملی ڈنر ہوگا "

دوست پھر حرج ہی کیا ہے فیملی ڈنر تو بہت ہی پرتکلف ہوا کرتا ہے کون کون سی چیز تیار ہوگی ؛

امرش " وہ کوئی خاص چیز نہیں صرف ابلا ہوا گوشت اور آلو "

دوست سبحان اللہ سبحان اللہ بس یہی میں بھی کھایا کرتا ہوں فرق اتنا ہی ہے کہ آپکے ہاں ابلا ہوا گوشت ہوگا اور میں بھنا ہوا کھاتا ہوں اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس فرق کے نکال ڈالنے میں نہ آپ کو کچھ تکلیف ہوگی اور نہ ایسا کچھ زیادہ خرچ ہوگا میں کل بسر و چشم حاضر ہونگا ؛

۳۲۷ بی بی میاں آج تم پھر شراب پیے ہوئے ہو بار بار یہ عادت اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے "

شوہر۔ تم ڈرتی کیوں ہو کیا یہ بیماری تمہارے اڑ کر لگ جائیگی ؛

۳۲۸ ایک مسخرے کو ایک بادشاہ نے تشہیر کی سزا دی اس زمانہ میں جسے سزا ملتی تھی۔ وہ منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کرایا جاتا تھا ؛

اسکے آگے آگے ڈھول بجایا جاتا تھا اور باآواز بلند یہ پکارا جاتا تھا کہ یہ فلاں شخص ہے جسے شہر بدر کی سزا دی گئی ہے اور اس حیثیت سے وہ سارے شہر میں پھرایا جاتا تھا - اس مسخرہ پر جب اس سزا کی تعمیل ہوئی تب ایک شخص نے اسکے تمدنی واقف کاروں سے پوچھا کہ آپ پر کیا گذری مسخرے نے جواب دیا تب اسی مفت باجہ مفت - اردل مفت - شہر کی سیر مفت * مفت راچہ باید گفت،،

۳۲۶ - ایک میم صاحبہ چھوٹے بچے لیے ریل پر سوار ہوئیں ریل کے آہستہ آہستہ چلنے سے تنگ آگئیں اسٹیشن پہنچکر ٹکٹ کلکٹر نے کہا کہ میڈم تم نے اس بچہ کا ٹکٹ کیوں نہیں خریدا یہ تو شیرخوار معلوم نہیں ہوتا - میم صاحبہ نے جواب دیا کہ جب ریل میں سوار ہوئی تھی تو بچہ چھوٹا تھا راستہ میں بڑا ہو گیا ۔

۳۲۷ - ایک مریض نے دو ڈاکٹروں کو اس غرض سے بلایا کہ وہ آپس میں سوچکر علاج کریں ایک ڈاکٹر نے کہا - کہ مریض کے پھیپھڑے میں مرض قائم ہو گیا ہے دوسرے نے کہا کہ نہیں ابھی وہاں تک نہیں پہنچی - تیمار دار نے کہا کہ صاحب بحث میں وقت ضائع نہ کرو اگر دونوں کی رائے موافق نہیں تو ایک شخص علاج کرے تب ایک ڈاکٹر نے دوسرے سے کہا کہ خیر اب تو تجھے میری بات غلط معلوم دیتی ہے مگر جب میں اسکا پوسٹ مارٹم کرونگا (یعنے میں اسکی لاش کو چیرونگا) تو تمہیں اپنی درستی پر یقین دلاؤنگا - مریض گھبرایا اور اس نے علاج کروانا ہی ناپسند کیا ۔

۳۲۸ عرب کے ایک ظریف ابو العینا نامی کی ایک علوی سید کی مخالفت تھی علوی نے کہا کہ کیوں جی آپ ہم سے مخاصمت کرتے ہیں اور حالانکہ ہر روز نماز میں ذکر کرتے ہو اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد

تو کیا میں آل محمد سے نہیں ہوں ابو العینا نے کہا ہاں سچ ہے لیکن کلمہ طیبہ کے ساتھ میں یہ بھی تو کہتا ہوں الطیبین الطاہرین اور تم اس گروہ سے نہیں ہو ؎

۳۳۲ - ایک یہودی نے اسلام قبول کیا محلہ کے مسلمانوں نے بڑی خوشی منائی قاضی جی نے رخصت ہوتے وقت اسکو کہا کہ آج تم اس طرح گناہوں سے پاک ہو گئے ہو کہ جیسا چھ ماہ کا معصوم بچہ ہوتا ہے کچھ عرصہ کے بعد اہل محلہ نے دیکھا کہ وہ نو مسلم نہ نماز پڑھتا ہے اور نہ رمضان میں روزے رکھتا ہے وہ اسکو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئے قاضی صاحب نے اس سے دریافت کیا کہ ارے مردود یہ کیا حرکت ہے - اس نے جواب دیا کہ قبلہ آپ ہی نے اس روز کہ میں نے دین قبول کیا تھا فرمایا تھا کہ تو آج چھ ماہ کے بچے کی طرح معصوم ہو گیا ہے آج اس بات کو تین مہینے گذرے ہیں پس کس مذہب کی رو سے نو ماہ کے بچے پر احکام مذہبی کا ادا کرنا واجب آتا ہے

۳۳۳ - ایک مسخرا ایک امیر سے ملنے گیا اس نے اندر سے نوکر کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ آج کل کام بہت ہے جب فرصت ہوگی تب آنا مسخرے نے کہلا بھیجا کہ آپ کو فرصت ہوگی یعنی بے روزگار ہو گئے تو پھر مجھے تمہارے ملنے کی ضرورت نہ ہوگی ؎

۳۳۴ - ایک روز علی الصباح ایک شخص عرب اپنے ایک ظریف دوست کے مکان پر گیا اسکو امید تھی کہ ظریف بہت دن چڑھے اٹھتا ہے آج بیچارے کو بیدار کرنا پڑیگا لیکن اتفاق سے ظریف پہلے ہی سے جاگ اٹھا تھا اس پر دوست کو حیرت ہوئی ظریف نے [illegible] سے [illegible] کہا کہ در حقیقت میرے فعل [illegible] ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ حیرت میں کیوں [illegible] ؎

راجہ۔ بہت مناسب ہے

شکاری۔ جب شکار رحمتی ہو کر بھاگتا ہے ہم اسکے پیچھے دونوں آنکھیں کھول کر دوڑتے ہیں البتہ جو لوگ تیر و کمان بناتے ہیں وہ ایک ہی آنکھ سے کام لیتے ہیں۔

راجہ اچھا کسی کاریگر کی آنکھ دیجا ئے؟

کاریگر۔ ہم کبھی سیدہی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور کبھی الٹی سے۔

راجہ۔ دو اہلکار جائیں اور جسکی آنکھ بیکار دیکھیں چور کو دیدیں۔

اہلکاران ریاست کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو جسکے بیکار رہنے نہیں وہ شخص چلے ایک عبادت گاہ میں کسی شخص کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے ہوتے یاد خدا میں مستغرق تھا۔ اس نے استفسار کیوقت جواب دیا کہ اگر آنکھیں کھولکر بیٹھتا ہوں تو خیالات منتشر ہوجاتے ہیں دونو اہلکاروں نے اس غریب کو پولیس کے حوالہ کر دیا اور راجہ کے حضور میں جاکر عرض کی کہ بیکار آنکھ تو ہم نے تلاش کر لی ہے مگر حضور عذر سماعت فرمادیں۔

راجہ۔ تمہارے اس حکم کی اپیل نہ ہوگی۔

غریب آدمی۔ خدا جانے میری آنکھ کا ڈھیلا چور کی آنکھ میں آتا ہے یا نہیں۔

اہلکار۔ زمین آسمان واقف ہیں کہ ہم نے بے رورعایت تحقیقات کرلی تمہاری دونوں آنکھیں بیکار ہیں چور کے لئے ایک آنکھ کی ضرورت ہے دربار کا اس مقدمہ میں گواہ مانا گیا ہے کہ دونوں آنکھیں نکالکر چور کو دیجائیں ایک تو اس آنکھ کا عوض ہے جو کہ اس وقت جاتی رہی ہے وہ اگر ڈھیلا ٹھیک طور پر نہ آئے تو دوسری آنکھ رکھ لے اور جو ٹھیک آجائے تو دوسری اور صورت ضرورت آئندہ کیلئے رہے

اس علم کی قانوناً اپیل نہیں ہو سکتی اور راجہ تک آپ کی رسائی بھی نہ ہوگی فیصلہ شد در بار برخاست ہو

۳۳۸ - ایک استاد مدرسہ کے اپنے درجہ میں لڑکوں کو علم طبعیات پڑھا رہے تھے - اور یہ ثابت کرتے تھے کہ جس طرح زمین پر آبادی ہے اور لوگ بستے ہیں اسیطرح چاند بھی ایک زمین ہے اور اس میں بھی آبادی ہے ایک شاگرد جو کم سن اور نہایت تیز فہم تھا ادب سے عرض کرنے لگا کہ جناب چاند گھٹ کر چھوٹا ہو جاتا ہے تو آبادی کیا ہوتی ہے اور جو لوگ اس پر بستے ہیں کدہر تشریف لے جاتے ہیں*

۳۳۹ - ایک گاؤں میں ایک پرانے میاں جی زمیندار کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے اور گنواروں کے سامنے بڑی عربی فارسی بگھارا کرتے تھے - گاؤں کے لوگ بڑے معتقد ہو گئے تھے اور ہر شخص سے جو وہاں وارد ہوتا ان کی بحث کرا دیا کرتے تھے مگر میاں جی اپنی بات کے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتے تھے خیر ہوا تو ہر مرض کی ہے ایک روز ان کے مرشد مولوی صاحب حسن اتفاق سے وہاں آنکلے لوگوں نے میاں جی سے جوڑ ملا دیا مشاعرہ کی ٹھہری اول میاں بولے کہ اچھا تو ہم ایک مصرعہ کہتے ہیں اسکا دوسرا مصرعہ ملا دو تو ہم جانیں - لو وہ یہ ہے سب گاؤں والے دیکھنے لگے " ستارے شرار آتش رشک شوں " مولوی صاحب بھی بڑے پرانے خرانٹ آٹھوں گانٹھ کمیت تھے سنتے ہی آگ ببولا ہو گئے اور میاں جی کی داڑھی پکڑ کر جھٹ چار چھ چپت رسید کرکے بولے " اے خبیث تو نے یہ مصرعہ کس طرح چرایا - یہ میری غزل کا ہے " اب تو بڑی تو تو میں میں ہونے لگی آخر کو نمبردار صاحب نے کہا کہ اچھا مولوی صاحب آپ غزل سنا دیں تو ہم جانیں انہوں نے کہا سناؤنگا نہیں تو اس موذی کو کسطرح نکالونگا -

لیجئے ٭

۱ وہاں بولے دھپک کہوں	۴ کیپر بنائی کپک کہوں
۲ اچھے اُنچے ایک اوں	۵ پوڈا شالا بپک ہوں
۳ کاٹ کے لائے کپک کوں	۶ شاڑ شمر اشمر شپک شوں

دیکھئے اس بچیا نے میری ہی غزل کا مصرعہ چرایا ہے اور مجھ سے دوسرا مصرعہ مانگتا ہے ٭ تب تو میاں جی بڑے ذلیل ہوئے اور داڑھی مونچھ منڈا اپنے گھر کو سدھارے اور وہ مولوی صاحب مقرر ہوئے وہ تو مرشد تھے پر دلی نکلے ٭

۴۰ میم نگار ڈ کہیں گاڑی کے ٹکرانے کا تو ڈر نہیں ٭
ریلوے گارڈ۔ اے میم صاحب بالکل نہیں آپ خاطر جمع رکھیں ٭
میم میری یہی خواہش ہے کہ تم بہت احتیاط سے گاڑی چلانا کہ کوئی حادثہ نہ ہونے پاوے کیونکہ اس ٹوکری میں دو درجن انڈے رکھے ہیں اور نہیں تو ان کا بچنا مشکل ہے ٭

۴۱ کسی شہر میں کریم خاں نامی ایک لائق تحصیلدار تھے اسی شہر میں چار اشخاص کیمو کندو کیلا کالا دار شور پشت اور سرکش مشہور تھے حسب اتفاق ان چاروں میں سے ایک شخص کسی معاملہ میں تحصیلدار صاحب کے سامنے پیش ہوا تحصیلدار نے کہا کہ میں تم لوگوں کو اچھی طرح سے جانتا ہوں تم چاروں اشخاص اس شہر کے قطب ہو اس لئے کہ تم چاروں کے نام کاف سے شروع ہوتے ہیں اس نے کہا کہ حضور درست و بجا فرماتے ہیں لیکن ان قطبوں پر ایک قطب الاقطاب بھی ہونا ضروری ہے اور اس درجہ کے حضور ہی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ حضور کا نام مبارک بھی کاف سے شروع ہوتا ہے ٭

بارہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

۳۴۲ - ایک شخص کی بی بی گھر کسبی خیریت سے بڑی بدمزاج تھی اور جورو
جی کا قاعدہ یہ تھا کہ جو کام میاں کہتا یہ ضرور اسکا برعکس کرتی مثلاً جو میاں
کہتا کہ روٹی کھالو تو یہ کھائی ہوئی بھی چھوڑ دیتی - اور جو میاں کہتا کہ روٹی
نہ کھاؤ تو یہ بلاضرورت صرف ان کی خاطر کھانا شروع کر دیتی آخر
ایک روز اسکو کسی رشتہ دار کے گھر میں دریا پار جانیکی ضرورت ہوئی
بیوی سے کہا کہ تم وہاں جاکر کیا کرو گی - میں اکیلا ہی ہو آتا ہوں اب بیوی
صاحبہ کو ضد ہو گیا کہ ضرور ہی ساتھ چلوں راستے میں دریا پڑتا
تھا - مگر اس گھاٹ پر کشتی نہیں پڑتی تھی جو لوگ تیر کر دریا پار نہیں
جا سکتے تھے - وہ ایک بھینسا ہمراہ لے جاتے اور اسکی دم پکڑ کر دریا سے
گذر جاتے اس شخص نے بھی اپنی بیوی کو اسیطرح دریا سے عبور کرانا چاہا
بیوی نے بھینسے کی دم پکڑلی اور عین منجدھار میں پہنچ گئی اس وقت شوہر
نے کہا دم کو زور سے پکڑ رکھنا - کہیں بہہ نہ جاؤ - بی صاحبہ بات کی پکّی
انہوں نے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق میاں کے حکم کے برعکس کرنے کو
بھینسے کی دم چھوڑ دی اور پانی میں بہہ گئی جب وہ شخص دوسرے کنارے
جا لگا تو دریا کے چڑھاؤ کی طرف اپنی بیوی کی تلاش میں کنارے کنارے
چلا گیا - ایک شخص نے راستے میں پوچھا کس کو تلاش کرتے ہو اس نے
کیفیت سنائی اس شخص نے کہا کہ تم دیوانے ہو جو دریا کے بہاؤ کی طرف
اسکو تلاش نہیں کرتے گم شدہ بیوی کے شوہر نے کہا صاحب اتنا تو میں بھی
جانتا ہوں کہ جو چیز دریا میں بہہ جاتی ہے وہ بہاؤ کے رخ جاتی ہے
مگر اسکی عادت ہمیشہ الٹی چلنے کی تھی اسلئے مجھکو یقین ہے کہ وہ اب بھی
ضرور الٹی طرف بہی ہو گی ؎

۳۴۳ - دو کاہل آدمی کسی درخت کے نیچے رات بھر سوئے - صبح کو
ایک سپاہی کا ادھر سے گذر ہوا - ایک ان میں سے بولا - میاں سپاہی

ذرا یہ بیر جو میرے منہ کے سامنے پڑا ہے اٹھا کر میرے منہ میں ڈال دینا۔ سپاہی غصے میں آ کر کہنے لگا تو بڑا کاہل معلوم ہوتا ہے جو بیر تیرے منہ کے سامنے پڑا تھا۔ اور تو اٹھا کر منہ میں نہیں ڈال سکتا اس پر دوسرے کاہل صاحب کیا فرماتے ہیں ہاں جناب یہ کمبخت بڑا کاہل ہے دیکھئے رات بھر میرے منہ کو کتا چاٹتا رہا ہے مگر اس نے ذرا ہٹ تک نہ کی۔

۳۴۴۔ ایک امیر کے احاطہ دولت سرا میں ایک گدہے نے آکر چلانا شروع کیا امیر نے حکم دیا کہ اسکو نکالدو۔ ایک ظریف سے سنکر رہ نہ گیا بیساختہ بول اٹھے "دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند"۔

۳۴۵ محکمہ بارک ماسٹری کے ایک اگزکٹو انجنیر صاحب کا نام مسٹر وڈ ہے۔ ان کے ماتحت ہزار مزدور کام کرتے ہیں کوئی بڈ صاحب کہتا ہے کوئی بوڈ صاحب رفتہ رفتہ لوگوں نے بڈ سے اُٹ صاحب بھی نام رکھ لیا ہے۔ اور کوئی کوئی اونٹ صاحب کے نام سے بھی یاد کرتا ہے کسی ٹھیکہ دار کو ان کے محکمے میں عرضی دینی تھی اور ایک فارسی خواندہ منشی سے عرضی لکھوائی منشی صاحب نے بجائے اونٹ صاحب کے لفافہ پر یہ پتہ لکھا بخدمت جناب شتر صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر۔ جب صاحب بہادر کو عرضی پہنچی اور معلوم ہوا کہ ان کا نام شتر صاحب ہو گیا ہے تو انہوں نے سائل کو سمجھایا کہ جب آئندہ عرضی لکھوانی ہو تو کسی انگریزی دان سے لکھوانی چاہئے بعد چندے اسکو ایک اور عرضی لکھوانے کی ضرورت ہوئی تب وہ بیچارہ ایک مڈل پاس بابو صاحب کے پاس گیا اور عرضی لکھوائی لفافے کا سرنامہ لکھواتے وقت اس نے کہا بابو صاحب نام اچھی طرح سے لفافے پر لکھنا کیونکہ پہلے میں نے ایک فارسی خواندہ سے عرضی لکھوائی۔ تو اس نے بجائے اونٹ صاحب کے شتر صاحب لکھ دیا۔ اور صاحب ناراض ہو گئے۔ بابو صاحب نے کہا کہ بھائی منشی کا کیا

کیا قصور - جو کوئی علم پڑھا ہوا اسی کے الفاظ لکھتا ہے تم خاطر جمع رکھو اور لفافے پر اونٹ صاحب کا ترجمہ بخدمت کمیل صاحب لکھ کے بھیجدیا اب وہ انجنیر صاحب یہ دونوں عرضیاں اپنی بنچ کے سارٹیفکٹوں میں رکھتے ہیں اور دیگر صاحب لوگونکو دکھا کر آپس میں قہقہے اڑاتے ہیں ؎

۴۶ ایک صاحب زادے کا بحالت خوابیدگی بڑی آواز سے گوز نکلا پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ صاحب زادے جاگ اٹھے تو ان لوگوں کو فرمانے لگے کہ آج ہمیں خواب کی حالت میں والد مرحوم سے ملاقات ہوئی تھی اور وہ مجھے ایسے ایسے راز اور عمدہ عمدہ باتیں فرماتے بیشک حضور یہ آپکی خواب بہت سچی ہے ہم نے بھی آپ کے والد مرحوم کا آواز سنا تھا جب وہ باتیں کر رہے تھے اس پر فرمائشی قہقہہ لگا ؛

۴۷ لارڈ ڈنکن میں نے آپ کے لئے ایک بیوہ عورت تلاش کی ہے جس سے شادی کرلو تو پانچوں گھی میں ہوجائینگی ۵ لاکھ روپیہ کی مالک ہے۔

لارڈ ڈنکن بھلا میں اسے کب تک دیکھ سکونگا۔

واہ واہ اسے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے تم اسکے روپے کے خواب دیکھو ؛

۴۸ ایک جگہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک نابینا اور ایک بینا دونوں درویش کھانا کھانے بیٹھے بینا آدمی ذرا فہمیدہ تھا تھوڑی دیر کے بعد نابینا کو خیال پیدا ہوا کہ میں تو دیکھ نہیں سکتا معلوم نہیں کہ یہ کتنے کتنے بڑے بڑے نوالے بنا بنا کے منہ میں ڈال رہا ہے اور اس خیال کے ساتھ ہی اس نے بڑا نوالہ اٹھانا شروع کیا بینا خاموش رہا تب نابینا کو یقین ہوگیا کہ یہ خدا جانے کیا کر رہا ہے کہ میرے بڑے نوالے ڈالنے پر برا نہیں مانتا اس نے اور بھی بڑے نوالے شروع کئے جب اسکے ساتھی نے اس پر بھی توجہ نہ کی تو نابینا نے دونوں ہاتھوں سے نوبت بنوبت نوالے اٹھانے شروع کئے اسکا رفیق اس پر بھی نہ چونکا

تو نابینا نے ایک ہاتھ سے پلاؤ منہ میں ڈالنا اور دوسرے سے جھولی میں ڈالنا شروع کیا اور جب اسکا ساتھی اسپر بھی نہ بولا تو نابینا کو یقین ہو گیا کہ خدا جانے یہ کیا اندھیر مچا رہا ہے کہ میری اتنی بے اعتدالی کا اسکو خیال نہیں اور اب نابینا نے "لٹ گئے لٹ گئے" کہکر شور مچا دیا لوگ اکٹھے ہو گئے اور حقیقت حال سنکر سب نے میاں نابینا کی تعریف کی ؎

۳۴۹ امریکن لیڈیوں کے سبب جب وہ انگلستان میں رہتی ہیں بہت سے مذاق خواہ عمدہ ہوں یا برے پیدا ہو جاتے ہیں ذیل میں ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے جس کا کہ منظر دنڈسر کیسل ہے ؎

خوبصورت امریکن لیڈی کیوں میاں خانساماں کیا شاہزادی ملکہ کو ایک نظر دیکھنے کا موقعہ مل سکتا ہے ؎

مخاطب الیہ میں خانساماں نہیں ہوں میں پرنس آف ویلز ہوں

خوبصورت لیڈی کس قدر خوش قسمت ہوں کیا والدہ اندر ہیں ؎

۳۵۰ - ایک گنوار کسی مکتب میں جا نکلا۔ میاں جی شاگردوں کو سبق دے رہے تھے۔ گنوار کو انکا کام پسند آیا میاں جی سے کہا کہ مجھے بھی درس دو میاں صاحب نے سمجھایا دھمکایا لیکن وہ نمانا۔ مجبوراً میاں جی نے یہ درس اسکو حفظ کرا دیا اور کہدیا کہ جو شخص کچھ تجھ سے پوچھے اسے یہی جواب دینا کہ "دانم ولے نگویم" قضا کار گنوار کا کسی ایسی جگہ گذر ہوا کہ وہاں ایک شخص اپنے گھوڑے کو ڈھونڈتا پھرتا تھا اس نے گنوار سے دریافت کیا کہ تو نے کوئی گھوڑا اس رستے میں دیکھا ہے گنوار نے کہا کہ "دانم ولے نگویم" اس شخص نے پھر کہا کہ میرا گھوڑا بتا گنوار نے جواب دیا کہ "دانم ولے نگویم" اس شخص کو غصہ آیا اور جوتے مارنے لگا مگر وہی جواب دیتا رہا - دانم ولے نگویم

۳۵۱ - ایک کابلی ہندوستان سے سیر کر کے اپنے وطن میں تشریف

لے گئے انکے دوستوں نے پوچھا کہ آپ نے ہندوستان میں جاکر کیا کیا عجائبات دیکھیں جوابدیا کہ اَور تو کچھ نہیں صرف یہ دیکھا کہ مردم ہند غلہ با غلہ میخورند گویند دال روٹی واقاضہ میکنند وگویند لنگوٹی وموئے چند بر سر دارند وگویند چوٹی وقدرے پارچہ بر سر زنند وگویند ٹوپی ؂

۳۵۲ نورجہان بیگم شہنشاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کی چہیتی بیگم بڑی عقلمند شاعر مزاج حاضر جواب اَور بذلہ سنج عورت تھی اسلئے شہنشاہ کے مزاج میں اسکو درخور ہوگئی تھی کہ جہانگیر نے کہدیا تھا۔ سلطنت را بہ یک سیخ کباب و دو پیالہ شراب بدست بیگم نورجہان بیگم نورجہاں بیگم چونکہ باقی تمام بیگمات کو ہمیشہ نباتی رہتی تھی اور کوئی موقعہ کہدینے نہیں دیتی تھی اسلئے دوسری بیگمات بھی اگر بن پڑتا۔ تو اس کو شرمندہ کرنے کی کوشش کرتیں مگر سوائے ایک معاملہ کے اسکی اَور کسی باتمیں گرفت نہیں کرسکتی تھیں اَور وہ صرف یہی تھا کہ محل شاہی میں داخل ہونے سے پہلے وہ شیر افگن خاں کی بیوی تھی چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک راجپوت رانی اَور نورجہاں بیگم حاضر تھیں نورجہاں بیگم نے بادشاہ کو کہا قبلہ عالم حضور کے منہ سے کچھ بو آتی ہے۔ بادشاہ نے راجپوت رانی کو کہا تم بھی سونگھو کیسی بو آتی ہے اس نے بے ساختہ کہدیا جس نے صرف ایک ہی شخص کا منہ سونگھا ہو اسکو کیا معلوم ہے کہ بو کیسی اَور خوشبو کیسی ہوتی ہے ؂

۳۵۳ ؂ ایک مرتبہ بادشاہ محل میں پھر رہے تھے نورجہاں بیگم ہمراہ تھیں ایک راجپوت رانی کے مکان سے گذر ہوا اسکے پاس تیر کمان لٹکا ہوا تھا۔ بادشاہ نے پوچھا یہ کس لئے جواب دیا کہ ہم کو اسکی مشق بچپن میں کرائی گئی ہے کہ گاڑے وقت میں جان بچا سکیں اَور

جب سمجھیں کہ اب ضرور ہی علیم کے ہاتھ پڑ جائینگے تو اسی سے اپنا کام تمام کر لیں بادشاہ سے پوچھا وہ کیوں جواب دیا کہ کسی دوسرے کی بغل میں بیٹھنا پڑے ۔

۳۵۴ گکھڑ وں کی قوم سے بھی ایک بیگم جہانگیر کے محل میں تھی ان لوگوں میں اب تک دستور تھا کہ عورتیں ایک کلیا پکاتیں جسکو صرف ایسی عورتیں کھاتیں جن کی شادی دوبارہ نہ ہوئی ہوتی تھی جب ایک مرتبہ اس نے ایسی کلیا پکائی تو نورجہاں بیگم بھی موجود تھی اس نے کہا کہ سب بیگمات تشریف لے آویں اور تناول فرماویں مگر کوئی ایسی اس میں سے نہیں کھا سکتی جس نے دوسرے شوہر کا منہ دیکھا ہو ۔

۳۵۵ - ایک مرتبہ ایک شاعر نے بھی اس پر مذاق اڑایا تھا کہ نور جہاں بیگم شیر افگن خان کی بیوی تھی اور نورجہاں بیگم کی تعریف میں جو قصیدہ لکھا تھا اس میں یہ بیت درج تھا ۔

نورجہاں گرچہ بظاہر زن است　　　در صف مرداں زن شیر افگن است

۳۵۶ مرد (منبر پر چڑھتے ہوئے خراب لکھانے کی طرف دیکھکر) اگر میں شتر مرغ ہوتا تو ۔"

عورت ۔ بیشک کاش کہ میں کہیں آپکی ٹوپی کو چند ایک پر اپنی ٹوپی کے لئے اکھاڑ لیتی جس میں تین سال کے پرانے پر لگے ہوئے ہیں ۔

۳۵۷ - ایک شخص بہت بوڑھا ہو گیا تھا اور بوجہ پیری کے رات کو اکثر کھانسی ہوا کرتی تھی اسکے دو پوتے جوان تھے ان میں سے ایک نے ایک روز اپنے بھائی سے شکایت کی کہ بڑی مشکل کی بات ہے کہ بابا (دادا) ساری رات جاگتا اور کھانستا رہتا ہے جس سے ہم بھی بیزار ہوتے ہیں ۔ دوسرے بھائی نے کہا میاں نقصان کیا ہے رات کو جاگنا گھر کی طرفداری نہیں کما تی پڑتی تم سمجھ رکھو کہ بالے کا بابا اور

اور کتی کی کتی ہے۔ یعنی رکھوالی کتیا کا کام بھی بابا ہی دے سکتا ہے

۳۵۸۔ ایک صاحب جو برفی کے نام تک سے چڑتے تھے کھانا تو در کنار ان سے کسی نے سوال کیا کہ صاحب آپ کو ایسی نفیس اور لذیذ مٹھائی سے اسقدر زیادہ نفرت کیوں ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس لفظ کی ترکیب میں قے موجود ہے پھر کیونکر اسے کھا سکتا ہوں۔ سائل نے کہا کہ برفی کا جزو آخر تو فی ہے لیکن آپکی نظروں میں یہ قے کیونکر معلوم ہوتا ہے اسکا جواب انہوں نے یہ دیا کہ آپ کا کلام معقول ہے لیکن "عاقلاں در پئے نقطہ نروند" کا خیال اگر آپ کو رہتا تو ہرگز آپ مجھسے یہ سوال نہ کرتے ہو

۳۵۹۔ ایک تابڑا گنجہ جسکے سر پر ایک بھی بال نہ تھا کھانا کھا رہا تھا۔ اتفاقاً کھانے میں ایک بال نکلا نوکر سے خفا ہو کر کہا ابے یہ کیسا بال ہے" نوکر بولا "یہ حضور ہی کا ہوگا اور کہاں سے آتا آقا اس بات سے بہت خوش ہوئے اور بیشک بیشک کہکر نوکر کو انعام دیا"

۳۶۰ ایک نوجوان صاحب اپنی معشوقہ سے کورٹ شپ (ساز باز) کیا کرتے تھے ایکبار وہ معشوقہ نے ملکر پوچھا۔ جارج یہ تمہاری گھڑی کی زنجیر کے لاکٹ میں کس کی تصویر ہے"

جارج یہ پیاری ایک چٹھی کا ٹکٹ ہے جو تم نے پچھلے ہفتے مجکو بھیجی تھی میں نے احتیاط سے اس پر سے ٹکٹ اتار کر یہاں رکھ لیا اور بار بار اسکو چومتا ہوں کیونکہ تم نے اپنے ہونٹوں سے اسکو نمناک کیا ہوگا

معشوقہ " اوہو۔ یہ تو میں نے اپنے چھوٹے بھائی کی ناک کی سینٹ پر لگاکر چٹھی پر چپکان کر دیا تھا ہو

۳۶۱۔ پادری میرے سامعین مجھے آپ لوگوں سے چند منٹ کی مہلت اور طلب کرنی پڑیگی۔ میں اپنی تحریر گھر بھول آیا ہوں لڑکے

کو بیغیے بھیجا ہے

لڑکا (اور بھی زیر چڑھکر زور سے) آپکی تحریر نہیں مل سکتی ہاں کتاب لے آیا ہوں جس میں سے آپ نے وہ تحریر نقل کی تھی ؏

۳۶۲ بیٹی اماں جان تمہارا ایک بال بالکل سفید ہوگیا ہے

ماں ہاں بیٹی وجہ یہ ہے کہ تم مجھے بہت ستاتی ہو

بیٹی لیکن تم تو بچپن میں مجھ سے بھی زیادہ شریر رہی ہو گی کیونکہ میری نانی کے تو تمام بال سفید تھے ؏

۳۶۳ جج (نقب زن سے) دیکھو اگر تم اس چلن کی اصلاح نہ کرو گے تو تم کو سزا بھگتنی پڑیگی اس برے کام سے کیا فائدہ

نقب زن کام تو برا نہیں لیکن حضور پولیس کی بدولت بازار سرد ہے

۳۶۴ ماں بیٹا لے اچھے لڑکو جس طرح کہا مانو سانس روک کے دوا پی لو نہیں تو ہم خفا ہو جائینگے بتاؤ تمہیں کیا منظور ہے

بیٹا (سوچکر) اچھا تو آپ خفا ہی ہو جائیے ؏

۳۶۵ ڈاکٹر (غصہ ہوکر) دیکھو میں تمہاری تندرستی کا باعث ہوں اور گو میں نے تمہارے کھانیکی اشتہا بہت بڑھا دی ہے اب تم اس کا عوض مجھے نہیں دیتے ؏

مریض مگر اس سے تمہاری بیوقوفی ثابت ہوتی ہے تم نے کیوں ایسی دوا دی جس سے مجھے اسقدر بھوک لگتی ہے کہ جتنا روپیہ میں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ کھانے میں صرف ہو جاتا ہے ؏

۳۶۶ امریکہ کا اخبار ویسٹرن کرسچن ایڈووکیٹ ایک بڑا مزیدار لطیفہ لکھتا ہے

ایک جج کی عدالت میں دو وکیلوں میں کسی قانونی معاملہ پر بحث چھڑ گئی ایک نے ضبط کو ہاتھ سے دے کر دوسرے سے کہا ؏

میں نے اپنی عمر میں آپ سے بڑا گدھا دنیا بھر میں نہیں دیکھا"

اس پر جج نے سنجیدگی سے کہا آرڈر! آرڈر! معلوم ہوتا ہے تم اس بات کو بھول گئے ہو کہ میں بھی کمرہ عدالت میں موجود ہوں ہو

۳۶۷ پنجاب کے ایک سردار صاحب بنارس میں جا ترا کو پہنچے اکے ہمراہ ایک مسخرا بھی تھا وہاں سردار صاحب سے ایک پنڈت صاحب کی ملاقات تھی جو ان کے اکثر مکان پر آیا کرتے تھے ایک روز سردار صاحب کو کسی نسخہ کے لئے بہمن سیاہ یعنی کالی بہمنی کی (جو ایک دوائی ہے) ضرورت پڑی اپنے مسخرے کو کہنے لگے کہ پنڈت کو کہنا کہ کالی بہمنی کسی قدر لیکر بھیج دے۔ مسخرے نے پنڈت کو جا کر کہا کہ آج سردار صاحب نے آپسے کہلا بھیجا ہے کہ ایک سانولی جیسی مصرانی ،، بھجوا دیجئے پنڈت یہ سنکر بہت افروختہ ہوا اور کہنے لگا کہ سردار صاحب کو یہ کب لازم تھا کہ مجھ سے ہنسی کریں۔ سردار صاحب سے آکر کہدیا کہ پنڈت جی ناراض ہوگئے ہیں وہ دوائی نہیں لائینگے اس پر سردار صاحب نے پنڈت کو طلب کرکے وجہ ناراضگی کی دریافت کی تو اس نے کہا۔ کہ آپ نے میری بیوی کو کیوں طلب کیا تھا آخر نوکر سے دریافت کیا گیا کہ یہ حرکت اس نے کیوں کی ہے تو اس نے کہا کہ میں پنجابی ہوں صرف کالی بہمنی کو عمدہ الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی تھی۔ میں نے سمجھا کہ کالی بہمنی کی نسبت سانولی مصرانی اچھا لفظ ہے معلوم نہیں تھا پنڈت جی کیا سمجھ لینگے ہو

۳۶۸۔ ایک شخص کا بیل کھویا گیا تلاش میں نکلا تو راستہ میں جب فقیر کا مزار آتا ہے پر نذر مان لینا کہ اگر بیل مل گیا تو اس مزار پر پانچ روپے نذرانہ چڑھاؤنگا۔ اسکے ساتھی نے کہا کہ بیس روپے کا بیل ہے اور پچاس روپے نذرانے کا وعدہ کر چکے ہو۔ بیل والے نے کہا۔ کہ بیل کے سینگوں کو میرا ہاتھ پڑ لینے دو پھر یہ سب پیر مجھسے لیتے ہی رہیں گے ہو

۳۶۹ ایک قاضی ایک دفعہ لڑکوں کو عربی کا سبق پڑھا رہے تھے سبق

ہیں لیل"، (یعنی سیاہ) آیا قاضی صاحب نے تشریح کی پیلائے جو مجنوں کی معشوقہ تھی وہ بھی اسی لفظ سے ہے اسپر لڑکوں نے کہا کہ لیلائے مجنوں کی معشوقہ تھی تو سیاہ تھی اسپر وہ کیونکر عاشق ہوگیا قاضی نے کہا "لیلے را بچشم مجنوں باندید" اس پر ایک لڑکے نے جواب دیا کہ آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے "دل آگیا گدہی پر تو پری کیا چیز"۔

۷۳۔ ایک مراسی جب فاقوں سے تنگ ہوگیا تو چنوں کی روٹی کھانی منظور کی۔ (کیونکہ ان لوگوں کو نرم ذات کہتے ہیں اور یہ جہاں تک ممکن ہو تو موٹا چھوٹا کھانا پسند نہیں کرتے) ایک روز جب چنوں کی روٹی کھاتے کھاتے تنگ آگیا تو ہاتھ باندھ کر روٹی کے سامنے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا ججمان چنوں تمہارے گاگلے تلے جاتے ہیں تو مزیدار ہوتے ہیں۔ پکوڑے اور بھلے بھی کیسے اچھے بنتے ہیں۔ ہوہیں کیا اور دال کیا سب کچھ اپنی اپنی جگہ مزیدار ہوتا ہے مگر معلوم نہیں تو سے پر پہنچکر تم کو کیا خدا کی مار پڑجاتی ہے کہ کھانے کے کام کے نہیں رہتے ہو

۷۴۔ ایک مراسی کو گھر میں روٹی کے ساتھ ہر روز پیاز ملتا تھا جس کو کھاتا کھاتا وہ تنگ آگیا ایک روز دریا پار کسی دوسرے گاؤں میں کسی ججمان کے گھر میں چلا گیا وہ بھی غریب آدمی تھا اس نے روٹی پر وہی پیاز رکھدیا مراسی پیاز کے سامنے ہاتھ باندھکر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کہ ججمان میں تو فلاں (پتن) گھاٹ سے گذر کر آیا ہوں تو مجھ سے آگے ہی آگے کس طرح پہنچگیا ہو

۷۵۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مراسی اپنے زمیندار و نکے گھر میں کسی دوسرے گاؤں میں رات کے وقت چلا گیا۔ بیچاری زمیندارنی کے گھر میں تھوڑا سا آٹا تھا۔ اور تھوڑا منڈل کا جو ایک قسم کا سیاہ رنگ غلہ ہوتا ہے اور اس کی روٹی سیاہ رنگ کی پکتی ہے زمیندارنی نے پکی کی

روٹی اور ایک منڈل کی مراسی کے آگے رکھی مراسی نے منڈل کی روٹی کو بُرا مانا اور کمی کی روٹی اوپر سے اٹھا کر کہنے لگا بی بی تو ابھی روٹی کے ساتھ ہی آگیا ہے اسکو اٹھا لو ۔

۳۷۳ - ایک بدچلن اور بدمعاش شخص جب مرگیا تو پادری صاحب جنازے کے لئے طلب کئے گئے ان کو حسب دستور اس وقت مرحوم کی زندگی کے اچھے اچھے کاموں کا ذکر کرنا ضروری تھا پادری صاحب نے بہتیرا سوچا مگر ان کو اسکے کسی اچھے کام کا پتہ نہ لگا - آخر مرحوم کے ایک عزیز دوست کو بلا کر پوچھنے لگے کہ فلانے شخص کی کیا کیا باتیں اچھی تھیں اس نے غور کے بعد کہا کہ اور تو کچھ نہیں مگر اسکی چچی بہت اچھی عورت تھی اور اور اچھا پادری صاحب آپ اسکی چچی کی تعریف پر اکتفا کیجئے گا ۔

۳۷۴ ٹام کیا ہیر نے جو قرض تم سے لیا تھا ادا کر دیا ؟

ڈک نہیں اور نہ مجھکو اس کی پرواہ ہے

ٹام کیوں ؟

مجھے اس وقت بڑا لطف حاصل ہوتا ہے جب کہ وہ اتفاقیہ مجھے دیکھ لیتا ہے تو چھپنے کی کوشش کرتا ہے ۔

۳۷۵ مریض ڈاکٹر صاحب میں بل ادا نہیں کر سکتا ۔

ڈاکٹر کیوں

مریض اس لئے کہ میری حالت پہلے سے اچھی نہیں ۔

ڈاکٹر اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے میری نصیحت نہیں مانی ۔

مریض : بے شک جب میں نے آپ کی نصیحت نہیں مانی تو آپ کا بل کیونکر ادا کروں ۔

۳۷۶ شہنشاہ روس : میرے دل میں ایک عجیب خوفناک خیال سمایا ہے

ڈاکٹر ہالی آلکز [illegible] روس کیا حضور ؟

شہنشاہ روس ۔ جس شخص نے میرے دانت بنائے ہیں اگر مہلت ہوتی تو ضرور اس نے میرے دانتوں میں ڈائنامیٹ بھر دیا ہوتا پس آپ بھی سمجھ جائیں کہ زور سے دانت دبا لئے سارا محل اڑ جائیگا ۔

۴۷۷ مسٹر لیمن ۔ ڈاکٹر صاحب کیا وجہ ہے کہ آپ پہلے مریضوں سے ہمیشہ انکی تنخواہ دریافت فرماتے ہیں کیا ان کی غذا جاننے سے آپ کو علاج کرنے میں کچھ آسانی ہو جاتی ہے ۔

ڈاکٹر ایچڈ ۔ یہ بات نہیں ہے لیکن اس سے مجھے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ میرے مریض کی حیثیت کیا ہے اور اس سے مجھے کس قدر فیس لینی چاہئے ۔

۴۷۸ نواب آصف الدولہ بہادر نے ایک روز انشاء اللہ خاں انشا سے کہا کہ بڑا تعجب ہے تم نے مصرعہ مطرحہ پر اب تک کوئی شعر نہ لکھا۔ انشا نے عرض کیا کہ حضور شاعری مجلس کی نہیں موزونی طبع پر موقوف ہے نواب صاحب نے کہا کچھ بھی ہو مگر اتنا عرصہ کہ ہفتہ سے زیادہ گزر چکا ہے ۔ ایسا [illegible] تو جب کبھی شاعری کا شعر لکھیے تو شعر کیا غزلیں کی غزلیں کہہ ڈالتے ہیں اس پر انشاء اللہ خاں بولے کہ جب ہی تو آپ کے کلام میں لو آتی ہے یہ سنکر نواب صاحب نے کمال طیش میں آکر تلوار میان سے نکالی مگر انشا بھاگ گئے اور حاضرین نے غصہ ٹھنڈا کیا بعد عرصہ کے جب موسم سرما کا آیا جب دستور سرکار سے برف کے آبخورے ملازمین و مصاحبین میں تقسیم ہوئے ۔ چونکہ فہرست میں نام انشا درج تھا اسکو بھی حصہ آیا ۔ آپ نے تقسیم کنندہ کو روکا اور برجستہ رباعی شکریہ کی ایک طور پر لکھکر حضور میں بھیجی ۔

ایسا کہ حضور [illegible] مرا بگڑا اچھا کیا ۔ کاسہ [illegible] کہا یا اچھا کیا
آیا [illegible] انشا کو بھیجا یہ چیز ۔ اس [illegible] دیا اچھا کیا

رباعی کے ملاحظہ سے قصور معاف ہوا اور اپنی جگہ بدستور بحال ہو گئے ۔

۲۷۹ امریکن لڑکی (جو ایک دولتمند باپ کی بیٹی ہے) ڈلیرنس میرے میرے خیال میں تمہیں بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میرے والد نے روپیہ کیونکر کمایا تھا ہمارے ملک میں روپیہ کمانے کے طریقے ایسے ہیں جو تمہارے جیسے نیک شائستہ آدمی کے لئے . . .

کلیرنس (اسکا عاشق) بس میری بس! میں اسبات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے اپنی دولت کیونکر جمع کی تھی ہاں یہ تو بتاؤ کہ وہ دولت اس وقت تک محفوظ ہے یا نہیں

۲۸۰ - ایک مراسی ایک زمیندار کے گھر میں گیا تو کھانے کے وقت زمیندار نے دریافت کیا کہ تم کو روٹی چپڑ دوں یا دودھ کے ساتھ دوں مراسی کس چیز کو دوسری پر ترجیح دے سکتا تھا نہ دودھ چھوڑ سکتا تھا نہ چپڑی ہوئی - جھٹ اپنی معمولی سادگی سے کہنے لگا - چودھرائن روٹی چپڑ دو کہ تو دودھ کے ساتھ ہی کھاؤنگا ٭

۲۸۱ شاہ نصیر صاحب ایک سلطان جی کے محل میں گئے اور شہ نشین کے ایک طاق میں بیٹھ گئے حقہ پی رہے تھے اتفاقاً ایک نواب صاحب آنکلے شاہ صاحب سے صاحب سلامت ہوئی وہاں پر رنڈیوں کا ناچ ہو رہا تھا اس عالم رنگ کو دیکھکر نواب صاحب نے فرمایا کہ استاد آج تو آپ بھی بالا طاق ہیں شاہ صاحب بولے جی ہاں جفت ہونے کو بیٹھا ہوں آپکے تشریف لانیکی

۲۸۲ میاں بیوی سے (جبکہ وہ اس سے کسی امر کے متعلق بحث کر رہی تھی) دانا بلا تامل بیوقوف یقین کر لیتے ہیں

بیوی مجھے تو اسکی نسبت کچھ معلوم نہیں،،

میاں (بڑے زور کے ساتھ) اور مجھے اس پر یقین ہے بیوی نے اس پر قہقہہ لگایا اور وہ متحیر ہوکر اسکی طرف دیکھنے لگا تھے کہ اسے معلوم ہوا کہ بیوی نے اسے بنانے کے لئے فریب دیا تھا ٭

۲۸۳ ایک مرد اور ایک عورت نے ایک پر آب صاف و شفاف تالاب کے

کہا رے ایشور پرماتما کی اطاعت شروع کی اور بڑے عجز و نیاز سے شب
و روز پرارتھنا کی۔ چونکہ ایشور بڑے دیالو ہیں جھٹ ان کی دعا قبول ہوئی
اور حکم ہوا مانگو کیا مانگتے ہو تب وہ سوچنے لگا کہ کوئی عمدہ ور مانگوں تھوڑی دیر
کے بعد عرض کی کہ مہاراج مجھکو اپنی کرپا سے کرامت عطا فرما کہ دن دہاڑے
بازاروں اور حکام وقت کے عہد میں خلقت کو لوٹوں مگر مجھے کوئی ٹھگ نہ کہے
ارشاد ہوا کہ انگریزوں کے عہد میں تم کو وکیل اور پلیڈر بنایا جائیگا۔ بعدہ
عورت کی جانب توجہ ہوئی کہ دل تم کیا مانگتے ہو اس عورت نے دیکھا کہ مرد نے
بڑی عمدہ چیز حاصل کی ہے میں اس سے کم مزے کی چیز کوئی نہ لونگی عرض
کی کہ ہے مہاراج میں کھلے طور پر من مانے چین اڑاؤں پر مجھے کوئی بدکار نہ
کہے حکم ہوا کہ تمکو سادھنی بنایا جائیگا عورت بولی نہیں میں لیڈی بنوں گی؟
بھئی دونوں کی تہذیب اور عقلمندی کے قربان ہو

۳۸۴۔ ایک مرد اشراف فلاکت کے مارے مصیبت زدہ شرم سے شہر
سے باہر ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ایک پیسے کے چنے بھنا کر کھا رہے
تھے اتفاقاً ایک ان کے دوست اس طرف جا نکلے بیچارہ مرد اشراف شرم کے
مارے کٹ گئے اور ان کے دوست کپ چونکنے والے تھے بلا تکلف پوچھنے
لگے کہ بھائی صاحب کیا شغل ہے اور کیا نوش جان فرما رہے ہیں مرد اشراف
نے معاً جواب دیا کہ "خدا میخوراند نخود میخورم"

۳۸۵ ایک نے کہا میں کبھی کسی نوجوان سے شادی نہ کرونگی
دوسری نے کہا بیشک تم اپنی عمر کا تلاش کرو تمہیں جوانوں سے کیا کام"

۳۸۶۔ ایک شخص نے اپنے لڑکے کو ایک میاں جی کے یہاں بٹھایا اور کہا کہ یہ
ماشقیاں پڑھتا ہے آپ اسے معہ معنوں کے پڑھایا کریں چنانچہ میاں جی نے ایسا
ہی کیا جمعرات کے دن آموختہ سننے کو فرمایا تو لڑکے نے ماشقیاں کو نے
پیدا نیم کے معنی کچھ کر دیا معلوم تھا کہ آدمی ... مشرق میں جاتا ہے میاں جی کا

نے خوب کو شمالی کی اور کہا کہ بس بیوقوف بنے تجھکو معنے بتلائے ہو

۳۸۷ مسٹر کٹن میں خیال کرتا ہوں تم سمجھتی ہو کہ مرد کبھی اپنی بیوی کو دھوکا نہیں دیتا" ؟

مس کٹڈر "نہیں نہیں میرا یہ ہرگز خیال نہیں کیونکہ اوسط درجہ کا آدمی اگر دھوکا نہ دے تو اسے بیوی ملنی ہی محال ہے"

۳۸۸ مرزا عباس صاحب خوشنویس ایک خواجہ سرا کے یہاں نوکر تھے لڑکے مشق کر رہے تھے خواجہ سرائے صاحب نے ازراہ مذاق کہا کہ "میر صاحب آپکے قلم میں اس قدر زور ہے کہ لڑکے آپ کو گھیرے رہتے ہیں" دوسرے روز خواجہ سرا صاحب کی گردن کی کوئی رگ چڑھ گئی جس کے سبب سے وہ ماندے ہو رہے تھے۔ باہر تشریف لائے تو لڑکوں نے پوچھا کہ میاں صاحب یہ گردن میں کیا ہوا مرزا صاحب نے وہ مذاق جو اُن سے کیا گیا تھا یاد کر کے جواب دیا کہ کوئی پٹھہ چڑھ گیا ہوگا ؎

۳۸۹- ایک شیخی باز شوہر سیڑھیوں سے جلدی میں اترتا ہوا نیچے گر گیا۔ بیوی نے دوڑ کر پوچھا کیا تم گر گئے ہو میاں نے دیکھا ہاں کہنے میں تو شیخی کرکری ہوتی ہے فرمایا میں نے کسی نہ کسی طرح نیچے آنا ہی تھا اس طرح نہ سہی اس طرح سہی ؎

۳۹۰ سنسٹوں شاعر اخبار پڑھنے والوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کرتا ہے ؎ بدطینت شخص دیوالیہ لوگوں کی فہرست کی طرف دیکھتا ہے تاجر نرخ اجناس کیطرف دلال ہنڈوی کی قیمت بوڑھی خادمہ شادیوں کی فہرست۔ فضول خرچ بیٹا اموات کا کالم اور بورڈنگ اسکول کی نوجوان مسیں شادی عشق و عاشقی کے متعلق عام امور کی طرف دیکھتی ہیں" مگر ہندوستان میں اخبار پڑھنے والوں کی چند اور قسمیں بھی ہیں ایک تو وہ احمق جو صرف جنگ کی خبریں [illegible] دیکھتے ہیں اور ایک

اور ایک وہ بدمعاملہ جو نئے اخبار کی تاک میں رہتے ہیں کہ کب نکلا اور صرف ایک پیسہ کے کارڈ پر ایک دو سال تک مزے سے مطالعہ کیا ۔

۰ ۲۹۳ پنجاب میں ایک میاں جی ایک ابجد خواں لڑکے کو سیپارے کا سبق ہجے کرکے پڑھا رہے تھے آگے لکھا تھا - دُون میاں جی نے کہا بتا یہ کیا حرف ہے لڑکا کچھ سمجھتا ہوتا تو کہہ دیتا اب میاں جی لقمہ دینے لگے ۔ ابے رات کو روٹی کے ساتھ کیا کھایا تھا"

لڑکا - سالن

میاں جی :۔ اور کل دوپہر کو

لڑکا - بینگن "

میاں جی :۔ اور پرسوں "

لڑکا ساگ "

میاں جی ابے الّو کے پٹھے کبھی دال بھی کھائی ہے یا نہیں یہ دال ہے "
پھر کہا آگے بڑھے اور پوچھنے لگے وہ گول سروالی کیا ہے " لڑکا بالکل نہیں سمجھا تب میاں جی نے پنکھا اٹھا کر ہلایا اور پوچھا یہ کیا ہوا "

لڑکا - جھل (جھولنا مراد ہے)

میاں جی اور وہ جو چلتی ہے اسکو کیا کہتے ہیں "

لڑکا :۔ آندی "

میاں جی تم کو خدا کی مار وا (پنجابی ہوا کو کہتے ہیں) نہیں چلتی چل آگے اور نون کی اس طرح مٹی خراب کرنی شروع کی - وہ آگے وہ گھیرے والا گول اور ایک نقطے والا کیا ہے

لڑکا :۔ جیم "

میاں جی " ابے ہانڈی وہ ہنڈیا میں کیا ڈالتے ہیں "

لڑکا :۔ مرچ "

میاں جی " اور کیا ڈالا جاتا ہے "
لڑکا " ہلدی مصالح پیاز لہسن "
میاں جی " گدھے کے بچے تم لون نمک نہیں کھایا کرتے ہو جبھی تو عقل پاس نہیں گذری اور میری بھی ساری عقل ماردی ہے "

۳۹۲ ریاست جموں کا چشم دید واقعہ ایک صاحب اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ ایک سردار صاحب اراکین سلطنت میں سے کسی سرحدی خدمت پر بھیجے گئے جب گلگت اور اسکے بھی پرے سے ہو آئے تو مہاراج کی سرکار سے ان کے منصب میں ترقی کیگئی آپ اسپر بہت پھولے کسی ضرورت کی وجہ سے ایک روز سرکار میں عرضی گزرانے کی ضرورت پیش آئی ماشاء اللہ تھے ان پڑھ منشی کو حکم دیا کہ عرضی لکھو منشی نے عرضی لکھکر اخیر میں لکھدیا فدوی سردار بلاقا سنگھ آپنے غصہ میں قلمدان اسکے منہ پر کھینچ مارا کہ اے بیوقوف ہمکو اب بھی فدوی لکھتا ہے اب سرکار کی اتنی خدمت کر کے لوٹے ہیں اور ہماری اتنی عزت بڑھ گئی ہے آگے تو فدوی لکھا ہی کرتا تھا منشی نے عذر کیا کہ غریب پرور سرکار میں جو عرضی بھیجی جاوے اس میں یہی لکھنے کا دستور ہے سردار مذکور نے کہا کہ نہیں اب ہم کو فدوا لکھا کرو فدوی بہت چھوٹے نوکروں سے مراد ہے ۔

۳۹۳ میری ایک چھوٹا سا لڑکا اپنی جوان بہن میری کے کمرے سے روتا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا اور کہا آپ نے کل مجھے کس بات پر مارا تھا " باپ نے جواب دیا کاٹنے پر تم نے بہت زور سے بولی کو کاٹا تھا ۔ اب نہ کاٹنا " میری " اچھا آپ نے مجھے تو مارا اب اس بیبی ہے اس جنٹلمین کو کیوں نہیں مارتے " باپ " کس جنٹلمین کو " میری " وہ جو میری کے کمرے میں ہے اس نے ابھی ابھی میری کا ہونٹ کاٹ کھایا ۔ اور میری بیچاری کو اتنی تکلیف ہوئی کہ جھٹ

اس جنٹلمین کے گلے میں باہیں ڈال کر اس کا دور سے گلا گھونٹنے لگی

۴۹۴ چھوٹا لڑکا ۔ یہ ساری عورتیں کس لئے اس جگہ جمع ہو رہی ہیں
چھوٹی لڑکی ۔ وہ اس بچہ کو دیکھنے جمع ہوئی ہیں جو ابھی پیدا ہوا ہے
چھوٹا لڑکا ۔ بچوں کی پیدائش تو کوئی عجیب بات نہیں ۔
چھوٹی لڑکی ۔ ہاں لیکن سنا ہے کہ وہ شاید دیکھنا چاہتی ہیں
آجکل بچوں کا کیا فیشن ہے ''۔

۴۹۵ ۔ ایک وکیل نے اپنی جورو سے کہا کہ میری زندگی بڑی خراب ہے میں اس سے عاجز آ گیا ہوں بیوی نے دریافت کیا کیوں ؟ اُسنے کہا کہ مدعاعلیہ کی جانب سے عدالت میں تقریر کرتے تین روز ہو چکے ہیں اور کل و پرسوں اور باقی ہیں ۔ بیوی نے کہا کہ مختصر کیوں نہیں کر دیتے وکیل نے جواب دیا کہ تب تک مختصر نہیں کر سکتا جبتک اہل جیوری مقدمہ کا ثبوت بھول جائیں ۔

۴۹۶ کسی عدالت کا مقدمہ ۔ ایک سفید ریش لمبی داڑھی والے کے اجلاس میں پیش ہوا حضرت نے اظہار کے وقت پوچھا کہ کیوں بی تمہارے باپ کا کیا نام ہے رنڈی خاموش رہی مکرر پوچھا کہ کیوں نہیں بتاتی ۔ شرماتی کیوں ہے ۔ رنڈی ظریف اور حاضر جواب تھی بول اٹھی ۔ کس کا نام بتلاؤں ۔ حضور اپنا ہی نام لکھ لیں ۔

۴۹۷ ۔ ضلع علیگڑھ میں ایک ٹھاکر قرضہ نہ ادا کرنے کی علت میں جیلخانہ کاٹ رہے تھے ڈگریدار آٹھ روپے ماہوار خرچ کے ادا کرتا تھا ایک روز بیٹھے بیٹھے انہیں کچھ خیال آیا ڈگریدار کو کہلا بھیجا ۔ ذرا تکلیف کر کے یہاں تک چلے آؤ تو ہمارا تمہارا فیصلہ ہو جائے '' اندھا کیا چاہے دو آنکھیں ۔ ڈگریدار فوراً گیا ۔ ٹھاکر صاحب نے فرمایا ' مجھے ندامت ہے کہ میں یہاں بیکار و بے سود پڑا رہتا ہوں اور میری

وجہ سے تمہارے آٹھ روپے ماہوار رائیگاں ہوتے جاتے ہیں خیر اپنا تو ایسا
کچھ فکر نہیں تمہارے روپے ناحق صرف ہونیکا نہایت رنج ہے معلوم نہیں
اور ابھی کتنا خرچ ہو چونکہ میں تمہارا نقصان گوارا نہیں کرسکتا اسلئے
تم سے فیصلہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم مجھے جیلخانے سے رہا کرا دو اور تین روپیہ
دیدیا کرو باقی کے پانچ قرض میں کاٹ لیا کرو

۳۹۸ ۔ ایک محنت مزدوری کرنیوالے کی لڑکی جو بچپن ہی سے کسی امیر شخص
کے ہاں نوکر تھی دن بھر کام کرتے کرتے جب کام کاج سے تھک جاتی تو کہا کرتی
تھی کہ کاش میری شادی ہو جاتی اور میری ہڈیوں کو کسی دن آرام تو پہنچتا
اسکی مالکہ نے ایک روز اسے یہی کہتے ہوئے سن لیا اور اچھا ایک پڑوس کے
مزدور سے اسکی شادی کردی کچھ دنوں بعد وہ بیبی اسکی خبر لینے گئی
اور پوچھا کہ میری ۔ اب تو تیری ہڈیوں کو بہت آرام پہنچتا ہوگا میری نے
آہ بھر کے کہا ہاں بیبی ہڈیوں کا حال تو پھر پوچھنا فی الحال جبڑے
کی ہڈیاں بہت آرام کیا کرتی ہیں

۳۹۹ ایک شخص نے نظم کی کتاب لکھی اور اسکو ایک مطبع میں طبع کرایا اسکے
دوستوں نے اسکو مشورہ دیا کہ تمہاری کتاب فروخت نہیں ہوگی اور اسلئے
تم کو بہت خسارہ ہوگا کچھ دنوں کے بعد بیچارے شاعر نے نہایت پژمردہ
دل کے ساتھ مالک مطبع کو چٹھی لکھی کہ مہربانی کرکے اطلاع دیجئے کہ میری کتاب
کس قدر نکل گئی ہے اور باقی آپ کا روپیہ ذمہ کیا کچھ ہے؟
اس کا جواب مالک مطبع نے دیا کہ آپ کی کتاب کی ایک کاپی بھی نہیں رہی
البتہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ناک جس قدر فروخت ہوئی تھی اس سے اصلی لاگت سے بیس پونڈ کم وصول ہوئے تھیں ۔

۴۰۰ نوجوان (لڑکی کے باپ سے) جناب آپکی ماہ پارہ لڑکی سے جدا رہکر دنیا میں زندگی کاٹنا عذاب ہو جائیگا آئیندہ آپکو اختیار ہے ۔
بوڑھا باپ بیٹا یاد رکھو۔ مگر اس کو تم سے بیاہ دیا گیا تو زندگی کے دن کاٹنا اس سے زیادہ دردناک عذاب ہوگا

۴۰۱ معشوقہ واللہ چاندنی رات کو کیسی بہار کا سماں ہوتا ہے اس خوشنما ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی میں سیر کرنے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے اسکی بھی کوئی حد ہے
عاشق : پیاری کوئی ہمارے دل سے پوچھے کہ چاندنی راتیں اچھی ہیں یا اندھیری

۴۰۲ چار شخصوں نے ملکر روئی کی تجارت کی اور بہت سی روئی ایک کوٹھڑی میں بھر کر چوہوں سے بچانے کے لئے ایک بلی شرکت میں پالی اور یہ طے ہو گیا۔ کہ اس بلی کا فلاں پاؤں فلاں شخص کا حصہ اتفاق سے بلی کا پاؤں زخمی ہو گیا اس شخص کے مالک نے زخم پر چھوٹا سا کپڑا تیل میں ڈبو کر باندھ دیا ایک رات بلی کوٹھری میں چوہے پکڑنے گئی سامنے چراغ روشن تھا بلی گھبرا کر روئی کے ڈھیر میں جا گھسی اور تمام روئی اسوقت جلکر خاکستر ہو گئی جب شرکا کو معلوم ہوا تو تینوں شریکوں نے اس زخمی پاؤں کے مالک پر نالش دائر کی کہ اسکے حصہ کے پاؤں کی وجہ سے ہماری روئی جل گئی ہم کو معاوضہ نقصان دلایا جائے حاکم نے بعد سماعت مقدمہ کو بدیں وجہ خارج کر دیا کہ آگ مدعا علیہ کے حصہ کے پاؤں کی وجہ سے لگی ہے لیکن مدعیان کے تینوں پاؤں روئی تک اس پاؤں کو پہنچا سکتے تھے پہنچا گئے اگر حصہ مدعیان کے تینوں پاؤں روئی کے ذخیرے تک بلی کو نہ پہنچاتے تو نقصان نہ ہوتا ۔

۴۰۳ ایک خانساماں نے مہمانوں کی [illegible] گھنٹی کی آواز سے کھانا [illegible]

ہو گئی ہے۔ اور شرم نہیں آتی کہ لوگوں کے بال بچوں کو ڈراتا پھرتا ہے ؎

۴۰۷ کسی بخیل سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو علوم میں کونسا علم سب سے زیادہ پسند ہے اس نے جواب صرف و نحو دیا پوچھا آٹھوں میں سے کونسی آٹھ و کہا قوتی السفہاء اموالکم (مت دو بیوقوفوں کو اپنا مال)

۴۰۸ پٹھانوں کے لڑکے فتح پوری میں سورت یوسف کی تفسیر پڑھ رہے تھے ملا نے پوچھا حضرت یوسف کو جو ان کے بھائیوں نے بیچ ڈالا تو کیا بڑی کی؟ کہا فقط ایک ایسے نفیس مال کو کوڑیوں کے مول پھینک دیا ؎

۴۰۹ حضرت تبسم کے صاحبزادے ایک رئیس کی ملاقات کو گئے انہوں نے پوچھا آپ کا اسم شریف؟ آپ نے فرمایا حضار شریعت رئیس نے کہا دولت خانے کو نہیں پوچھتا ہے۔ رئیس کو معلوم ہوا کہ واقعہ میں انکا نام ہی یہ ہے تو بہت ہنسے اور تبسم کی معذرت خواہی کی ؎

۴۱۰ ایک دہقان نے تو تم بیس روپے اس گھاٹے کی قیمت نہیں لیتے تو دوسرا دہقان (صاحب) کل تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم اس کو بیس روپے پر فروخت کرتے۔ دہقان: ہاں تو میں نے کہا تھا مگر اب میرا ارادہ نہیں۔ کیا وجہ؟ تم کو معلوم ہے گھاٹا میری بیوی کی ہے اور وہ کہتی ہے کہ اگر تم نے اسکو بیچ دیا تو میں روروکر جان دیدوں گی۔ اگر دیا ساتھ چکی تھی نہیں کہ کیوں نہیں بیچ دو گے؟ وہ کس طرح؟ "ابھی بیس روپے نکالو پھر اس کا رونا دھونا دیکھ لیا جائیگا ؎

۴۱۱ ایک دھرم سال کے سوداگر کے پاس کسی وقت بیبی شام روٹی لے کر گئی وہ جانتی تھی کہ کتنی روٹیوں سے خالصہ جی کا پیٹ بھرتا ہے اسلئے وہ بیس روٹیاں لیگئی اور جا کر کہنے لگی خالصہ جی بیس روٹیاں لائی ہوں سردار جی غصے ہو کر کہنے لگے کہ خالصہ جی کوئی گدھا ہے جو بیس روٹیاں کھا جائیگا آدھی روٹی توڑ لو پھر شکر ساڑھے انیس روٹیاں تو گدھے کا کھانا نہیں ہے

لٹیا بھر پانی پیا۔ سڑک پر سوار ہوا۔ دو ہی چڑ اڈ نکل گیا ؎

۴۱۵ ایک مولوی صاحب ایک رئیس صاحب کے یہاں پڑھانے کی ملازمت کے واسطے گئے اور مشاہرہ دریافت فرمایا رئیس صاحب نے فرمایا کہ ہمارے یہاں کی شرح تو عہ ماہواری اور کھانا بھی ہے مگر چونکہ آپ لائق ہیں لہذا آپ کو عگا دو روپے ماہواری اور کھانا ملیگا مولوی تھے چلے تن اور حاضر جواب اتفاقاً ایک کوچبان بھی رئیس مذکور کا وہاں موجود تھا اسکی طرف اشارہ کرکے رئیس صاحب سے دریافت کیا کہ آپ اسکو کیا تنخواہ دیتے ہیں رئیس صاحب نے کہا صرف پندرہ روپے ماہواری مولوی صاحب نے جواب دیا کہ آپ بڑے نادان اور بے وقوف ہیں کہ اپنے لڑکوں کو کوچبان کے کام کی تعلیم کیوں نہیں دلاتے اگر پڑھ جائینگے۔ تو چالیس برس کی عمر میں مجھ تک پہنچینگے اور مشکل سے ۱۲ ر ماہواری اور کھانے پر کہیں نوکر ہونگے اگر کام کو چبانی کا سیکھینگے تو دس روپے ماہواری کے سائیس تو کہیں ہو جائینگے ؎

۴۱۶۔ ایک قاضی بخیل سے کسی سائل نے کہا کچھ کھلائیے۔ قاضی نے جواب دیا کہ یہ محکمہ قضا ہے نہ دوکان طباخ یہاں قسم کھائیے اور چلے جائیے ؎

۴۱۷۔ ایک مقرر صاحب اپنی تقریر میں بیان کرنے لگے کہ اس مضمون کو میں تیرہ حصوں میں بیان کرونگا لیکن حاضرین نے مضمون کی اسقدر طوالت سنکر بے چینی ظاہر کی اس پر مقرر صاحب کہنے لگے کہ آپ لوگوں کی خاطر ہم ایک درجن حصے اس مضمون کے چھوڑ دیتے ہیں ؎

۴۱۸ ماں۔ معلوم نہیں ہم اس چھوٹے بچے کا کیا نام رکھینگے
بڑا لڑکا ؎ اماں جب یہ رات کو رو رہا تھا اس وقت ابا جان نے اسکو کئی ناموں سے پکارا تھا میں سمجھتا ہوں ان ناموں میں سے تو جب یہ بڑا ہوگا کسی نام کو پسند نہیں کریگا ؎

۴۱۹ - ایک احمق کو بیوی نے کہا کہ دو آنے کا تیل لے آؤ وہ ایک کٹورا

اتنا بڑا نہیں تھا کہ اس میں دو آنے کا تیل سما سکتا اسلیئے تھوڑا سا تیل کٹورے سے بچ رہا دوکاندار نے کہا کہ اس کو کہاں ڈالوں میاں حماقت مآب نے کٹورے کو الٹا کر کے کہا پیندی میں ڈالدو اس پر جتنا تیل کٹورے میں تھا سب گر گیا جب گھر پہنچے تو بیوی کو کہا کہ تیل لے آیا ہوں اور کٹورے کا پیندا دکھلادیا وہ حیران ہوکر پوچھنے لگی کہ کیا اتنا ہی تیل دو آنے کا لائے ہو اس نے کٹورے کو سیدھا کرکے کہا نہیں ادھر بھی تو ہے اور اس حرکت سے ادھر کا تیل بھی گر گیا ؎

۴۲۰ لکھنؤ کے نواب آصف الدولہ بہادر کی سرکار میں ایک شخص دولت نامی ملازم تھا کسی وجہ سے نواب صاحب نے اس کو برخاست کردیا دوسرے روز وہ بیچارہ حیران ہوکر دروازہ میں بیٹھ رہا نواب صاحب گذرے تو عرض کی "حضور دولت چلی جاوے" نواب صاحب نے کہا "دولت ہرگز نہ جاوے کبھی کسی نے دولت کو بھی جواب دیا ہے" غرض میاں دولت کا روزگار پھر بن گیا ؎

۴۲۱ ایک عورت نے اپنے شوہر کو اسبات کا یقین دلایا کہ میں نے آج تک نہ تمہارے سامنے کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ کبھی بولوں گی اس نے جواب دیا مجھے اس میں کچھ شبہ نہیں۔ البتہ جب کبھی آئندہ تم مجھے دھوکا دوگی تو میں تمہارے پیانو کو چاقو سے کھرچ دیا کرونگا یہ سنکر عورت چلا اٹھی خبردار ایسا نہ کرنا میں تمہاری خاطر سے اپنے پیانو کا ستیاناس کرنا نہیں چاہتی

۴۲۲ "آج یہ سڑک پر اس قدر ہجوم کیوں ہے کیا کوئی شخص بیمار ہے" یہ الفاظ ایک شخص نے کہے جو سڑک پر سے گذر رہا تھا ایک مکان کے دروازہ پر ایک شخص کھڑا تھا اس نے انگلی لبوں پر رکھکر خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر دبی زبان میں کہنے لگا ایک نوجوان چھ سال سے میری لڑکی سے کورٹ شپ کرتا تھا چڑ اٹک رہا ہے میں خیال کرتا ہوں آج وہ شادی

کی درخواست کرنیکا ارادہ رکھتا ہے ہم سب اسباب کے نگران ہیں
کہ کہیں وہ ڈر کر بھاگ جاوے ؁

۲۴۴ ایک نادان خوش اعتقاد کسان نے اپنے پروردگار سے اسطرح دعا مانگی
شروع کی تھی اے میرے اچھے خدا میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ تیرا کوئی ساجھی
نہیں مجھ پر کرم کرتے ہوئے ملا کہتے ہیں کہ تو قوی اور قدیر ہے محیط ہے
ہیں الغ بیچدار باتیں کچھ نہیں سمجھ سکتا مگر اتنا جانتا ہوں کہ لاٹ صاحب سے
بھی بڑا ہے عالم لوگ کہتے ہیں کہ تو ہر ذرہ عالم کا منتظم ہے میں اپنے چھوٹے
سے کمزور خیال کو اتنے چکر نہیں دے سکتا کہ ہر ذرہ پر نظر دوڑا کر تیری قدرت
کی کارروائیوں کا مشاہدہ کروں مگر یہ جانتا ہوں کہ حاکم بندوبست نے
بغیر تیری مرضی کے مجھ پر ٹیکس نہیں بڑھایا اے میرے داتا مجھ پر رحم کر جب تو ہر ذرہ
کا منتظم ہے تو میرے کھیتوں میں بہت سا غلہ کیوں نہیں پیدا ہوتا کہ اس کو بیچ
کر جو باقی بچے اس سے بال بچوں کو پالوں اے اللہ تو ہر جگہ ہے مگر شاید اس جگہ
میں تو نے توجہ نہیں کیا اور اگر کیا تو میری ابتری حالت کو دیکھکر مجھکو اپنا بندہ
نہ سمجھا اگر یہ سمجھا گو گنہگار رہا ہوں ۔ اسی وجہ سے مجھ پر [illegible] اے اللہ میرا
گناہ معاف کر وہ گناہ چھوٹا سا ہے میں نے تیلی والے صاحب کی ایک [illegible]
چرائی تھی مگر اسکے بدلے دو مہینے کی قید بھگت لی اس نے میرے کھیت کا نقصان
کیا تھا جس کے لئے اسکا [illegible] کیا تھا ۔ اسکے سوا اور کوئی گناہ بھی نہیں کیا ۔
کسی کی زبان وہاں [illegible] تو مجھ پر اپنا فضل کر اور میری
اس دعا کو [illegible] کے ہاتھ صاحب لوگوں کے پاس
بھیج دے اور [illegible] مالگذاری کے واسطے ذرا سختی نہ کیا

۲۴۵ ایک سوداگر صاحب کے پاس ایک [illegible] رکھتا وہ جب کبھی
انعام مانگتا [illegible] کہ اس وقت ملیگا جب ہمارے [illegible]
[illegible] اختیار کیا کہ جب [illegible]

کو چلا جاتا تو سردار صاحب کہا کرتے "ارے بد قسمت جو تو اس وقت ہوتا تو جو منہ سے مانگتا تجھکو ملجاتا" اور صبح کو مراسی کو کہتے کہ رات کئی مرتبہ موج آتی ہے مگر تو اسوقت پاس نہیں ہوتا مراسی سمجھتا تھا کہ یہ سب نہ دینے کا بہانہ ہے ایک روز وہ چپکے چپکے سردار صاحب کے خلوت خانہ میں ان کی چارپائی کے نیچے چھپ کر لیٹ گیا حسب معمول سردار صاحب کی جو رات کو کسیوقت آنکھ کھلی تو کہا کہ بد قسمت میرزادہ اگر اس وقت موجود ہوتا تو جو مانگتا پاتا مراسی جھٹ چارپائی کے نیچے سے نکلکر کہنے لگا میں تو حاضر ہوں سردار صاحب نے جھنجھلا کر کہا۔ چل بے حرامزادے تو نے تو ہماری موج ہی بھگا دی ہے ۔

۴۲۵ مزہ کیا وہ نوجوان جو آپ کی دختر سے ملنے آتا ہے رات کو دیر تک ٹھہرا کرتا ہے؟
ہاں وہ رات کے وقت اتنی دیر تک ٹھہرا کرتا ہے کہ جب صبح کے وقت میں دفتر جانے لگتا ہوں تو اس خیال سے کہ ان کے ایک دوسرے کو الوداع کہنے میں حرج واقع نہ ہو پچھلے دروازہ سے نکل جاتا ہوں"

۴۲۶ مجسٹریٹ (مدعی سے) دیکھو جب تم پر حملہ ہوا تھا تو کیا موجود تھا ؟
مدعی حضور انور میں اسی وقت وہاں پہنچا تھا ۔

۴۲۷ ایک دوست کیا تم کو مس ہرمن سے یہ ظاہر کرنے میں بڑی دقت پیش آئی تھی کہ تم اس پر مفتون ہو"
دوسرا دوست وہ نہیں بلکہ ایک مہینہ بعد مجھکو یہ ظاہر کرنے میں بڑی مشکل پیش آئی تھی کہ میں نے اس سے اظہار محبت کرنے میں غلطی کی ہے"

۴۲۸ فرانس کا شاہی خاندان بوربونس جب ۱۸۳۰ء میں تخت سے اتارا گیا اور سلطنت جمہوری ہو گئی تو ایک فریق اصلی وارثان تخت کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے لوگ جمعیت بنا کر حقیقی وارثوں کا حامی کہنے لگے ایک امیر جو اسی فریق میں شامل تھا اصلی وارثوں کی حمایت میں بڑی ڈینگ مارا کرتا تھا ایک مرتبہ ان لوگوں نے دو کروڑ سکہ فرینک جمع کر کے اپنی کارروائی

شروع کرنی چاہی - اور ایک شخص امداد طلب کرنے کیلئے اس امیر کے پاس گیا امیر نے کہا :-

بادشاہ سلامت کی خدمت کے لئے میرا خون تک حاضر ہے مگر میرا......

اس شخص نے بات کاٹ کر کہا مگر ہم خون جمع کر کے بٹن بنانے کا کارخانہ جاری کرنا نہیں چاہتے ؎

۴۲۹ ملزم وکیل (گواہ سے) تم کہتے ہو کہ دیوار تین گز بلند تھی اور تم نے اس کے پیچھے دیکھ لیا کہ ملزم کیا کر رہا ہے بھلا بتاؤ تم دوسری طرف کھڑے تھے اور سیڑھی یا کسی اور چیز پر نہیں چڑھے تھے (خوش ہو کر یا رلیا جوڑی کو)

گواہ بے شک میں نے بچشم خود دیکھا ہے ؎

وکیل تو اب تم کو بتلانا ہوگا کہ ایک آدمی تمہارے قد کا جو کہ دو گز سے بڑا نہیں تین گز بلند دیوار کے اوپر سے ملزم کی حرکات کس طرح دیکھ سکتا ہے جبکہ وہ کسی چیز پر سوار بھی نہیں ؎

گواہ :- سرکار اس سوراخ سے جو دیوار میں ہے ؎

۴۳۰ ماں غصہ کے ساتھ کیا تم نہیں جانتے کہ بڑے بادشاہ سلیمان نے فرمایا تھا اگر چھڑی کو بچا دیئے تو لڑکے خراب ہو جائیں گے ؎

لڑکا ہنس لیکن انہوں نے یہ اس وقت کہا تھا جب وہ جوان ہو چکے تھے لڑکپن میں ایسا کہتے تو بات کا اعتبار بھی ہوتا ؎

۴۳۱ ایک دن نواب مرزا مانی لکھنؤ والے فیل پر سوار ہو کر بازار میں گئے وہاں ایک بقال زادہ شرابی کھڑا ہوا تھا۔ دیکھ کر کہنے لگا۔ او ہاتھی والے ہاتھی بیچو گے۔ نواب صاحب نے سنکر ہیدہ دانستہ کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن پھر اسی طرح اس دوکان پر جلوہ افروز ہو کر اس لڑکے سے یوں بولے کہ کل تو نے ہاتھی مانگا تھا - آج خرید لے - لڑکا بولا - خداوند وہ سوداگر کل والے ڈیرا کوچ کر گئے" اس پر نواب صاحب کو تسلی ہو گئی ؎

۴۳۲ ایک شخص اپنی ادویات کی بڑی تعریف کرتا تھا اسکا مقولہ تھا۔ ان سے انسان کو طاقت ہوتی ہے تندرستی قائم رہتی ہے اور زندگی بڑھتی ہے ایک شخص نے کہا۔ جناب ہمارے بزرگ جو بڑے قوی ہوتے تھے اس وقت یہ دوا کہاں تھی اس نے کہا پھر وہ لوگ ہیں کہاں؟ اس نے کہا مر گئے تو بس خود ہی انصاف کرو میری دوا کھاتے تو کیوں مرتے؟

۴۳۳ ایک بوڑھے نے ایک شخص کو گالیاں دیں پھر اس نے اسطرح معافی مانگی۔ جناب من، جو کچھ میں نے کہا اس کا وہ منشا ہرگز نہ تھا جو آپ سمجھے دیکھئے میرے اگلے دانت ٹوٹے ہوئے ہیں جب میں باتیں کرتا ہوں تو دو چار باتیں خود بخود پھسل پڑتی ہیں۔

۴۳۴ ایک اخبار جاری کرنے والے نے اپنے اشتہار میں یہ فقرہ لکھا تھا کہ بہ استثنائے ایڈیٹر ہمارا کل عملہ نہایت کوشش سے منتخب کیا گیا ہے اسلئے ہر طرح کامیابی کی امید ہے۔

۴۳۵ ایک میم صاحب ایک ریل گاڑی میں جب سوار ہونے لگیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک اور شخص بندوق لئے بیٹھا ہے میم صاحب نے دریافت کیا کہ یہ بھری ہوئی ہے مسٹر شکاری نے کہا جی ہاں مگر اس کی نالی میں کاگ لگائے دیتا ہوں میم صاحب کی خاطر جمع ہو گئی۔

۴۳۶ بوسہ کی تعریفیں ولایت کے اخبار ٹٹ بٹس میں ایک اشتہار چھپا تھا کہ جو شخص بوسہ کی بہترین تعریف لکھیگا اسکو انعام ملیگا چنانچہ کئی لوگوں نے اپنے خیال ظاہر کئے بہترین تعریف بوسہ کی یہ سمجھی گئی تھی۔

بوسہ ایک میٹھا اور بے لذت لقمہ ہے جس قدر اس میں محبت کی چاشنی دیجاتی ہے اتنا لذیذ اور فرحت بخش ذائقہ ہوگا۔

باقی ماندہ بوسہ کی تعریفوں کا انتخاب حسب ذیل ہے۔

بوسہ محبت کے درخت کا سب سے شیریں پھل ہے جس قدر وہ پھل شجر

محبت سے توڑا جاتا ہے اتنا ہی اور پیدا ہوتا ہے
بوسہ ایک غذا ہے جس سے محبت کے مشغلے کا پیٹ بھرا جاتا ہے
بوسہ شادی اور کورٹ شپ کے مختصر ہنگوں میں صلح کا جھنڈا ہے
بوسہ محبت کا نہائت فرح بخش اظہار اور رنج کی نہائت تسلی بخش خوشبو ہے
بوسہ ہماری خانگی ڈسپنسری (یعنی دوخانہ) کا اعلےٰ ٹنگچر (مرکب) ہے
بوسہ وہ ہے جسکے لئے مرد شادی کے قبل اور عورت شادی کے بعد جھگڑتی ہے بوسہ ایک چکنی شے ہے جسکے بغیر محبت کی کل میں زنگ لگ جاتا ہے وغیرہ"

۴۲۷ آقا (نوکر سے) آج تم موقوف ہوئے ہو
نوکر۔ کیوں صاحب میں نے کیا کیا ہو
آقا۔ تم نے کچھ نہیں کیا اسی سے تم کو موقوف کرتا ہوں ہو

۴۲۸۔ عورت مثل سمندر کے ہے جو اس پر فتح پالیتا ہے اسکی سیدھی ہستی ہے۔ اور جو اس سے ڈرتا ہے اس پر وہ غالب ہوتی ہے ہو

۴۲۹ ایک کلرک نے اپنے افسر سے ۲۴ گھنٹے کی چھٹی لے لی کلرک چلا گیا اور چار روز تک نہ آیا افسر نے سبب دریافت فرمایا۔ کلرک نے جواب دیا کہ میں معافی کے قابل ہوں کیونکہ آپ یہ جانتے ہیں کہ میں دفتر میں ہر روز ۶ گھنٹے کام کرتا ہوں اور میں نے ۲۴ گھنٹے چھٹی مانگی۔ اسلیئے چار روز تک غیر حاضر رہا ؟

۴۳۰۔ دنیا میں تین روز بعد تین چیزیں تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ بارش مہمان عورت

۴۳۱ ایک شخص کی بگھی میں گدھا جتا ہوا تھا اتفاقاً دوسری بگھی کی ٹکر سے گاڑی ٹوٹ گئی اور گدھا مر گیا اس کا عدالت میں مقدمہ گیا معائنہ کا ایک گواہ ایک دیہاتی تھا جب اس سے وکیل نے دریافت کیا کہ بتاؤ یہ واقعہ کس طرح ہوا تو اس غریب نے کہا کہ حضور سنئے (عرض کیا) وکیل صاحب تو دیوار میں اور میں گاڑی ہوں جج صاحب نے کہا آگے بولو وہ بولا میں گاڑی ہوں اور جیسے حضور گدھے ہیں ہو

اس پر فرمائشی قہقہہ پڑا ؛

۴۴۲ کسی شخص کا ڈول چوری جاتا رہا اُس شخص نے مشتہر کر دیا کہ چور صاحب بڑی عنایت کریں کہ جیر گھر سے کنوئیں کو بھی لیجائیں کیونکہ اب وہ میرے پاس بیکار پڑا ہے کس کام آئیگا ؛

۴۴۳ ہاں میں لاہور ہو آیا ہوں واقعی وہاں کے باشندے بڑے چالاک ہیں

تم نے ان کی کیا چالاکی دیکھی تھی ؟

جب میں ریل پر سوار ہوکر واپس آنے لگا تو سٹیشن پر ایک پیکٹ بٹون کا خریدا تھا اُس پیکٹ پر لکھا تھا۔ کہ اس میں ۱۰۰ بٹن ہیں لیکن گننے پر ۳ کم نکلیں ؛

۴۴۴ جنٹلمین نقب زن سے میں پوچھتا ہوں تم میرے مکان میں کیا کر رہے

نقب زن ؛ کیا یہ تمہارا مکان ہے ؟ میں نے تو سمجھا تھا کہ کرایہ پر ہوگا

جنٹلمین - ہاں - ہاں - ہمارا مکان ہے

نقب زن اچھا تو بگڑتے کیوں جاتے ہو لو خدا حافظ ؛

۴۴۵ بی بی کیوں شبراتن یہ کیا بات ہے چھ مہینے ہوئے جب تمہارا بیاہ ہوا تین مہینے بعد طلاق لی - اب کہتی ہو پھر نکاح ہو گیا ؛

خادمہ بی بی اس میں تعجب کی کونسی بات ہے راجہ صاحب کو ایسی ماما درکار تھی جسکی شادی ہو چکی ہو میں نے فوراً نکاح کر لیا تین مہینے وہاں نوکر رہی جب قاضی صاحب کی نوکری ٹھیری ان کی بی بی نے کہا مجھے کنواری ماما چاہئے میں نے اسی دن طلاق لے لیا اور نوکری کر لی جب آپ نے کل کہا کہ ہم کو ایسی عورت درکار ہے جسکا مرد باہر ڈیوڑھی پر رہے اور بی بی گھر میں کام کرے میں نے نکاح کر لیا ؛

۴۴۶ شہنشاہ روس اس وقت جبکہ وہاں کے لوگ ایک ہسپتال بنانیکے لئے چندہ جمع کر رہے تھے پیرس میں موجود تھے حسب دستور جہاں بڑے بڑے امرا کے پاس لوگ مانگنے کے لئے پہنچے انکے پاس بھی گئے اور جب

یہ جماعت محل کے قریب پہنچی تو سب کے سب اندر نہیں گئے بلکہ ایک نہایت ہی خوبصورت جوان لڑکی کے ہاتھ زر کو ایک چاندی کی طشتری میں رکھکر اندر بھیجا جب لڑکی شہنشاہ روس کے روبرو حاضر ہوئی اور نذر پیش کی تو حضور نے طشتری میں چندے کی رقم ڈال کر کہا تیری پاکی اور خوبصورت آنکھوں کی خاطر، لڑکی نے مودبانہ سر جھکایا اور پھر طشتری پیش کر کے کہا بہتر پھر اپنے شفاخانہ کی خاطر سہی ؎

۴۷۷ ایک انتہا درجے کے ادنے اور بخیل تھے اپنے والد کی جان کندنی میں رات دن برابر جاگے لیکن باوا کا دم نہ نکلا تیسری رات کو جب بہت ہی نیند آنے لگی تو اونگھنے لگے لیکن ابا جان سے کہدیا اگر میرے اونگھنے میں آپکا دم نکل جائے تو اتنا کیجئیگا کہ مرنے سے پہلے چراغ بجھا دیجئیگا ؎

۴۷۸ ایک مہذب شخص سے کسی ظریف نے پوچھا کہ سورج پچھم میں کیوں ڈوبتا ہے اور پورب سے کیوں نکلتا ہے مہذب بولے یہ تو جس بے وقوف سے پوچھوگے بتا دیگا ظریف نے کہا اسی لئے تو آپ سے پوچھتا ہوں ؎

۴۷۹ ایک ظریف فرانسیسی نے جو بڑا مشہور مسخرا تھا ایکمرتبہ اشتہار دیدیا کہ اسکو عورتوں کی شکل و صورت بدلنے کی ایک ایسی ترکیب ہاتھ آئی ہے کہ وہ بوڑھی عورتوں کو جوان بنا سکتا ہے یہ دیکھکر پہلے ہی روز چالیس پچاس عورتیں اسکے گھر پر آجمع ہوئیں یہ حضرت ان عورتوں کے سامنے آئے اور کہنے لگے کہ یہ عمل شروع اس بڈھی سے کیا جائیگا جو تم میں سب سے زیادہ ہوگی ؛ اور اسلئے تم یہ بتاؤ کہ تمہاری عمریں کیا ہیں مسخرے پہلے سب سے بوڑھی عورت کی طرف متوجہ ہوئے اسلئے دریافت کیا بڑی بی تمہاری عمر کیا ہوگی جواب ملا ۳۰ برس۔ حالانکہ اسکی عمر ۷۰ برس سے کم نہ ہوگی اسکے بعد دوسری عورت نے ۲۸ برس کی عمر بتائی حالانکہ وہ سب میں زیادہ تھیں یہ سنکر اس مسخرے نے کہا تو پھر تم نے دیکھا کچھ

محنت بھی نہ کرنی پڑتی اور تم سب جوان ہو لیکن دیکھو تم میں سے اس وقت سب سے زیادہ عمر والی کی عمر صرف ۲۷ برس کی رہ گئی اور یہ وہ عمر ہے کہ عاشق مزاج لوگ اس عمر کی عورتوں کو بے تکلف جوان سمجھتے ہیں ۔

۴۵۰ گاہک وہ گوشت جو میں نے کل خریدا بہت سخت نکلا تھا ۔

قصاب ہاں اسکی وجہ یہ ہے کہ آج کل لوگوں کے دانت بہت خراب ہو گئے ہیں

گاہک لیکن وہ تو چھری سے بھی نہ کٹتا تھا۔

قصاب آپ شاید جرمن ساخت کی چھریاں استعمال کرتے ہونگے جن کی چھریاں انکے مقابلہ میں بہت اچھا کام دیتی ہیں ۔

۴۵۱ ایک وکیل صاحب نے اپنے موکل کو جرم سے بچانے کیلئے حاکم کے سامنے یہ بحث شروع کی کہ ہمارے موکل پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے چونکہ وہ محض احمق ہے اسلئے اس پر جرم عائد نہیں ہو سکتا۔ حاکم نے مجرم کی طرف دیکھکر کہا کہ اس کی شکل سے تو ایسا ظاہر نہیں ہوتا ابھی وکیل صاحب کچھ جواب دینے بھی نہ پائے تھے کہ مجرم نے کہا کہ حضور اگر میں بیوقوف اور دیوانہ نہ ہوتا تو ایسے وکیل کو کیوں کرتا ۔

۴۵۲ -ایک ایڈیٹر نے لکھا بڑی خوشی کی بات ہے کہ ایک آنکھ ہمارے آنے کا انتظار کرتی رہتی ہے اور جب ہم پہنچ جاتے ہیں تو بہت خوش معلوم ہوتی ہے" ایک معصر کو یہ سنکر افسوس ہوا کہ اسکے ہم پیشہ بھائی کی بیوی کی ایک ہی آنکھ ہے ۔

۴۵۳ چھوٹے بچے جس طرح بلا سوچے سمجھے ہر بات کے لئے سوال کرتے کرتے بڑوں کو دق کر دیتے ہیں ذیل میں اسکی ایک مثال درج کی جاتی ہے ۔

سین مقام- ایک ریل کا اسٹیشن -حاضرین- ماں اور ایک چھوٹا بچہ ۔

بچہ یہ شور کیوں ہوتا ہے

ماں گاڑیوں کے چلنے سے شور ہوتا ہے ۔

بچہ کس طرح
ماں کیونکہ انجن انکو آگے کو کھینچتا ہے ۔
بچہ کیسا انجن
ماں جو ریل کے آگے لگا ہوا ہے
بچہ یہ کیوں ریل کے آگے لگا ہوا ہے
ماں گاڑیوں کے کھینچنے کے لئے
بچہ کیسی گاڑیاں
ماں جیسی گاڑیوں میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں
بچہ انجن گاڑیاں کیوں کھینچتا ہے ۔
ماں کیونکہ ڈرائور اسے کھینچواتا ہے
بچہ کون ڈرائور ۔
ماں جو انجن پر بیٹھا ہوا ہے
بچہ کون سے انجن پر ۔
ماں جو ریل کے آگے لگا ہوا ہے جو میں نے ابھی تم کو بتلایا ہے ۔
بچہ مجھکو بتلایا ہے کیا ۔
ماں چپ رہو تم مجھکو دق کرتے ہو ۔
بچہ میں تم کو کیوں دق کرتا ہوں
ماں تم اتنے سوال پوچھتے ہو کہ عقل ماری جاتی ہے
بچہ کیسے سوال
ماں یا اللہ تو یہی وجہ ہے کہ بہت مرد شادی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں تا کہ اس بکھیڑے میں نہ پھنسیں ۔

۴۵۴ پہلا دوست رات مجھکو بڑی منحوس خواب آئی کہ میں تمہارا سب عمدہ کپڑوں کا جوڑا پہن کر کوچے میں پھر رہا ہوں ۔

دوسرا دوست اور کیا میں تمہیں راستے میں مل لیا

پہلا دوست نہیں اس سے بھی زیادہ مصیبت پیش آئی تمہارا دھوبی مل گیا اور اپنے بل کا تقاضا کرنے لگا ۞

۴۵۵ - ایک مولوی صاحب ایک جاٹ سے باتیں معاملہ داری کی کررہے تھے اور اثنائے گفتگو میں معقول ہو معقول،، اکثر کہتے تھے - دو چار بار سن کر جاٹ سے نہ رہا گیا اور بولا کہ بس مولوی صاحب آپ جان سنبھال کر بولیں جیسے آپ کو کول تاکول مجھے کہتے ہیں میں آپکو بھین کول،، کہوں تو کیسی لڑائی ہو ۞

۴۵۶ - ایک شخص نے بذریعہ ریل ایک سٹیشن سے دوسرے اسٹیشن تک ایک چارپائی بھیجی تھی - بکنگ کلرک صاحب کو چارپائی کی انگریزی معلوم نہیں تھی انہوں نے اردو سے انگریزی والی ڈکشنری نکالی اور چارپائی کا لفظ ڈھونڈتے ڈھونڈتے ان کی نظر لفظ چارپائے پر پڑی چارپایہ کا ترجمہ مقابل میں quadruped لکھا ہوا تھا - بابو صاحب نے جھٹ لکھدیا She quadruped یعنی مادہ چارپایہ

۴۵۷ دو جینٹلمین اہل فارس کو اتفاق دال سے روٹی کھانیکا ہوا ایک جینٹلمین لقمہ روٹی کو بطور چمچے کے بناکر اس پر دال زیادہ اٹھا کر کھانے لگا - ایسے لقمہ کو مذاقاً کشتی سے بھی نسبت دیتے ہیں) دوسرے صاحب نے زبان فارسی میں فرمایا کہ کشتی مساز - کھانیوالے نے کہا چہ کنم اگر کشتی نسازم غرق شوم دوسرے صاحب بھی ظریف مزاج تھے بے تامل دال والے برتن کو اٹھا کر یکدم نوش فرما گیا کہتے ہیں اینک برائے تو راہ را صاف کردم - براہ خشکی بردوحانا حاجت کشتی نماند بقیہ روٹی دونوں نے خشک کھائی ۞

۴۵۸ - ایک مراسی کا دستور تھا کہ چار بجے دن کے بھنگ گھوٹا کرتا تھا بہت سارے بھنگی مراسی اگر مفت پی جایا کرتے تھے اس سے وہ بہت دق ہوگیا اسواسطے اس نے اپنا پہلا ٹائم بدل کر ۱۲ بجے دن کے اختیار کیا کہ شاید اس وقت کوئی دوسرا نہ آنے پائیگا جب بھنگ کو خوب مزے سے گھوٹ رہا تھا - کہ اسی اثنا میں

ایک دوسرے نے اسی کو آتے دیکھا گھبرا کر بڑا بھلا کہنا شروع کیا آتے ہیں وہ السلام علیکم کہکر آبیٹھا اور پوچھا بھائی بے وقوف کیا گھوٹ رہے ہو اس نے کہا گو کیونکہ اسنے خیال کیا کہ شاید بڑا نام سنکر چلا جاویگا تب دوسرے نے کہا کہ ساری عمر میں نے گو نہیں کھایا اب اس کا بھی مزہ چکھیں کہ کیسا ہوتا ہے اس نے کہا کہ بڑا ہی بے شرم ہے میں نے خیال کیا تھا کہ بیوقوف کوئی نہ آئیگا۔ مگر تو پہنچ ہی گیا ؎

۴۵۹- ایک شاگرد رشید ایک مولوی صاحب سے عروض وقافیہ پڑھا کرتے تھے ایک روز شاگرد صاحب فرمانے لگے کہ مولوی صاحب دل چاہتا ہے کہ شعر کہا کریں ؎

استاد بہتر ہے شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا اس شعر پہ کہہ لاؤ چنانچہ شاگرد صاحب حسب ذیل غزل ذہانت طبع دکھلاتے ہیں ؎

استاد کو میدان میں آج ہمنے پچھاڑا	چھاتی پہ چڑھے کودکے داڑھی کو اکھاڑا
فریادی ہیں استاد شہنشاہ کے آگے	شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا
استاد کے مصرعہ پہ لگاتے ہیں گرہ ہم	امداد ہماری کرو یا پیر بخارا ؎
یہ طرفہ غزل ہم نے کہی مولوی صاحب	اصلاح سے دل کیجئے خرسند ہمارا

مولوی صاحب نے غزل دیکھکر دل ہیں تو بہت ہی پیچ وتاب کھایا مگر ظاہرا بہت تعریف کی اور کہنے لگے کہ الا چار شعر ہیں پانچ چاہئے۔ ایک میں خود کہے دیتا ہوں ؎

یہ طرفہ غزل لائے ہو استاد کے آگے	صد لعنت و پھٹکار چنیں ذہن رسارا

۴۶۰ مرد میں تمہارا ایک بوسہ لے لوں ؎

عورت - نہیں

مرد (شرم کو ٹالکر) تو پھر اور کتنے ؎

۴۶۱ کسی قصبہ میں پادری صاحب نے وعظ کرتے ہوئے کہا کہ ہندو لوگ

کتو ماتا کہتے ہیں اسلئے بیل ان کا باپ ہوا۔ آج میں نے ایک نالائق بیل کو میلے کے ڈھیر پہ منہ مارتے ہوئے دیکھا۔ ایک حاضر جواب وہاں تشریف رکھتے تھے بولے کہ وہ بیل کرسٹان ہو گیا ہے اس لئے میلے کے ساتھ زیادہ محبت ہو گئی

۴۶۲ - ایک مسافر بھٹیاری کی دوکان پہ کھانا کھا رہا تھا کہ مسمات مذکورہ جھک کر تنور میں روٹی جو لگانے لگی تو باد مخالف بڑے زور کے ساتھ اس سے سر ہو گئی بیچاری بھٹیاری شرم کی ماری مسافر کی توجہ اور طرف دلانے کے لئے اس سے یوں مخاطب ہوئی کہ آپ کے کتنے بھائی ہیں مسافر نے کہا کہ بڑا بھائی تو کابل کی لڑائی میں مارا گیا چھوٹا گھر میں موجود ہے واللہ آج جس وقت یہ توپ چلی تھی قسمت بھلی تھی کہ میں پیچھے ہٹ گیا ورنہ چھوٹا ہی رہ جاتا۔

۴۶۳ ایک سائل نے ایک رئیس سے کچھ طلب کیا رئیس نے سائل کو جوابدیا

چوں رزق مقدرست گدیدن چیست

سائل نے جوابدیا

رزاق بگرداند و پرسیدن چیست ۞

۴۶۴ سوال بوڑھے بوڑھیوں سے شادی کیوں کرتے ہیں

جواب اس لئے کہ دونوں ایک دوسرے کی نظر میں جوان۔ اور اپنی حرکتوں کی کسی وقت بچے معلوم ہوتے ہیں ۞

۴۶۵ احمد اختر کے دیوان خانہ میں ایک مفت خورے کھانے کی تاک میں ٹہل رہے تھے لیکن دیر ہونے پر آپ نے خدمتگار سے پوچھا۔ دسترخوان کب آئیگا نوکر نے جواب دیا۔ جس وقت آپ تشریف لے جائینگے ۞

۴۶۶ معلم فارسی میں مصدر کی کیا علامت ہے ۞

شاگرد حاصل مصدر آخر میں لفظ دن یا تن لگانے سے مصدر بن جاتا ہے

معلم شرارتن اور خیراتن اور ریشتن سے نام عورات کے ہیں کیا یہ بھی مصدر ہیں

شاگرد چونکہ عورت سے بچے نکلتے ہیں اسلئے وہ بھی مصدر ہیں ۞

۴۶۷ - ایک پادری نے ایک مرفع الحال کسان سے گرجا میں کہا تمہارے یہاں باقاعدہ آنے سے میں بہت ہی خوش ہوں مجھکو یقین ہے کہ ہفتہ بھر کی محنت کے بعد تمہیں یہاں آکر بہت خوشی حاصل ہوتی ہو گی اور بہت آرام ملتا ہوگا کسان،، اس میں کوئی کلام نہیں کہ مجھکو بہت خوشی حاصل ہوتی ہے اور نہایت آرام ملتا ہے میں ہفتہ بھر نہایت سخت محنت کرتا ہوں اور پھر جب ہر اتوار کو یہاں آتا ہوں تو آپ کی نرم مخملی کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں سامنے کی گدی پر پاؤں پھیلا دیتا ہوں آنکھیں بند کر لیتا ہوں کوئی اور بات نہیں سوچتا اور آرام حاصل کر لیا کرتا ہوں ؎

۴۶۸ - ایک مصنف جس نے زن و شوہر کے تعلقات پر بڑی بڑی تصنیفیں لکھی تھیں اور جو خود اپنی بیوی کے ساتھ برُے سلوک کے لئے مشہور تھا دوستوں کے ایک مجمع میں کہ رہا تھا - وہ شوہر جو اپنی بیوی کیساتھ برُا سلوک کرے یا اسے مارے تو اسکی سزا یہ ہوتی چاہیئے کہ اُسے گھر کے اندر بند کر کے اس گھر کو آگ لگا دیں،، پاس کا آدمی سنکر بولا میں امید کرتا ہوں کہ آپنے اپنے گھر کا شاید بیمہ کرا لیا ہوگا ؎

۴۶۹ - ایک رئیس کے پاس تین مصاحب تھے ایک مراسی دوسرا بھاٹ تیسرا موچی ایک روز رئیس کے علاقہ پر غنیم نے دھاوا کیا رئیس نے اپنے مصاحبوں سے غنیم کے دفعیہ اور اپنے بچاؤ کی نسبت رائے پوچھی میراسی مصاحب نے جواب دیا کہ اگر حکم ہو تو سارنگی بجا کر اس راگ کا گانا شروع کر دوں

مت آؤ ادھر زنانے بیٹھے ہیں

عجب نہیں کہ وہ ہر ایک کے ننگ اور ناموس کو اپنا ہی ننگ اور ناموس تصور کر کے ہمارے سر سے ٹل جائیں بھاٹ نے جواب دیا کہ اگر ارشاد ہو تو آپ کی بہادری کے باب میں جو گیت میں نے تصنیف کئے ہوئے ہیں اور رستم سے تشبیہ دی ہے - زور سے آپ کے دشمن کو سناؤں شاید وہ آپ کی

شجاعت کے ڈر سے باز آجاویں موچی نے جواب دیا کہ میں موچیوں کے گھر میں پیدا ہوا ہوں جوتہ بنانے کے سوا اور کوئی کام نہیں جانتا آپ نے صرف مہربانی سے یہ عہدہ مجھے عنایت کر رکھا ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں اس عہدہ کے لائق نہیں یا آپ کو اس قسم کی مشورت نہیں دے سکتا تو مجھے آپ برخاست کر دیں میں اپنی روٹی اپنے موروثی پیشہ سے کما کھاؤں ؛

۴۷۰ حضرت خلد مکانی اورنگزیب عالمگیر شاہنشاہ غازی شکار کو تشریف لیجا رہے تھے۔ راستہ میں ایک فقیر بالوا دو چار ہو گیا داڑھی مونچھ سب کا صفایا کرایا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ نابکار مونچھیں داڑھی کیوں چٹ کرادیں۔ سائیں صاحب بولے قبلہ عالم ایسے ہی آئے تھے ایسے ہی جائینگے۔ یہ سنکر جہاں پناہ نے حکم دیا کہ حجام معہ زنبور دندان حاضر کرو اور جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ سائیں صاحب کے سب دانت داڑھیں اکھاڑ دو تاکہ یہ پورے طور پر جیسا آیا تھا۔ ویسا جاسکے اب تو فقیر صاحب کی روح فنا ہونے لگی اور لگے دو ہتڑوں سے سر پیٹنے۔ الغرض بہزار منت معافی مانگ کر توبہ کی کہ آئندہ ایسی حرکت نہ سرزد ہوگی۔ اور مخلصی پا کر گھر کی راہ لی ؛

۴۷۱۔ ایک منصف صاحب اپنے نوکر سے مخاطب ہو کر پوچھ رہے تھے کہ تم میری میز کے پاس یہ کیسا کاغذ جلا رہے ہو نوکر نے جواب دیا حضور کچھ ایسا بیوقوف تھوڑا ہی ہوں سادہ کاغذ ہرگز نہیں جلاتا چن کر ایسا کاغذ لیا ہے جو بالکل ہی لکھا ہوا تھا ؛

۴۷۲۔ ایک نیم حکیم صاحب نے ایک بیمار کو جلاب (مسہل) دیا اور بیمار کے گھر والوں کو سخت تاکید کی کہ اسکو پانی نہ دینا دوسرے اسکو ٹھنڈی ہوا نہ لگنے دینا کیونکہ جلاب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور دست نہیں آتے بیمار بیچارا گرم کوٹھڑی میں بند کیا گیا اور موسم تھا سخت گرم پھر نیم حکیم صاحب کا جلاب بھی سبحان اللہ جالگوٹا تھا جس نے بدن کو آگ ہی لگادی۔ اب بیمار تو پانی پانی کرکے چلاتا اور چیختا ہے

مگر گھر والے حکیم صاحب کی بات کو تو سمجھتے نہیں تھے پانی دیا کب گوارا کرتے تھے۔
الغرض بیمار تو پانی پانی کر کے مر گیا۔ اب حکیم صاحب خبر گیری کو آئے تو گھر والے
روتے پیٹتے تھے حکیم صاحب نے کہا اس کو پانی تو نہیں پلایا تھا گھر والوں نے کہا
نہیں صاحب پانی تو نہیں دیا حکیم صاحب نے کہا کہ شکر کرو کہ پانی اسکو
نہیں دیا۔ اگر پانی اسکو پلا دیتے تو خبر نہیں کیا ہو جاتا اور بڑا ہی خطرہ کا
مقام تھا۔

۴۷۳ ایک لڑکے نے اپنی ماں سے دریافت کیا اماں میں کس وقت پیدا ہوا تھا
اس نے کہا رات کے دو بجے دوسرے بھائی نے دریافت کیا کہ اماں میں کس وقت
پیدا ہوا تھا۔ ماں نے جواب دیا دن کے آٹھ بجے اول دریافت کرنیوالا لڑکا
اپنے بھائی سے بولا کہ میرا دن تم سے بڑا ہے اس پر دوسرے نے جواب دیا کہ
اس وقت پیدا ہونے سے کیا فائدہ جب سب کے سونے کا وقت تھا۔

۴۷۴ ایک دفتر میں چند کارک ایک کلرک کو بہت دق کیا کرتے تھے ایک روز
سب کو یہ تدبیر مذاق کی باری باری سوجھی کہ سب جا کر اس سے کہیں کہ تمہارا
چہرہ اداس ہے تم بیمار معلوم ہوتے ہو چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا چونکہ وہ شخص
ذرا ایک وہمی سا تھا۔ واقعی سمجھ گیا۔ کہ میں بیمار ہوں اور رخصت لیکر گھر چلا گیا۔
مالک نے کہا چونکہ فلاں شخص آج بیمار ہے۔ اسلئے اسکا کام تم سب کو کرنا ہوگا

۴۷۵ بی بی (خاوند سے) پیارے کل تمہاری سالگرہ ہی بننے کے یہاں سے بہت
سامان منگانا ہے۔

خاوند۔ (بی بی سے) تھوڑا تھا کچھ نکھا ابھی شادی کا قرض
بھی دینا ہے۔

۴۷۶ وکیل (خفگی سے) کیا تم سچ کہتے ہو۔
گواہ اس قدر جتنا کہ تم لینے دیتے ہو

۴۷۷ چار شخص شیخ۔ سید۔ مغل۔ اور پٹھان ایک ہی طباق میں

کھچڑی کھا رہے تھے - بیچ میں گھی تھا - پٹھان صاحب نے ایک انگلی سے
لکیر کھینچ کر گھی اپنی طرف کیا اور کہا کہ یارو ہمارے خاندان میں ایک بادشاہت
ہوئی ہے میر صاحب نے دو لکیریں کھینچکر کہا کہ ہاں دو ہوئی ہیں - مرزا صاحب
کو تاب کہاں تھی انہوں نے تین انگلیوں سے گھی سمیٹ کر تین بادشاہ ہونگا
ہونا بیان کیا اور کہا کہ ہمارے وقت میں تو سدا عذر ہی رہا ہے -

۴۷۷ ایک مسخرے چوبے جی بیل پر چڑھے پوریاں کھاتے چلے جا رہے تھے دو ایک
پنڈتوں نے ٹھٹھے سے پوچھا کہ مہاراج چوبے جی بیٹھکر بیل پہ بیٹھے پوریاں
کھا رہے ہو چوبے جی بولے کہ مہاراج چوکا اسی میں سے نکلا ہے پنڈت جی
چپ ہو گئے ٭

۴۷۸ ایک چوبے اپنی چھوٹی سی بیوی کو کندھے پر چڑھائے چلے جا رہے تھے
چند لوگوں نے دل لگی سے پوچھا کہ چوبے مہاراج کیا یہ لڑکی ہے چوبے جی نے
فوراً کہا کہ لڑکی بھی اسی میں سے ہے ٭

۴۷۹ ایک صاحب کا پاؤں کچھ چھوٹا تھا اور دوسرا بڑا تھا - آپ نے اسکے
موافق جوتا بنانے کے لئے موچی کو حکم دیا جب جوتا بنکر آیا اور آپ بڑا چھوٹے
پاؤں میں پہننے لگے تو خفا ہو کر بولے کہ ایک سے دوسرا چھوٹا بنانیکو کہا تھا -
اسکی جگہ بے وقوف ایک سے دوسرا بڑا بنا لایا ہے ٭

۴۸۰ ایک مچھر نے اپنی ماں سے کہا کہ جیسا میں بہادر ہوں اگر ویسا ہی ظریف
نہ ہوتا تو ایک دنیا کو غارت کر ڈالتا ٭

مچھر کی ماں - بیشک تم بڑے بہادر ہو مگر وہ ظرافت کیا ٭

مچھر - جب میں کسی کو ڈنک مارتا ہوں تو وہ کہتا ہے کہ اری ماں تب مجھے فوراً
ہنسی آجاتی ہے اور میں جھٹ اڑ جاتا ہوں ٭

۴۸۱ ایک دولتمند کے مکان پر چند دوست بیٹھے تھے نوکر بلانے کی گھنٹی
بجی - سوہن اندر دوڑ گیا لیکن مسکراتا ہوا واپس ہوا - دوسرے نوکر نے

پوچھا آپ ہنستا کیوں ہے؟ جواب دیا بھائی ۱۹ اے کا ہنسے گئے جوان بچے تھے لیکن بچی ایک بھی نہ بچی تھی ۔

۴۸۲ - ایک ماسٹر لڑکے سے نقشہ کی طرف اشارہ کر کے تم بتاؤ اس میں پانی کہاں ہے ؟

لڑکا جواب اگر نقشہ میں پانی ہوتا تو بھیگ نہ جاتا ۔

۴۸۳ ایک پرانے فیشن کا آدمی (دوسرے سے) کیوں صاحب آ نئے تعلیم یافتہ لڑکے بوڑھے نہیں مگر عینک لگاتے ہیں ؟

دوسرا بات یہ کہ ان کی اصلی آنکھیں پھوٹ گئی ہیں اسلئے نقلی سے دیکھتے ہیں

۴۸۴ سوال کیوں صاحب ! یہ جامہ نہ پہننے اور پتلون پہننے سے کیا فائدہ جواب آپ اس کی تہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ بات یہ ہے کہ پتلون سے آدمی میں اکڑ بنی رہتی ہے ۔ اور پاجامہ میں وہ بات نہیں ۔

۴۸۵ - جرمن کے ایک پروفیسر صاحب کو غور کرنے کی بہت عادت تھی اور چونکہ آپ ہر وقت کچھ سوچتے رہتے تھے اسلئے خود فراموشی کے دریا میں غرق رہتے تھے ایک روز آپ ایسی حالت میں کوچہ سے گذر رہے تھے کہ ایک پاؤں تو موری میں پڑا ہوا تھا اور دوسرا فرش پہ اور اسی طرح بہت دور تک چلے گئے رستہ میں ایک شاگرد سے صاحب سلامت ہوئی اس نے مزاج پرسی کے طور پہ دریافت کیا کہ آپ کیسے ہیں تو پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے تو اچھا تھا۔ مگر اب تھوڑی دیر سے معلوم نہیں کیا ہو گیا ہے کہ لنگڑا کر چلتا ہوں ۔

۴۸۶ - ایک ہمارے معزز دوست اطلاع دیتے ہیں کہ مندرجہ ذیل واقعہ ان کا چشم دید ہے جو حال ہی میں بمقام لاہور وقوع میں آیا ہے ایک بابو صاحب کے احاطہ میں ایک دھوبی رہتا تھا اور بابو صاحب اس سے کچھ روپے لینے رکھتے تھے بابو صاحب جب تقاضا کرتے کرتے تھک گئے تو ایک روز دھوبی کی استری پڑی ہوئی دیکھکر اٹھا لے گئے دوپہر کو دھوبی کا کوئی ملاقاتی آیا اور وہ دھوبی

بطرز شکائت اس سے گفتگو کرنے لگا کہ دیکھو آج فلاں بابو میرے پیچھے میری استری لے گیا یہ بات بابو کی بیوی کی کان میں جا پڑی جو قریب ہی سن رہی تھی وہ سمجھی کہ بابو دھوبی کی بیوی نکال لے گیا ہے اسکو بڑا رنج ہوا اور اُسنے گھر کا جو لہا توڑ دیا برتن اور کپڑے بکھیر دیئے شام کو جو بابو صاحب نے آکر سبب پوچھا تو وہ بھڑ ٹوکے چھتے کی طرح ان کے گلے کا ہار ہوگئی مگر اس نے اصل مطلب کچھ نہ سمجھایا اور نہ بابو ہی سمجھ سکا تیسرے روز ایک ہمسایہ کو اس لطیفہ کا پتہ لگا اور اس نے جاکر بابو کی بیوی کو سارا قصہ سمجھایا بلکہ دھوبی کی استری لے جاکر دکھلائی اور تب اسکو تسلی ہوئی اور بیچارے بابو کے سر سے شامت ٹلی۔

۴۸۷ ایک صاحب بہادر ولائت سے تازہ وارد تھے آپ نے ایک دوکاندار سے کچھ اسباب خریدا تھا۔ اب انکا ارادہ تھا۔ کہ آج شام کو اسکی دوکان پر پھر جاکر کچھ اور خریدونگا۔ اور کہہ دونگا کہ اپنا بل بھیجدو مگر آپکو خیال ہوا کہ بل انگریزی لفظ ہے دوکاندار شائد نہ جانتا ہو اپنے انگریزی ڈکشنری میں بل کے معنے دیکھنے شروع کئے۔ اب (بل) کے معنے ہیں حساب کا کاغذ اور اسی لفظ کے معنے ہیں۔ چونچ (جانور کی) پہلے معنے کچھ لمبے سے تھے۔ وہ تو آپ کی سمجھ میں نہ آئے مگر چونچ یاد کر لیا۔ شام کو دوکاندار کی دوکان پر جاکر کچھ اور اسباب خریدا اور آتے ہوئے کہہ آئے کہ کل چونچ لاؤ دوکاندار حیران ہوا کہ چونچ کہاں سے لاؤں آخر عقدہ کھلا کہ آپ بل مانگتے ہیں۔

۴۸۸ امریکہ کے ایک ریلوے ٹرین میں کئی شخص شراب پی رہے تھے انمیں ایک شخص اسطرف کا مشہور مسخرا میٹرس بھی آملا جب شراب سے سب کو خاصا سرور ہوگیا تو اس مسخرے نے ظاہر اَ مستی کی حالت میں گاڑی میں کودنا اور گانا شروع کیا اور پھر کہا میں کسی بڑی خوبصورت عورت کا بوسہ لینا چاہتا ہوں اس پر سب حاضرین نے ہنس دیا اور مخول کیا کہ اپنا منہ تو دیکھو اس نے کہا کہا کچھ پرواہ نہیں خواہ تم مخول ہی کرو۔ مگر بڑی حسین عورت کا بوسہ لینا چاہتا

ہوں اچھا میں ابھی ساتھ کی عورتوں کی گاڑی میں جا کر اپنی بات کو سچا کر دکھاتا ہوں جو تم کسی کا بوسہ لے دو۔ بس نے ماں لیا بات ٹھیر گئی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور ساتھ کی عورتوں کی گاڑی میں چلے گئے مسخرے نے تھوڑی دیر سب عورتوں کی طرف تاڑ کر ایک عورت کی طرف قدم بڑھایا جو ایک مخمل کی کرسی پر سوئی پڑی تھی اور بڑی نازک اندام حسین عورت تھی۔ اور اس کے پاس جا کر آہستہ سے اُس کے لبوں کا بوسہ لیا وہ لوگ ڈر گئے کہ یہ تو بیس پونڈ کی شرط جیت گیا۔ مگر اتنے میں وہ عورت جاگ پڑی اور اپنے شوہر کو مخاطب کر کے کہنے لگی "ایں تم کو اس وقت کیا ایسی ضرورت پیش آئی تھی" حاضرین میں قہقہہ مچا :

۴۸۹ ایک انگریز عاشق صاحب اپنی معشوقہ کو خط لکھتے ہیں :۔

میری جان! خدا کے واسطے تم مجھے لمبے چوڑے شیطان کی آنت اشتیاق نامے نہ لکھا کرو کیونکہ اگر خدا نہ کرے ہماری تمہاری میزان نہ بیٹھی تو وکلا ہمارے مراسلت کے نقول میں بہت سے فولیو صرف کرینگے اور ہر ایک بہتر لفظوں والے صفحہ کی اجرت چار پنس لینگے تم سمجھ لو جتنے مختصر خط ہونگے اُتنی ہی زیر باری کم ہوگی :

۴۹۰ شاہ فرانس نے شکایت کی کہ ہماری آئرش رجمنٹ ہمیں بہت بے چین کرتی ہے جس کے کمانڈر نے مؤدبانہ شاہ کی خدمت میں عرض کی "شاہا حضور کے دشمنوں اور مخالفوں کی بھی یہی شکایت ہے" :

۴۹۱ ایک پروفیسر نے جسکے شاگردوں نے جماعت میں بہت کچھ شور مچا رکھا تھا ان کی طرف مخاطب ہو کر کہا "سنو بھلے مانسو اگر تم سب میں سے ہر ایک خاموش ہو رہے تو مجھکو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ کون شور مچاتا ہے میں پھر اسی کو سزا دونگا اور کیا نہیں یہ ہوتا ہو کہ شور تو مچائے کوئی اور سزا پائے کوئی" :

۴۹۲ ظریف میں نے اپنی عمر میں دو دفعہ نقصان اٹھایا ہے :

سامعین۔ کب کب

ظریف۔ ایک دفعہ تو جب کہ میں ایک مقدمہ ہار اور خرچہ گانٹھ سے دینا پڑا

اور دوسری دفعہ جبکہ ایک مقدمہ جیتا اور خرچ کے مارے دیوالہ نکل گیا

۴۹۳ بمبئی میں ایک کوٹھی والے صاحب کے پاس ایک دلال کچھ سودا کرنے آیا جس نے رامانندی تلک لگایا ہوا تھا سودا نہ پٹا اور صاحب بہادر نے دلال کو خفا ہو کر نکال دیا کچھ دیر بعد ایک دوسرا دلال ویسا ہی تلک لگائے پہنچا وہ کچھ کہنے ہی کو تھا کہ صاحب گھبرا کر بولے کہ بس چلے جاؤ ایسے مارکے کے آدمی سے ہمارا سودا نہ پٹیگا ؛

۴۹۴ ۔ ارے میاں کیا واقعی میاں ۔۔۔ ابھی ۔۔۔ پر عاشق ہیں

ایں! آپ نے سنا نہیں انہوں نے تو ڈاکخانوں میں نوکری کر لی نا ؟

تو پھر ؟ یہ تو میرے سوال کا جواب نہ ہوا آپ سمجھے نہیں مطلب یہ ہے کہ اس ذریعہ سے وہ اپنی معشوقہ کے خطوط جلد جلد پڑھ سکینگے

اور پھر یہ بھی دریافت ہو جائیگا ۔ کہ اُن کو کسی دوسرے سے تو تعلق نہیں ؛

۴۹۵ ایک صاحب کا کچھ مال ریل پر چوری گیا ؛ آپ نے اس کا اشتہار کس خوبی سے دیا ہے ۔ ۔۔ تاریخ ۔۔۔ مقام سے ایک بکس چوری گیا ہے پاکٹ بک میں ۔۔ کمپنی کا بل پچاس روپے کا ہے جو شخص اسے پائے بل ادا کر دے ہم کو کوئی دعویٰ اس سے نہ ہوگا ؛

۴۹۶ کیوں بہن کیا تم ان کی محبت سے کنارہ کشی کی ؛

جی ہاں "

یہ کیوں ! وہ تو بڑے جگت آشنا ۔ یار باش اور ملنسار آدمی تھے !

ہاں بہن یہی تو اس میں شامت تھی کہ اسے ایک پر بس نہ تھی وہ تو دس بیس سے جی لگا سکتا تھا ؛

۴۹۷ ایک سیّد صاحب جو کہ اہل علم اور گدی نشین تھے ان کے بیٹے کی شادی کی تیاری ہوئی حضرت شاہ صاحب نے کارکناں کو حکم دیا کہ مہمانوں کے لئے الگ کھانے پکائے جائیں اور عام لوگوں کو مثلاً فقیروں اور مراسیوں

کے لئے گوشت رسمی پکایا جاوے اور ان کو مہمانوں سے پہلے کھلا دیا جاوے ۔
لیکن جب سب لوگ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور ان کو گوشت اور روٹی
دیدی گئی اور کھانے لگے تو ایک مراسی کھڑے ہو کر حاضرین مجلس سے کہنے لگا کہ
میں نے شاہ صاحب سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے اسلئے ابھی کھانا شروع نہ کیا جاوے
جب تک مسئلہ نہ دریافت کروں اتنے میں حضرت شاہ صاحب بھی وہاں موجود
ہوئے مراسی نے عرض کی کہ حضرت شاہ صاحب آپ عالم فاضل اور نائب
شریعت اور آل سے جناب ختم المرسلین صلعم کے ہیں آپ سے دریافت کرتا ہوں
کہ اس شوربے سے وضو جائز ہے کہ نہیں ۔ عشا کی نماز کا وقت بھی قریب ہے
حضرت شاہ صاحب نے حکم دیا کہ سب مراسی مہمانوں کے ساتھ بیٹھکر کھانا کھاویں
اور یہ کھانا فقیروں کو تقسیم کردیا جاوے ۔

تمت بالخیر